Goolar Ke Phool

By Hazrat Manzoor Alam Shah Qalandar Mauj Shahi
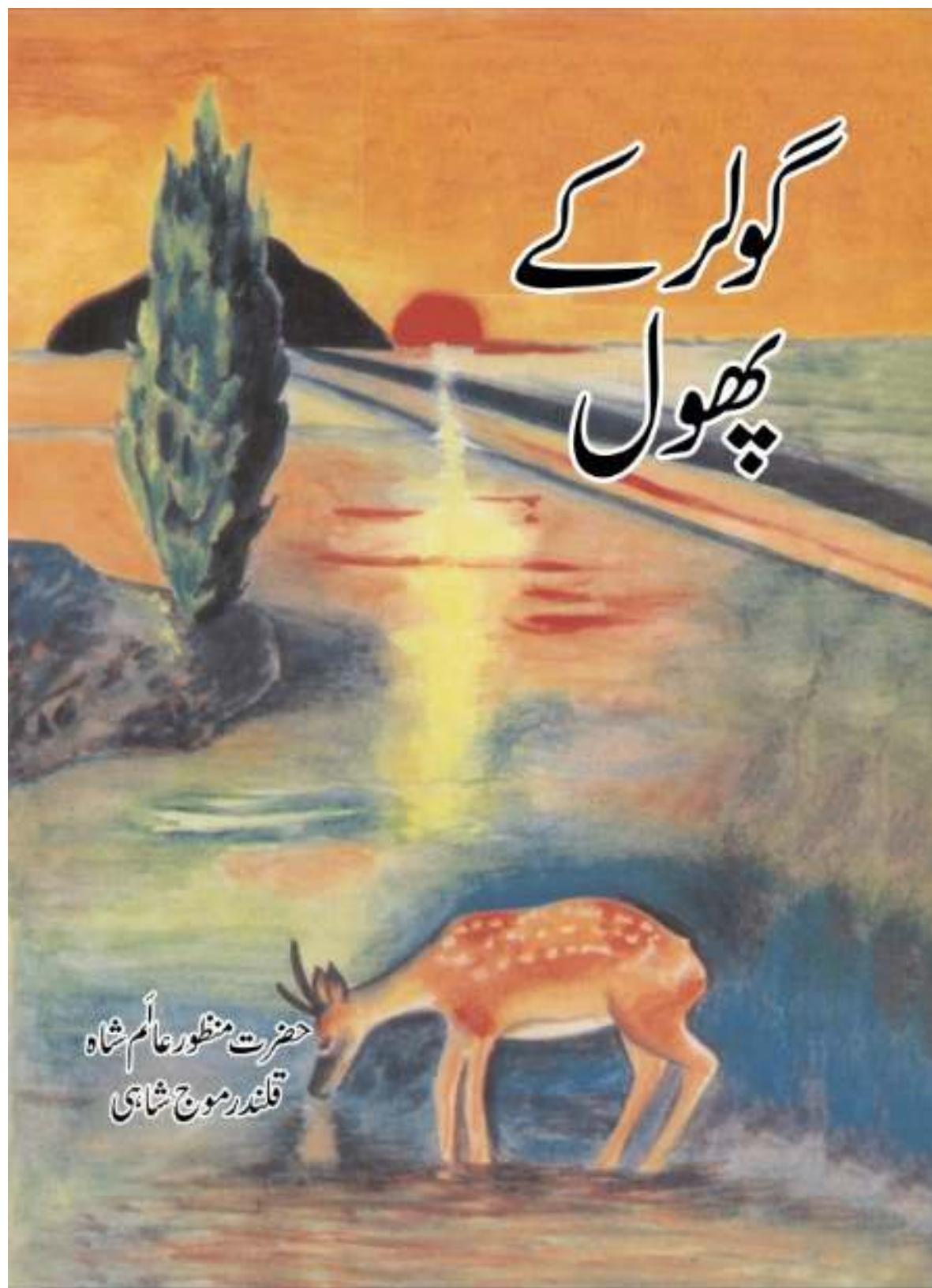
Processed By Hafeez Bin Aziz

(عرفانی، روحانی اور صوفیانہ کلام)

حضرت منظور عالم شاہ قلندر موج شاہی

ترتیب و تعلیق

ص

SAHEB SMRITI FOUNDATION

Website: maujshaahi.in

Mauj Villa 7 New MIG, W Block Keshav Nagar,

Kanpur UP INDIA 208014, Near CNG Pump Naubasta

Email: maujvilla07@gmail.com

Mobile : 9935931681 Ph.: 0512-2662231

کتابیات

نام کتاب	:	گولر کے پھول (عرفانی، روحانی اور صوفیانہ کلام)
مصنف	:	حضرت شاہ منظور عالم، حضور صاحب (مقلب بہ: قلندر موج شاہی)
ترتیب وتعلیق	:	ص
تعداد	:	200
صفحات	:	468
سن اشاعت	:	۱۷؍ربیع الثانی ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۵؍دسمبر ۲۰۱۹ء
کمپوزنگ	:	فرنٹیک گرافکس، نئی دہلی
ہندی سے اُردو	:	عبدالتواب
ہدیہ	:	700/-
مطبع	:	اُنُو سَنّدھان پرکاشن۔کانپور
ناشر	:	صاحب اِسمرتی فاؤنڈیشن، ''موج وِلا''، 7-نیو ایم.آئی.جی. ڈبلیو بلاک، کیشونگر، کانپور-208014، اُتر پردیش۔انڈیا)

زمانے میں یہ اندازِ کرم ہم نے نہیں دیکھا
صنم تو ہیں مگر ایسا صنم ہم نے نہیں دیکھا

گزارش

''گولر کے پھول'' جیسا کہ نام ہے پہلے ہی چھ حصوں میں ہندی رسم الخط میں شائع ہو چکی ہے۔ چونکہ چھ حصے ہیں تو پیش لفظ بھی الگ الگ ہیں اور بہت خاص ہیں۔ اُنھیں بھی اس دیوان میں شامل کرنا ضروری ہوا ورنہ ادھورا پن معلوم دیتا۔ ضروری یوں ہوا تا کہ روحانی شاعری کو سمجھنے کی سمجھ کچھ حد تک آ جائے۔

اس دیوان میں ہمارے حضرت کی فرمائی ہوئی منقبت، غزلیات اور پوربی زبان میں فرمائی ہوئی چیزیں شامل ہیں۔ یہ نہ یہ ہے، نہ وہ ہے۔ یہ تو بس باطن کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے روحانی احساس ہیں۔ یہ وہ ہیں کہ سننے والے کے دل میں اُتر جائے اور بہت آسان لگے اور اگر کوئی کہنے بیٹھے تو ایک شعر نہ کہہ پائے۔

ہمارے حضرت غریب پرور فرشتہ صفت رہبر روحانی بادشاہ فقیر کامل، عالم روحانی شاعری کے استاد حکیم شروع زندگی سے ہی تمام دنیاوی خواہشوں سے الگ راہِ طریقت اختیار کرنے والے، موج شاہی سلسلہ کے پیر اور حبیب۔ زبان کی شیرنی اور شفقت پر مخلوق اِس قدر فدا کہ لوگ کھنچے چلے آتے۔

ہم خود کو بہت خوش نصیب مانتے ہیں کہ اُن کے قدموں میں جگہ ملی اور ہمیں خدمت کے لائق سمجھا گیا اور ہماری بدنصیبی ہے کہ بظاہر وہ ہمارے ساتھ نہیں ہیں اصلاح کیلئے جس کی وجہ سے اِس دیوان میں کوئی غلطی رہ گئی ہو تو گزارش ہے کہ آپ لوگ اس حقیر غلام کی غلطی جان کر نظر انداز کر دیں گے۔

ص

۱۷/ ربیع الثانی ۱۴۴۱ھ

مطابق ۱۵/ دسمبر ۲۰۱۹

ناچیز کی بات

سننے میں بھلی لگے کانوں سے ٹکرا کر دل میں اُتر جائے، ایسے آسان لفظ ہوں کہ ہر سننے والا اپنی پہنچ کے مطابق معنی تک بنا کسی غور و فکر کے پہنچ جائے اور نہایت آسانی سے سمجھ میں آ جانے والا مطلب تصویروں میں بدل جائے، سننے والا عاشق ہو تو اُسے اس زمین تک پہنچا دے جسے بہشت کہتے ہیں۔ یعنی ایسی فضا تیار کر دے جہاں جھرنے ہوں، پھولوں سے لدے درخت ہوں، درختوں پر چڑیوں کے چہچہے ہوں، ہوا کے جھونکوں میں خوشبو کی ہلکی لپٹ ہو، محبوب ہو، شیشہ و ساغر میں شرابِ ارغوانی ہو، جینے کی تمنا ہو، اُن کے دامن سے لپٹ کر ساری عمر زندہ رہنے کی آرزو ہو، ایسی ہی نغموں سے بھری رسیلی اور کھنک رکھنے والی شاعری کو جو روح کو غذا دے، روحانی شاعری کہتے ہیں۔ یہی وجد و حال مستی اور سرخوشی عطا کرتی ہے اور کیسی ہی پائمال زندگی ہو اُسے رنگ دار بنا کر زندگی کے قدموں پر نچھاور ہونے کے لائق بنا دیتی ہے۔

اس شاعری کا وہ پہلو بھی ہے جس میں تمیز تہذیب، ادب آداب سکھانے کی نصیحتوں کے ذریعے دوسروں کو کچھ بتانے اور سنوارنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ حصہ 'پیغمبری' سے جڑا ہوا ہے۔ اکثر کوشش روحانی دنیا میں ایسی ہی شاعری کرنے کی، کی گئی ہے۔ لیکن زیادہ تر لوگوں کو غلط فہمی اور خوش فہمی ہی رہی ہے۔ سچ پوچھئے تو کامل، اکمل، مکمل فقیری رکھنے والے لوگ بھی اس طرف نظر کر سکنے کی ہمت نہیں کر پاتے۔ کبھی کبھی کوئی پیدا ہوا اور اُسے یہ نعمت بخشی گئی تو وہ دوسروں کو نصیحت کر سکنے کا حق ادا کر گیا اور اس کا اثر بھی پڑھنے اور سننے والوں پر پڑا۔

جانے آپ کو اس کتاب سے کیا ملے، لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ

''اُن کا تصوّر، اُن کی باتیں، اُن کی یاد'

تو اس کی ہر سطر میں چھپی ہوئی دکھائی دے گی۔

شاہ منظور عالم

سُن ری سجنی...

''گولر کے پھول'' کا دوسرا حصہ بھی شائع ہوا، جس کی نظر اور نگاہ نے مٹّی کو خوشبو بخشی اور خاک کو کیمیا کیا، اُس ایک ذات پاک کا جس میں کل کائنات گھلی ملی ہے، عمر بھر شکر اور شکرانہ ادا کروں تو بھی صحیح حق ادا نہ ہوگا۔

سمع اصلی صوفیوں کی روحانی غذا ہے، جب تک صوفی دل لگا کر سماع سنتا رہا، آسمانی بلندیوں پر رہا اور جب گمراہ مذہب والوں کے بہکاوے میں آیا تو کچھ صوفی گروہ زمین پر بھی ٹھکانہ پانے کے لائق نہ رہ گئے۔ عجیب دل ہلا دینے والا سانحہ ہے کہ جس پر ہم صوفی جتنا ماتم کریں کم ہوگا۔

ہم نے شاعری روح کے لئے ہی کی ہے نہ ہمیں عقل ملی، نہ ہم نے اُس کے لائق بننے کی کبھی کوشش کی۔

ہم سماع سنیں، ہمارے ساتھ کے لوگ سنیں، روح ہماری طرف مخاطب ہو، اُس میں وجد و حال پیدا ہو جائے یہی ہمارا مقصد ہے۔

شاہ منظور عالم

دیکھی کہی...

سورج کی چمک نے دم توڑا، تپن اور جھلسن سے مرجھائی ہوئی زندگی نے چاند کی ٹھنڈی چھایا پا کر، جب اُس کی روپہلی کرنوں کی بارش میں نہایا، اور نہا کر دماغ سے دل تک کو مست کر دینے والی ٹھنڈک پایا، تو سمجھ میں آیا کہ روحانی شاعری، اسی چاند کے گھر کی چیز ہے۔

''گولر کے پھول'' کا تیسرا حصہ اُسی چاند کے چاندنی کی دین ہے۔ میں اُس کی شیتلتا اور مادکتا کی جانب پوری طرح سر بہ سجود ہو کر دُعا مانگ رہا ہوں کہ اس کے پڑھنے اور سننے والے کو یہ نعمتیں زندگی میں نصیب ہوں۔

شاہ منظور عالم

سخن حقیقت سرشت

''گولر کے پھول'' کا چوتھا حصہ چھپ رہا ہے۔

میں جس وجودِ پاک سے نسبت رکھتا ہوں، اُس کا کرشمہ ہے، مجھ جیسے ناواقفِ علم وفن کو توفیق بخش دیتا ہے کہ مذہب عشق کی داستان سرائی کرسکوں۔ صوفی مذہب جو اَب ایک مذاق کی چیز بدخیال مسلمانوں میں بن چکا ہے کبھی اُن کے آباؤ اجداد کو اُس نے وہ تمیز بخشی کہ زمین کے گوشے گوشے میں اُن کو سکون سے جینے کا سلیقہ آیا۔ انسانیت رکھنے والا سمجھ کر تمام آدمیوں کی نگاہوں نے اُنہیں محبت بھری نگاہوں سے دیکھا تھا، جب سے یہ لوگ وہ سبق بھولے اور وہابی بن کر تبلیغی جماعت بنے۔ اَب جو کچھ ہے اور جیسے نفرت سے دیکھے جاتے ہیں، وہ سامنے ہے۔ ان کی ظاہری مذہب پرستی نے باطن سے دور ہو کر یہ دن دکھائے، اِنہی کے گرگوں نے دون تین کی اُڑائی، سماع کو حرام ٹھہرانے کی جانے کیسی کیسی لن ترانی کیں، لیکن صوفی غریب، پژمردہ، بے کس و نادار ہونے کے باوجود بھی اپنی ڈھولک گلے میں لٹکائے اِدھر اُدھر دُبکا پھرا اور اُس کو چھن جانے سے بچائے رکھا۔

سماع روح کی غذا ہے۔ صوفی سلسلہ کے چشتی فقیروں نے اور ملامتیا گروہ کے بزرگوں نے ہمیشہ اسے زندہ رکھنے اور اس کا پابند رہنے کی تاکید کی ہے۔ فقیری گروہ میں سیکھنے سکھانے والوں کے استاد محترم حضرت رومی علیہ الرحمہ نے جن کی مثنوی شریف صوفیوں میں آسمانی کتاب کا درجہ رکھتی ہے، میں فرمایا کہ:

رہ نہ دانی جانب اِی صور و عرس
از ضیاء الحق حسام الدین بہ پرس
ور حسد گیرد تو را در رہ گلو
در حسد ابلیس را باسد گلو

اس کی تشریح کرتے ہوئے رہبر طریقت حصہ دوئم میں اس فقیر حقیر نے عرض کیا ہے:

''ہمارے فقیری گروہ میں جشن کی دھوم دھام کسی بارات اور شادی کی طرح ہوتی ہے۔ اس زمین پر ہم اور ہمارے مذہبِ عشق کا فقیری گروہ ہمیشہ اسی طرح مستی

کے ساتھ جوش وخروش میں ڈوب کر جبروت کی ہریالیوں سے جڑا ہوا عرس ہی عرس منا تا ہوا رنگ اور رونق کے ساتھ زندہ رہتا ہے۔ اگر تمہیں اس راستے کی تلاش ہو اور تم بھی اسی طرح کی زندگی جینے کی خواہش رکھتے ہو تو ہمارے دمساز ضیاء الحق حسام الدین سے اس جینے کی راہ کے دکھلانے کی استدعا کرنا۔ اس طرح کے رنگ اور ہنسی خوشی کے ساتھ ناچتے اور تھرکتے ہوئے گروہ سے کبھی حسد مت رکھنا یعنی ایسی آسمانی جبروتی زندگی رکھنے والوں کو دیکھ کر اپنے دل میں دشمنی محسوس مت کرنا، ایسی دشمنی کہ اُنہیں یا ایسوں کو نقصان پہنچایا جائے اور اُنہیں لوگوں کے بیچ میں بدنام اور رُسوا کیا جائے۔ اس لئے کہ حسد رکھنا شیطان کا کام ہے جو حضرت آدمؑ کو خوش دیکھ کر اُن کی آسمانی آبرو سے جل بھن کر اُن کو نقصان پہنچانے کے خیال سے جڑا اور اپنے بڑے اور پاک ہونے کے گھمنڈ سے یہ بھول گیا کہ آسمان سے جڑے ہوئے اور جبروت کی ہریالی رکھنے والوں سے ٹکرا جانا اور اس ٹکرانے میں حدوں سے باہر نکل جانا اُسے شیطان بنا کر آسمان پر آنے جانے سے محروم کر دے گا اور جس عظمت کا نشان اُس کے ماتھے پر چمک رہا ہے جس نے اُس کو تمام فرشتوں کا سردار بنا رکھا ہے، اُس سے چھین لیا جائے گا۔''

ہم صوفیوں کے استادِ محترم کے فرمانِ عالیہ کو ماننے کے علاوہ کسی مذہبی خود پرست اندھے کی بات کسی طرح بھی سننا اور ماننا گوارا نہیں کرتے اور ہمیشہ اپنا دل محفلِ سماع سے گہرائیوں کے ساتھ جڑا رکھتے ہیں اور یہ دُعا مانگتے ہیں کہ ہمارے پیرانِ سلسلہ کی آسمانی توجہ کی برکت سے ہمیشہ اسی طرح جڑا رہے اور یہ ''گولر کے پھول'' محفلِ سماع کے کام آتے رہیں اور روح کی زندگی پانے کی چاہ رکھنے والوں کے دلوں کو گرماتے رہیں اور اُن کی روحوں کے اندر جذب و مستی پیدا کرنے کے کام آتے رہیں تاکہ وہ صحیح انسانی تہذیب رکھ کر دل و دماغ میں ٹھنڈک رکھنے والے انسان بن کر اور ساری انسانیت کے کام آنے والے سانچے میں ڈھل کر اس زمین پر زندہ رہیں۔

شاہ منظور عالم

عرضِ حال

''گولر کے پھول'' کا پانچواں حصہ چھپنے جا رہا ہے۔

میں نے جب دیباچہ لکھا تو اُسی کا شکریہ ادا کیا جس نے یہ توفیق بخشی۔ بخوبی معلوم ہے کہ میرے موجِ شاہی پیرِ کامل کے کرم سے ہی میں اس قابل بنا کہ کچھ روحانی شاعری کرنے کی توفیق پا سکوں۔ 1976 سے آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ اُن کا کرم سایہ فگن رہے، اسی طرح توفیق ملتی رہے تو سماع کے لئے وہ شاعری کرنے لائق رہ سکوں جو سننے والوں میں جذب و مستی پیدا کر سکے، روح کو گرما سکے اور مذہبِ عشق کیا ہے اُسے کس طرح برتا جائے، اُسے کس طرح اوڑھا اور بچھایا جائے کا سلیقہ سکھا سکے۔ یہ مذہب ایک الگ مذہب رہا ہے۔، چاہے ظاہر پرست مذہبی لوگ مانیں یا نہ مانیں۔ حضرت رومی جیسے ہمارے پیشوا روحانی بزرگ سند دے چکے ہیں: ''آشکارا مذہب و ملّت جدا ست''

عاشقوں کا مذہب الگ ہوتا ہے اور اُن کی ملّت بھی الگ ہے اور اسی خیال کو حضرت شاہ نیاز بے نیاز احمد صاحب بریلوی (1972 سے 1837) اپنے شعر میں ادا فرماتے ہیں کہ:

اگر تو دفترِ اسلام و کفر پارا کنی
یقیں شود بتوں کیں شیخ و برہمن ہما اوست

اگر تو اسلام و کفر کے دفتر کو پھاڑ دے تو تجھے یقیں آئے گا کہ شیخ و برہمن سب وہی ہے۔

یہی صوفیوں کے وحدت الوجود یعنی مذہبِ عشق کا طور طریقہ رہا ہے اور وہ اپنی روحانی زندگی میں پوری طرح سچائی کے ساتھ برتتے ہیں۔

اسی گروہ کے سماع کے بارے میں بدنصیب مذہب پرستوں نے کیسی کیسی زہر بھری ہوئی باتیں کیں، اُسی سماع کے بارے میں حضرت بابا ذکریا ملتانی فرماتے ہیں کہ ہم نہر کھودنے کی محنت کرتے ہیں اور اس میں روح کو سیراب کرنے کا پانی پاتے ہیں لیکن جو کچھ 40 دِن کے چلّے میں بڑی محنت کے بعد حاصل کرتے ہیں اُسے مذہب عشق کا چشتی گروہ ایک دن کے محفل سماع میں حاصل کر لیتا ہے اور حضرت خواجۂ خواجگاں معین الدین چشتی کے جانشیں حضرت بابا قطب الدین بختیار کاکی نے اسی سماع کے بارے میں فرمایا ہے کہ:

''جو لذت سماع میں ہے وہ کسی دوسری چیز میں نہیں اور کیفیت بغیر سماع کے حاصل نہیں ہو سکتی۔''

سماع کی محفل آراستہ کرنے، اُسے سجانے اور اُس سے فیض پانے کا رحم حاصل رہے اور پیرِ کامل اپنی باطنی توجہ سے ایسی محفلوں کو نوازتے رہیں۔ میں بڑی عاجزی سے یہی دُعا مانگا کرتا ہوں۔

شاہ منظور عالم

گزرے تو اس جہاں میں بس رِند بن کے گزرے

''گولر کے پھول'' کا چھٹا حصہ شائع ہوا۔

سماع اصلی صوفیوں کی روحانی غذا ہے۔ پہلے زمانوں میں جب صوفی گروہ سماع سن کر روح کی مستی پا کر، صاحبِ جذب بن کر، ملکوتی، جبروتی، لاہوتی بنتا تھا تو کیفیت کے اثر میں ڈوبے ہمارے وہ بزرگ دس بارہ گھنٹہ کچھ کھانے کے لائق نہیں رہ جاتے تھے۔ وہی قائم رہنے والا ڈُباؤ اُن کو روحانی منزلوں کو، پیراور پیر کے کرم سے طے کروانے کا سبب بنتا تھا۔

ہم سماع اس لئے سنتے ہیں کہ اُس سے روح میں مستی پیدا ہوتی ہے۔ مستی وہ چیز ہے جو فرشتوں کو بھی نصیب نہیں۔ عشق کے اندر بسنے والی، عشق کے ذریعے ملنے والی اور سماع کے ذریعے پرورش پانے والی نعمت ہے۔ حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی کو سماع نہایت عزیز تھی۔ جب محفل سماع گرم ہوتی خود بے پناہ رقص فرماتے جسے دیکھ کر لوگ مبہوت رہ جاتے۔ اسی محفل سماع میں یارانِ طریقت کو جانے کیسی کیسی سیر روحانی حاصل ہوتی اور جانے کتنی نعمتیں حضرت شیخ کی جانب سے بخشش کے طور پر اُتر آتیں۔

میں اپنے پیرِ کامل کی جانب بڑی عاجزی سے پوری طرح سر بہ سجود ہو کر دُعا مانگ رہا ہوں کہ اپنی باطنی توجہ سے ایسی محفلوں کو نوازتی رہیں اور اس کے پڑھنے اور سننے والوں کو یہ نعمتیں زندگی میں نصیب ہوں اور وجد و حال پیدا ہو جائے۔

شاہ منظور عالم

حق پہ ہیں لوگ سمجھتے ہیں جو نایاب اُنہیں

حضرت فاروق جائسی

صوفی شاہ منظور عالم صاحب جن کو اُن کے ارادت مند حضرات 'حضور صاحب' کے نام سے جانتے ہیں۔ایک انسان، دوست، بزرگ ہی نہیں بلکہ انسانیت کی قدروں کے امین بھی ہیں۔ان کی گوشہ نشینی کی وجہ سے لوگ اُن کی ذاتی زندگی کے بارے میں کم کم جانتے ہیں۔میری ذاتی معلومات کے مطابق وہ ضلع جونپور کے اعلیٰ زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں نے ایک بار اُن کی ذاتی زندگی میں جھانکنے کی کوشش کی لیکن شاہ صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ اَب جب میں نے خدا اور اُس کی رضا کی بندگی اختیار کر لی ہے تو میرا الگ سے کوئی تشخص نہیں کیا گیا ہے، اس لئے اس بارے میں کوئی ذکر کرنا مناسب نہیں ہے۔بس اتنا سمجھ لیجئے کہ میں بھی خدائے واحد کا ایک ادنیٰ بندہ ہوں اور اُس کی رضا اور انسانیت کی اعلیٰ قدروں کی بقا ہی میرا سب کچھ ہے۔اب میں اسی سے منسوب ہوں، بس یہ سمجھو کہ میں ایک بندہ حقیر و بے وقعت فقیر ہوں جو خدا کی رضامندی اور اُس کی یاد میں رات دن لگا رہتا ہوں اور اپنے متعلّقین کو انسانیت کی راہ دکھانے کی کوشش کرتا رہتا ہوں۔

جہاں تک ادب کا تعلق ہے اُن کا مطالعہ بہت وسیع ہے۔وہ خود بہت بلند پایہ شاعر اور نثر نگار ہیں۔ اُن کی نثر بہت صاف، شگفتہ اور نکھری ہوئی ہوتی ہے۔ ہندی پر بھی اُن کو کامل دستگاہ حاصل ہے۔مولانا روم کی مثنوی کی ہندی تشریح اور ترجمہ 'رہبرِ طریقت' بھی اُن کے قلم کا ایک اہم کارنامہ ہے۔جس کا تقریباً ستّر فیصدی حصہ سات جلدوں میں شائع ہو چکا ہے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ ہند و پاک میں پہلا ہندی ترجمہ ہے جو بہت ہی سلیس زبان میں ہے تاکہ عام لوگ اِس کی روشنی میں انسانیت کی راہ کو تعین کر سکیں اور انسانیت کے اعلیٰ اقدار کی پیروی کر سکیں۔

شاہ منظور عالم صاحب ایک مستند نثار ہی نہیں بلکہ ایک بلند پایہ شاعر بھی ہیں۔جن کی شاعری تلسی داس کی طرح انسانیت کی بنیاد پر قائم ہے۔وہ اپنی شاعری کی تشہیر سے بالکل بے نیاز ہیں بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ اپنی شاعری کو منظر عام پر لانا پسند نہیں کرتے تھے۔مگر مجھ ناچیز نے اُن کی اجازت سے

اُن کی شاعری پر کچھ لکھنے کی جسارت اس لئے ضروری خیال کی کہ ان کی شاعری تصوف اور ادھیاتم کا ایک جہانِ معنی لیے ہوئے ہے۔ ایسی شاعری فی زمانہ شاہ صاحب جیسے چند گنے چنے لوگوں کے قلم سے جنم لیتی ہے اور صاحبِ دل حضرات کے ذہن و دل کو سکون اور فرحت بخشنے میں کام آتی ہے۔ ایسی شاعری کو منظرِ عام پر آنا ہی چاہیے۔ کیونکہ یہ آپسی بھائی چارہ اور مذہبی رواداری کو فروغ دینے کا ایک مؤثر طریقہ ہے جو ایک مسلمان اور صوفی بزرگ کی زبان سے کہلا سکتی ہے:

از بنارس نہ روم معبدِ عام است ایں جا
ہر برہمن پسرِ لکشمن و رام است ای جاں

(میں بنارس سے کہیں نہ جاؤں گا کہ یہ عام لوگوں کی عبادت کی جگہ ہے۔ یہاں کا ہر برہمن لکشمن اور رام چندر جی کی اولاد ہے۔)

کہتے ہیں کہ ''شاعری جزویست از پیغمبری'' شاہ صاحب کی شاعری پیغمبر کا جز ہو کہ نہ ہو صوفی ازم کے تسلسل اور اُس کی افادیت کا ثبوت ضرور ہے۔ جہاں ہر شئے محبت ہی محبت اور ہر قدم خلقِ خدا کی خدمت ہی خدمت ہے۔ صوفیوں کی نظروں میں عشق و محبت اور خدمت خلق ساری عبادتوں پر مقدم مانا جاتا ہے۔ اس لئے مندرجہ ذیل مشہور اشعار قدیم زمانے سے لوگوں کی زبانوں پر جاری ہیں۔ کیونکہ یہ حضرات خدمتِ خلق، عشقِ خدا اور اپنی ذات ہی میں کمالِ خداوندی کا نظارہ کرتے ہیں

عبادت بجز خدمتِ خلق نیست
بہ تسبیح و سجاد و دلق نیست

(خدمتِ خلق ہی اصل عبادت ہے۔ صرف تسبیح پڑھنے مصلّے پر بیٹھے رہنے اور گدڑی لپیٹے رہنے سے عبادت کا حق نہیں ادا ہوتا ہے۔)

ہست نظارۂ معشوق نمازِ عاشق
نہ رکوع و نہ سجود و نہ قیامست اِیں جا

(معشوق (حقیقی) کا دیدار کرنا ہی عاشقوں کی نماز ہے یہاں رکوع، سجدہ اور قیام بے معنی ہے)

یہ واقعہ ہے کہ سب کچھ ہے تو ہی تو اے دوست
یہ اور بات کہ جو کچھ ہے تو وہی میں ہوں

کریں ہم کس کی پوجا اور چڑھائیں کس کو چندن ہم
صنم ہم، دیر ہم، بت خانہ ہم، بت ہم، برہمن ہم

شاہ صاحب کی کئی کتابیں ہندی رسم الخط میں شائع ہو چکی ہیں، جن میں 'روحانی گلدستہ' اور 'گولر کے پھول' (پانچ جلد) بہت اہم ہیں۔ ان کی کتابیں عام لوگوں کے لئے نہ ہو کر 'خانقاہِ موج شاہی' سے تعلق رکھنے والے بہت سے عقیدت مندوں کی روحانی تربیت اور سکونِ دل کے لئے ہیں۔ 'گولر کے پھول' (پانچواں حصہ) میں شاہ صاحب رقم طراز ہیں: ''1976 سے یہ سلسلہ جاری ہے، اُن کا کرم سایہ فگن رہے، اسی طرح توفیق ملتی رہے تو سماع کے لیے وہ شاعری کرنے لائق رہ سکوں جو سننے والوں میں جذب و مستی پیدا کر سکے، روح کو گرما سکے اور جذبِ عشق کیا ہے، اسے کس طرح برتا جائے، کس طرح اوڑھا اور بچھایا جائے، کا سلیقہ سکھا سکے... یہ مذہب ایک الگ مذہب رہا ہے، چاہے ظاہر پرست لوگ، مانیں یا نہ مانیں۔

اس ضمن میں شاہ صاحب کی توضیح اپنی جگہ درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ حضرت جلال الدین رومیؒ نے بھی فرمایا ہے کہ **''عاشق راں مذہب و ملت جداست''** اس کے علاوہ حضرت زکریا ملتانی اور حضرت قطب الدین بختیار کاکی جیسے بزرگوں کا قول ہے کہ جو لذت سماع میں ہے وہ دوسری چیز میں نہیں اور کیفیت بغیر سماع کے حاصل نہیں ہوتی۔ ہر چند کہ سخت گیر قسم کے لوگ کچھ دوسرا نظریہ رکھتے ہیں مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ **''ذوقِ ایں بادہ نہ دانی بخدا تا ناچشد''** (بخدا، اس شراب کی لذت وہ نہیں جان سکتا جس نے اسے خود نہ چکھا ہو) صوفیا کرام کی طرح غالب بھی سماع کی لذت کا بیان کرتے ہیں:

جاں کیوں نکلنے لگتی ہے تن سے دمِ سماع
کس کی صدا سمائی ہے چنگ و رباب میں

تصوف نے شاعری میں عجب سی لذت اور رنگارنگی پیدا کر دی ہے جو رقیق القلب ہی نہیں سخت دل لوگوں کو بھی اپنی طرف مائل کر لیتی ہے اور اُن کو ایک نئے جہانِ معنی سے روشناس کراتی ہے۔ شاہ صاحب بھی اسی رنگِ شاعری کے دلدادہ ہیں اور اس کو روحانی شاعری سے تعبیر کرتے ہیں۔

روحانی شاعری کی تعریف کرتے ہوئے **''گولر کے پھول''** کے حصّہ اوّل میں رقم طراز ہیں کہ ''سننے میں بھلی لگے، کانوں سے ٹکرا کر دل میں اُتر جائے ایسے آسان لفظ ہوں کہ سننے والا اپنی پہنچ کے مطابق معنی تک بنا کسی غور و فکر کے پہنچ جائے اور نہایت آسانی سے سمجھ میں آ جانے والا مطلب تصویر میں بدل جائے۔ سننے والا عاشق ہو تو اُسے اس زمین تک پہنچا دے جسے بہشت کہتے ہیں یعنی ایسی فضا تیار کر دے جہاں جھرنے ہوں، پھولوں سے لدے درخت ہوں، درختوں پر چڑیوں کے چہچہے ہوں، ہوا کے جھونکوں میں خوشبو کی ہلکی لپٹ ہو، محبوب ہو، شیشہ و ساغر میں شرابِ ارغوانی ہو، جینے کی تمنا ہو، اُن کے دامن سے لپٹ کر ساری عمر زندہ رہنے کی آرزو ہو، ایسی ہی رسیلی اور کھنک رکھنے والی شاعری کو، جو روح کو غذا دے، روحانی شاعری کہتے ہیں۔'' اس میں شاعری کا وہ پہلو بھی شامل ہے جس میں تمیز، تہذیب

ادب آداب سکھانے کی نصیحتوں کے ذریعہ دوسروں کو کچھ بتانے اور سنوارنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ حصہ پیغمبری سے جڑا ہوا ہے۔

'گولر کے پھول' کی شاعری شاہ صاحب کے وضع کردہ میزان پر پوری اُترتی ہے۔ مندرجہ بالا سطور 'گولر کے پھول' کے تناظر میں سپرِدِقلم کی گئی ہیں۔ اس شاعری کے بنیادی عناصر تصوف عشق حقیقی اور رضائے خدا سے مملو ہیں۔ تصوف کی شاعری مذہبی رواداری کی ہمیشہ علمبردار رہی ہے۔ اس نے مختلف مکتبِ فکر کے لوگوں کے دلوں کو جوڑنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ شاہ صاحب کی شاعری کو بھی اسی صف میں رکھا جائے گا۔ جس میں ملک محمد جائسی، کبیر، سور، تلسی، رسکھان، ملا داؤد، بے دم وارثی اور شاہ نیاز بے نیاز جیسے صوفیوں کا کلام رکھا جاتا ہے۔

خدا کی وحدانیت اور اس کی قدرت دنیا میں ہر مذہب کا بنیادی جوہر ہے۔ شاہ صاحب خدا کی وحدانیت میں کامل یقین رکھتے ہیں۔ مندرجہ ذیل مسدس اور اشعار اُن کے دلی جذبات واحساسات کی ترجمانی کرتے ہیں:

پتّہ کوئی بے حکم تمہارے نہیں ہلتا
دُنیا ہے یہاں زور کسی کا نہیں چلتا
جب تک نہ ملے تم سے یہاں کچھ نہیں ملتا
تم پالو تو پل جائے کوئی یوں نہیں پلتا
ارمان بنا رکھے ہیں زندوں میں کھڑے ہیں
تم نے ہی جلایا ہے تو ہم جی بھی رہے ہیں

ابتدائے آفرینش سے خدا کی ذات اس کی وحدانیت اور اس کی قدرت کا ادراک اس کے نیک بندوں کو تھا، یہی وہ نکتہ ہے جس پر کامل یقین ہر خداترس انسان کو ہونا لازمی ہے اور جس کے بغیر کوئی بھی عبادت صرف صحرا نوردی کے مترادف ہے اور کچھ نہیں۔ شاہ صاحب جب معبودِ حقیقی کے حضور اپنی عبدیت اور نیازمندی کا نذرانہ یوں پیش کرتے ہیں:

میری ہستی کی کیا ہستی ذرّہ ذرّہ اس دنیا کا
اُس کے نامِ پاک کو سن کر سجدے میں گر جاتا ہے

اس دنیا کے نبی پیمبر اُس کے نور سے روشن ہیں
کُل دنیا پر سایہ اُس کا سب کے بھاگ جگاتا ہے

اللہ کے گھر کا دیدار، جہاں اُس کی خاص رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، ہر صالح دِل کی آرزو ہوتا ہے۔ اصفیا کے مسلک میں اپنے محبوب، اپنے پیر کے آستانے کو کعبے جیسا متبرک مانا جاتا ہے۔ اس کے حصول کے بعد پھر کسی چیز کی تمنا نہیں رہ جاتی۔ شاہ صاحب بھی اسی مسلک کی اتباع کرتے ہیں۔

سجدۂ شوق لیے جاتا ہے کعبہ کی طرف
پھر جنوں دوڑ چلا اپنے مسیحا کی طرف

منہ پہ وہ خاک درِ کوئے صنم جس نے مَلی
اُس نے پھر مڑ کے نہ دیکھا کبھی دنیا کی طرف

ہر دَور اور ہر خطّے میں خدا نے اپنے پیغمبر بھیجے ہیں تاکہ وہ انسانوں کو انسانیت کا سبق سکھائیں۔ خدا کے آخری پیغمبر حضرت رسول اللہ بھی اسی پیغام کو لے کر دنیا میں تشریف لائے۔ ان کے بعد یہ کام ان کے برگزیدہ بندوں اور اولیائے اللہ کے ذمہ ہے۔ خدا کے دشمنوں کی واہی تباہی کے جواب میں نبی آخرالزماں نے دنیا میں نعتِ نبی کی بنیاد رکھی جو اس دور سے اب تک جاری و ساری ہے۔ شاہ صاحب نے بھی خدا کے رسول اور اس کے پیغمبر کی شان میں نعتیہ اشعار تخلیق کئے ہیں اور ان کو نذرانۂ عقیدت پیش کیا ہے جو دل کی گہرائیوں سے نکلے ہیں۔ مندرجہ ذیل مصرعے ملاحظہ ہوں:

گلستاں گلستاں، نغمۂ کن فکاں، دارِ امن و اماں
پرسکون آستاں، ایسی ٹھنڈک وہاں، میرے بابا جہاں
ساکنِ لا مکاں، آپ کا کل جہاں، آیا جو بھی یہاں
اُس نے پائی اماں، تاج والے بھکاری ہے آیا ہوا
سیّدِ محترم کر دو کر دو کرم

طیبہ کی متبرک سرزمین کی خاک میں اپنی ہستی کی خاک بھی شامل کرنے کی آرزو کو یوں نظم فرمایا ہے:

مری طلب میں نہیں اور کچھ سوا اس کے
یہ خاک جب بھی اُڑے تو حضور تک پہنچے

صوفی سلسلہ کے امامِ اعظم سیّد علی مرتضیٰ ہیں، ان کے مراتب اور اُن کی شان کو کما حقہ بیان کرنا ناممکنات میں سے ہیں۔ ان ہی کے فیضِ خاص سے صوفیوں کا سلسلہ آج تک قائم و دائم ہے اور انشاء اللہ قیامت تک رہنے والا ہے۔ حضرت علی کے سلسلۂ ولایت میں ہی سیّدنا عبدالقادر جیلانی، حضرت معین

الدین چشتی، قطب الدین بختیار کاکی، بابا فرید، نظام الدین اولیاء، صابر کلیری، خواجہ بندہ نواز گیسو دراز، بابا تاج الدین وغیرہ کے نام آفتاب و ماہتاب کی طرح درخشاں ہیں۔ ان حضرات کو شاہ صاحب نے نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ جو اُن کی صوفیانہ روش اور عام فہم زبان کے استعمال کی غمّازی کرتا ہے:

نوری پیڑ لگایا تم نے علی ولی کی خاص نشانی
تم ہنسا آکاس سرو وَر نرمل جوت چھوی نورانی
ہے عبدالقادر جیلانی، جئے ہو تمہاری

شیشہ ساغر جام صراحی بھرنے والا خواجہ میرا
ایک نظر میں زندہ دل کو کرنے والا خواجہ میرا

زمیں پہ نور کا ایسا سماں ہم نے نہیں دیکھا
ہوا نساں اس طرح جلوہ فشاں ہم نے نہیں دیکھا
کسی دَر پر بٹے دونوں جہاں ہم نے نہیں دیکھا
کوئی بے کس کہیں پائے اماں ہم نے نہیں دیکھا
مرے خواجہ ہزاروں نے یہیں سے زندگی پائی
خدا ایسے کہیں ہو مہرباں ہم نے نہیں دیکھا

قطب بناویں موتی مالا، دِیا فرید نے جھومر بالا
چُونر چھاپی صابر اعلیٰ، پی کے نظام سے مئے کا پیالا

صوفی شاعروں کا یہ امتیازی وصف رہا ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کے کلام کی تضمین کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ یہ فن اُنہیں شاعروں کو نصیب ہوتا ہے، جن کو زبان و بیان پر پوری قدرت حاصل ہو۔ تضمین کا یہ فن آج کل سہل پسندی کی نذر ہو گیا ہے۔ شاہ صاحب کی تضمینیں جو شیخ سعدی اور شاہ نیاز بے نیاز بریلوی وغیرہ کے کلام پر ہیں، ان کی قادر الکلامی پر دال ہیں۔

میرا ناز ہے یہ صدا رہا، کہ میں تیرے دَر کا گدا رہا
میں کرم سے تیرے بسا رہا، تیری رحمتوں میں چھپا رہا
یہ کرم ہمیشہ رہا کرے، مری روح بس یہ کہا کرے

بَلَغُ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ　　　　کَشَفُ الدُّجیٰ بجمالہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ　　　　صَلُّو عَلَیْہِ وَآلِہٖ

شاہ صاحب خدا کے سارے بندوں سے محبت رکھتے ہیں، خواہ وہ کسی بھی مذہب کے ماننے والے کیوں نہ ہوں۔ وہ مذہبی سخت گیری سے بہت دور ہیں۔ یہی صلح کل کی خو اُن کو ہر مذہب کے ماننے والوں کی آنکھ کا تارا بنائے ہوئے ہے اور اُن کی مقبولیت میں دن بہ دن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ان سے عقیدت رکھنے والوں میں ہر مذہب اور ہر فرقے کے لوگ ہیں کہ وہ اس بے ہنگم اور ظالم دور میں بھی ایک ضابطہ اور امن و آشتی کا روشن چراغ جلائے ہوئے ہیں۔ ان کا چراغ بھی اُن ہی چراغوں سے روشن ہے جو مختلف صوفیائے کرام نے اپنے اپنے دَور میں روشن کئے تھے۔

ان کی شاعری میں کرشن جی سے محبت اور اُن سے عقیدت کی گہری چھاپ ملتی ہے۔ یہ رویّہ کوئی نیا نہیں ہے۔ ''حقائق ہندی'' (مصنف: عبدالواحد بلگرامی، مطبوعہ 1966 میں) ''مراۃ المخلوقات'' (عبدالرحمٰن چشتی) میں ان بزرگوں نے کرشن جی کو پیغمبر کی طرح مانا ہے۔ موجودہ دور میں بھی مولانا حسرت موہانی اپنا حج تب تک مکمل نہیں مانتے تھے، جب تک کہ حج کے بعد متھرا میں حاضری نہ بجا لاتے۔ مولانا حسرت کا یہ شعر کرشن جی سے عقیدت کی جیتی جاگتی مثال ہے:

حسرت کی بھی قبول ہو متھرا میں حاضری
سنتے ہیں عاشقوں پہ تمہارا کرم ہے خاص

اپنی تصنیف میں مولانا حسرت موہانی رقم طراز ہیں: ''حضرت شری کرشن علیہ الرحمہ کے باب میں فقیر اپنے پیر اور پیروں کے پیر حضرت سیّد عبدالرزاق بانسوی قدس اللہ سرہٗ کے مسلکِ عاشقی کا پیرو ہے۔'' (بحوالہ اندر پرستھ بھارتی، اپریل-مئی-جون 2000، صفحہ 13) یہ صرف شخصی عقیدت نہیں ہے بلکہ ایک قدیم رویہ ہے۔ کرشن جی کے مسلم عقیدت مندوں میں بہت سے بزرگوں اور شاعروں کا نام گنایا جا سکتا ہے۔ جیسے شاہ کاظم، شاہ طراب، برکت اللہ پریمی اور سیّد محمد جون پوری وغیرہ۔ شاہ صاحب بھی مندرجہ بالا بزرگوں کی طرح اسی نظریہ کے علمبردار ہیں، جو نظریہ مہادیو محمد برہما، رام، رحیم، کرشن اور علی، دیر کعبہ اور شیخ و برہمن سب میں ایک ہی نور کا مشاہدہ کرتا ہے۔ شاہ صاحب بھی کرشن جی کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں:

تم دل کے نگر میں وِراجت ہوا ے شیام اِی ہم پہ کرم ہوئی گے
ہم تو ہری دَیا کے بھکاری ہیں اِی بھاگ ہمار کہاں لئی گے

مندرجہ بالا تحریر سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ شاہ صاحب کی شاعری تصوف کی اعلیٰ قدروں کی

امین ہے۔ان کے اشعار دل کو گرماتے اور روح کو سرشار کرتے ہیں۔اس شاعری کو تصوف کی اعلیٰ شاعری کی صف میں رکھا جاسکتا ہے۔مندرجہ ذیل اشعار اسی رویہ کی غمازی کرتے ہیں:

دیر و کعبہ میں جا کر کریں کیا صرف نقشِ خیالی ملیں گے
ہم کو مطلب ہے اپنے صنم سے اُن کے قدموں پہ سجدہ کریں گے

جو درد دل میں نہ ہو بندگی نہیں ہوتی
یہ بت کدہ ہے یہاں دل سجایا جاتا ہے

صوفی شعراء نے عشق مجازی کے پردے میں عشق حقیقی کی باتیں کی ہیں۔ان کا معشوق وہی ہے جو ساری دنیا کا پالن ہار ہے۔شاہ صاحب کے اس قسم کے اشعار نغمگی سے بھرپور ہیں۔ان کے یہ اشعار اُردو ادب کے معیاری اشعار کی صف میں رکھے جانے کے قابل ہیں۔ ہر چند کہ اُن کا نقطۂ نظر کبھی یہ نہیں تھا کہ اشعار عام لوگوں کی نظروں سے گزریں، خاص کر اُن لوگوں کی نظروں سے جن کی سوچ بہت محدود ہے اور جو لکیر کے فقیر ہیں۔

تمہارے قدموں سے لپٹے تو جی گئے ورنہ
کرم تمہارا نہ ہوتا تو جی نہیں پاتے

تمہاری زلف کے سائے میں یاد ہی نہ رہے
وگرنہ زخم تھے ایسے کہ بھر نہیں پاتے

شاہ صاحب نے اپنے کلام میں عشق کو بہت اہمیت دی ہے کیونکہ صوفیوں کے مسلک میں عشق ہی ساری عبادتوں کا سرچشمہ ہے۔عشق کے بغیر روح مردہ تصور کی جاتی ہے۔یہی عشق انسان کو اپنے مالکِ حقیقی تک پہنچانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔مگر یہ راستہ بہت آسان نہیں ہے۔اس سلسلہ میں کسی بزرگ نے فرمایا ہے:

عشق آساں نہ بود سوزِ مدام است اِیں جاں
امتحانِ دلِ ہر پختہ و خام است ایں جاں

عشق کا راستہ آسان نہیں ہے یہ راستہ مشکلات سے پُر ہے۔اس راستے میں ہر کمزور اور طاقتور دل کو مشکل اور امتحان سے گزرنا پڑتا ہے۔

مگر شاہ صاحب منزلِ تصوف کے وہ مسافر ہیں جو خدا پر توکل کرتے ہوئے اپنی منزل کی طرف گامزن ہیں۔

عشق جب سر میں سما جائے مزہ دیتا ہے
درد جب حد سے گزر جائے دوا دیتا ہے
بن کے لیلیٰ کسی مجنوں کو صدا دیتا ہے
وہ مسیحا ہے جو مردوں کو جلا دیتا ہے

نیاز و ناز کا یہ انداز بھی ملاحظہ ہو:

گلستانِ اُلفت کی دلکشی نہیں بھولی
خوشبوؤں کا ڈیرا ہے پھول ہیں سہانے سے
آپ مسکرائیں تو سو چراغ جلتے ہیں
رات یوں نہیں کٹتی اِک دیا جلانے سے

اس ضمن میں یہ مسدس بھی لائقِ توجہ ہے:

نگاہِ ناز کو آتش فشاں ہوتے نہیں دیکھا
بساطِ دِل پہ ہستی کو دھواں ہوتے نہیں دیکھا
بہاروں میں کبھی دل کو جواں ہوتے نہیں دیکھا
کبھی تم نے زمیں کو آسماں ہوتے نہیں دیکھا
کبھی تم نے زمیں پر یہ سماں دیکھا نہیں ہوگا
چلو دیکھو کہ تم نے آسماں دیکھا نہیں ہوگا

شاہ صاحب کو اُردو اور ہندی کی طرح پوربی زبان پر بھی قدرت حاصل ہے۔ محفلِ سماع میں پڑھے جانے کے لیے آپ نے بہت سے کلام پوربی زبان میں تخلیق کئے ہیں۔ پوربی ہمارے ہندوستان کی شیریں ترین زبانوں میں شمار کی جاتی ہے۔ شاہ صاحب کے کلام میں اس پوربی زبان کا وجد آفریں استعمال ہوا ہے

ایک جُگ بیت گیا توہری تمنّا کئی لے
پریم کی راکھ ملے پریت کی رہیا دھئی لے
بان لاگل جو کریجوا ہو تماشا کئی لے
ہمری بنتی جو سنا ناتھ تو کچھ بات بنے
جلوۂ طور نہ جنت کے ہور چاہیلا

شرابِ طہور کی نسبت بھی اشعار خوب کہے ہیں۔ یہ شراب بہت پرانی ہے۔ فرید الدین عطار، بایزید بستامی، شمس تبریز اور سرمد جیسے اصفیا اور عمر خیام، حافظ، سعدی اور جامی جیسے شعراء نے اس کا ذائقہ چکھا بھی ہے اور لوگوں کو اس شرابِ طہور کی طرف راغب بھی کیا ہے۔ شاہ صاحب بھی اسی شرابِ طہور کی بات کرتے ہیں۔ ان کے اشعار پڑھ کر یک گونہ خماری کا احساس ہونے لگتا ہے۔ سماع میں تو اسے سننے پر جو کیفیت ہوتی ہے وہ بیان کے بس کی بات نہیں۔ صرف محسوس کیئے جانے سے تعلق رکھتی ہے۔

اُن کے ہاتھ سے جس نے پی وہ گھر نہیں لوٹا
پیاس پھر نہیں بجھتی بس یہی قیامت ہے

اُس کے پتے ہزار تو تھے اس جہان میں
لیکن اُسے ملا جو سوئے میکدہ گیا

اُن کے کلام سے لگتا ہے کہ انہوں نے اپنا سب کچھ خدائے برحق کے حوالے کر دیا ہے۔ اُسی پہ توکل ہے اور انسان جب خدا کی پناہ میں آجاتا ہے تو دنیا کی کوئی شے اُس کو زک نہیں پہنچا سکتی۔ یہ دعائیہ بند اُسی کا قلم تحریر کر سکتا ہے جس نے اپنا سب کچھ خدائے برحق کے حوالے کر دیا ہو اور اُسی پر توکل کرتا ہو۔

ہماری آس نہ ٹوٹے خیال کر لیجے
یہ چھاؤں ہم سے نہ ٹوٹے خیال کر لیجے
کوئی غنیم نہ لوٹے خیال کر لیجے
کہ اب نصیب نہ پھوٹے خیال کر لیجے
جہاں پناہ ہماری طرف خیال رہے
حضور بندے تمہارے سلام کہتے ہیں

فارسی کلام ہو یا اساتذہ کی زمینیں جہاں بھی شاہ صاحب کی موج آئی اور سماع میں اُس کی افادیت دکھائی دی انہوں نے اس زمین میں اپنے قلم کے جوہر دکھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ درجِ ذیل اشعار اس کی مثالیں ہیں:

نورِ جمالِ کبریا اے جاں توئی اے جاں توئی
اے جلوۂ مہرِ بتاں تاباں توئی تاباں توئی

کوچہ ترا دارالاماں جائے ترا بندہ کہاں
اے چارہ سازِ بے کساں پرساں توئی پرساں توئی

غالبؔ کی مشہور غزل کی زمین بھی شاہ صاحب کے قلم کے زیرِ نگیں آنے سے نہ بچ سکی۔ مندرجہ ذیل اشعار کی اثر آفرینی کیا غالبؔ کے اشعار سے کم ہے، اس کا فیصلہ میں قارئین پر چھوڑتا ہوں۔

دیکھا ہے اس زمین پر ہم نے خدائے آسماں
میری نمازِ عشق پر اُنگلی کوئی اُٹھائے کیوں
میں تو ازل سے ہوں اسی زلفِ دُتا کی قید میں
کوئے صنم کا راستہ مجھ کو کوئی بتائے کیوں

کچھ اشعار تقابلی مطالعہ کے طور پر بغیر کسی تبصرہ کے حاضر کر رہا ہوں۔ جو شاہ صاحب کی شاعری کو بلند مرتبہ ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں۔

غالبؔ:

ہر چند ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو
بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

شاہ صاحب:

میں کیا کروں کیسے جیوں بے جام و مَے بنتی نہیں
پابندِ میخانہ ہوں میں یہ تو مری تقدیر ہے

امیر خسرو:

ہمہ آہوانِ صحرا سرِ خود نہادہ برکف
بہ اُمیدِ آں کے روزِ بہ شکار خواہی آمد

شاہ صاحب:

جنوں سر ہاتھ پر رکھ کر بیاباں میں پکار آیا
یہ سر قدموں پہ رکھ دینا کہ وہ بہرِ شکار آیا

غالبؔ:

وفاداری بشرطِ استواری عینِ ایماں ہے
مرے بتخانے میں تو کعبہ میں گاڑو برہمن کو

شاہ صاحب:

مجھے وفا نے سلیقہ یہی سکھایا ہے
اُسی کے ہو کے رہو جس سے دل لگایا ہے

یاس یگانہ:

چلے چلو جہاں لے جائے ولولہ دل کا
دلیلِ راہ محبت ہے فیصلہ دل کا

شاہ صاحب:

جنوں جو راہ دکھائے اُدھر چلے چلئے
اُسی کی دنیا میں گزری جو یار یار کرے

آغا حشر کاشمیری:

فانوس بن کے جس کی حفاظت خدا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

شاہ صاحب:

حوصلے محبت میں پست ہو نہیں سکتے
وہ دِیا نہیں بجھتا جس پہ وہ نظر کر لیں

تم ہو فانوس بن کر بچائے ہوئے
یہ دِیا یوں ہواؤں میں جلتا نہیں

جہاں تک شاہ صاحب کی شاعری میں عروضی سروکار کا سوال ہے یہ بات بڑے اعتماد کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ اُن کو اوزان و بحور پر پوری قدرت حاصل ہے۔ ان کے مجموعات میں بہت سی غزلیں ایسی بحروں میں ہیں جو عام شعراء کے یہاں کم دیکھنے کو ملتی ہیں۔ خاص کر بحرِ ہزج، بحرِ رجز، بحرِ کامل، بحرِ متقارب اور بحرِ متدارک میں کہی گئیں غزلیں قابل توجہ ہیں، جن کی روانی اور تاثیر محسوس کرنے سے تعلق رکھتی ہے، ان کی اثر آفرینی کو لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ لمبی بحور میں اکثر شاعر وزن کو پورا کرنے کے لیے بھرتی کے وہ لفظ لے آتے ہیں جن کو شعر میں لانا ضروری نہیں ہوتا اور جن کی وجہ سے اشعار میں حشو زوائد کی بھرمار ہو جایا کرتی ہے مگر شاہ صاحب کے اشعار اس بدعت سے پاک ہیں۔ بغیر کسی تگ و دو کے میں نے یہ اشعار 'گولر کے پھول' سے اُٹھا لئے جو قارئین کی نذر ہیں:

ہم غریبوں پہ بہرِ خدا اِک نظر رحم کی ڈال جا
ہو مبارک ہمیشہ تجھے سروری سروری سروری

بحرِ رمل

(فاعلن چھ بار)

کسی اور کا تصور جو کروں تو مر ہی جاؤں
یہ کرم کی بات ہے کہ میرے ساتھ تو ہی تو ہے

بحرِ مشکول

(فعلات، فاعلاتن ،فعلات فاعلاتن)

میری جان کی قیمت کیا گر اُس کی خاطر جائے گی
تو مٹّی برباد نہ ہوگی کچھ تو کام آ جائے گی

بحرِ متدارک

(فاعلن آٹھ بار)

صبا لے کر چمن میں اُن کی خوشبو جب گئی ہوگی
تو دیوانوں نے اُن کے ہاتھ دنیا بیچ دی ہوگی

بحرِ ہزج سالم

(مفاعی لن مفاعی لن مفاعی لن مفاعی لن مفاعی لن)

وہ جو برق چمکی تھی طور پر یہی حسن تھا وہاں جلوہ گر
جسے سجدہ کرتے زمین پر میری ساری عمر گزر گئی

بحرِ کامل سالم

(متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن)

اس خاک کو سرمہ کرو کوچے سے اُس کے لے چلو
یہ سجدہ گاہِ عاشقاں مٹّی نہیں اکسیر ہے

بحرِ رجز سالم

(مستفعِلُن مستفعِلُن مستفعِلُن مستفعِلُن)

شاخ و شجر کی بات کیا برگ و سمن کلی کلی
جو کچھ ہے کائنات میں رٹتا ہے سب علی علی

بحرِ رجز
(مستفعِلُن مفاعلن، مستفعِلُن مفاعلن)

مندرجہ بالا مثالوں سے یہ پوری طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ شاہ صاحب کے یہاں عروضی تنوع کا پورا گلشن آباد ہے جو کم کم شاعروں کی قسمت میں ہوتا ہے۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ شاہ صاحب کی شاعری میں فارسی، اُردو، ہندی اور پوربی زبان کی گھلاوٹ، لہجے کی شیرینی، محاورات کا برمحل استعمال، مسلکِ تصوف کا خاص خیال، جذبے کی صداقت اور بحور میں بے پناہ تنوع پایا جاتا ہے۔ ان کی شاعری سے ذہن ہی نہیں روح کی بھی غذا حاصل کی جاسکتی ہے۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ شاہ منظور عالم صاحب ہم جیسے کم سوا لوگوں کی ہمت افزائی کے لیے کوئی موقع نہیں جانے دیتے تھے۔ مندرجہ بالا مضمون پر انھوں نے میرے لیے جو فرمایا وہ میرے لیے باعثِ فخر ہے۔ میں ان ہی کی تحریر اور ستائشی منظوم کلام پر اپنی بات ختم کرتا ہوں۔ شاہ صاحب نے فرمایا:

ایسی تحریر کہ تنویرِ ماشاء اللہ ۔۔۔ یعنی ہر لفظ میں تاثیرِ ماشاء اللہ
آپ کا ظرفِ وسیع لکھ گیا ایسا جیسے ۔۔۔ تانبے نے پایا ہو اکسیرِ ماشاء اللہ

آپ نے ذرّے کو ماہتاب کیا شکرِ خدا ۔۔۔ ایک خرمہرے کو نایاب کیا شکرِ خدا
آپ کی خوبیٔ اسلوب ہے اتنی اکرم ۔۔۔ ہم کو بھی شاملِ ارباب کیا شکرِ خدا

دانش و علم میں اک شمع فروزاں فاروق ۔۔۔ ہفت و رنگ میں اِک نقش نمایاں فاروق
غنچۂ نرگسِ شہلا کی پھبن رکھتے ہوئے ۔۔۔ گلشنِ جاں میں ہے تزئین کا ساماں فاروق

شکرانے کے جذبات کچھ اشعار میں نظم کر کے فاروق جائسی صاحب کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ بارگاہِ خداوندی میں اُن کی سلامتی کی دُعا مانگوں گا۔

☆☆☆

ضیاء فاروقی سندیلوی

☆

کچھ تو کہئے وہ خود آگاہ خدا مست فقیر
جس کی دیوار پہ سایہ ہے ہرے پیڑوں کا
جس کی چوکھٹ پہ محبت کے دیئے روشن ہیں
جس کے در وا ہیں سبھی اہل طریقت کے لئے
جس کے بازو ہیں کھلے سب کی محبت کے لئے
جس کے مکتب میں فقط عشق ہے اول آخر
جو ہمہ وقت قلندر بھی ہے سلطان بھی ہے
جس کے دربار میں پینے کا سلیقہ آئے
جس کی سرکار میں جینے کا قرینہ آئے
موجِ شاہی کا وہ صد رنگ جہاں کیسا ہے
کچھ تو کہئے وہ دریائے رواں کیسا ہے

☆

لکھوں شاہ منظور عالم کا نام
یہ صحرا میں ہیں اک شجرِ سایہ دار
کہ ہے موج شاہی بھی اک سلسلہ
یہ خود عشق زادوں کے سالار ہیں
تصوف کی خوشبو تغزل کا رنگ
زباں کر رہی ہے حکایت بیاں
گلِ فکر و فن سے مہکتا رہے

☆☆☆

فہرست

منقبت

☆☆☆

☆

ہے دین دیال نظر رکھنا سرکار یہ ناؤ پرانی ہے
اس دنیا سے اُس دنیا تک ہے ناتھ یہ لاج بچانی ہے
اے صاحب ہم تو منگتا ہیں اس دَر پہ پڑے یُگ بیت گئے
ہر پَل ہیں تمہارے سائے میں بس اتنی رام کہانی ہے
یہ پاک قدم ہیں ہاتھوں میں ہم پا کے تمھیں کھو دیں کیسے
سو بار کہیں گے معاف کرو جو ہم سے ہوئی نادانی ہے
رگ رگ میں بسو ہے من موہن ہے من موہن انمول رتن
کبھی ساتھ نہ چھوٹے ہے ساجن جو قرار کیا وہ نبھانی ہے
کہیں دور بسوں یا پاس رہوں میں تمہاری ہی یاد میں جیوں مروں
کبھی میرا نصیب جگے ایسا کہیں لوگ تمہاری دیوانی ہے

☆

کرم ہے اُس کا کہ زندگی کے بھنور سے کشتی نکالتا ہے
میں اُس کی دریا دلی کے صدقے ہمارے ایسوں کو پالتا ہے
مجھے یہ محسوس ہو نہ پایا کہ میرا کوئی نہیں جہاں میں
کہ جب بھی اُمید کوئی ٹوٹی وہ دل کو میرے سنبھالتا ہے
تمہارے دیر و حرم سے مطلب نہیں تم اپنا خدا پکارو
کہ اُس گلی میں جو کھو گیا ہو صنم کو اپنے پکارتا ہے
ہے کام میرا قدم پہ اُس کے یہ سر جھکانا جو کام آیا
مجھے غلامی کا کیا سلیقہ کرم ہے اُس کا نبھاہتا ہے
یہ عشق بھی کچھ عجیب شئے ہے اُسی کا غم ہے پسند اس کو
کہ ہے وہ ہردم نظر میں اُس کی اُسی کو ہر دم پکارتا ہے

☆

تمہرے دَر پہ کٹے عمریہ تمہرِن ساتھ گزارا ہوئے
ایسی غریبی ما بالم توہرے ایک سہارا ہوئے
دھرتی پر آکاش کا جوبن جیسے نور کا پارا ہوئے
چتوے جے اِک بار تو چاہے ساری عمر نظارا ہوئے
تمہرے دُوارے مانگن آویں راجا پرجا رنک فقیر
ہم ہوں بھیک دَیا کی مانگیں ہمرو رام گزارا ہوئے
مندر مسجد ہم کا جانی تیرتھ برت نہ ہم پہچانی
ڈگر وہی بس تمہرے دَر کی تم بن کست گزارا ہوئے
چھیلا میرا ائیسا جئیسے پھلوا پھولے بیچ بہار
رنگوا ائیسا چمکے جئیسے کونوں رام دُلارا ہوئے

☆

دِلبر ہو دُلارے ہو اس جان سے پیارے ہو
سچ کہتا ہوں میں تم سے بھگوان ہمارے ہو
کشتی کے کھیوئیا ہو ملّاح ہمارے ہو
ہم ناز کریں جس پر تم ایسے سہارے ہو
قدموں سے جو لپٹے تو تقدیر چمک جائے
تم شانِ مسیحا ہو دُکھیوں کے سہارے ہو
یہ یاد تمہاری تو جنت ہے خیالوں کی
اے جانِ جہاں تم تو سُکھ چین ہمارے ہو
تم شام ہو ساون کے بدمست گھٹاؤں کی
اندھیارے میں جیون کے تم چاند ستارے ہو

☆

داس چرنن کا اپنے بنا لینا
ہم پہ نظرِ کرم ہو دیا کرنا

بے سہارا سمجھ کے اے پیرِ مغاں
اپنی کملی میں ہم کو چھپا لینا

التجا تم سے بس رِند کی ہے یہی
اپنے ساغر سے تھوڑی پلا دینا

کام کا اور اس کے سوا کچھ نہیں
اپنا کہہ کر گدا کو سدا دینا

گل بُو گل بدن میرے سروے چمن
گلشنِ دل میں میرے رہا کرنا

☆

یہ تمنّا ہے کبھی اس دل میں بھی آ جایئے
رنگِ دل رنگِ چمن جانِ حیا بن جایئے

سر کو قدموں پر کبھی رکھ کر کہوں کچھ حالِ دل
ہم غریبوں سے بھی کچھ عرضِ وفا سن جایئے

اور یہ دنیا اگر جینے نہ دے تو غم نہیں
آسرا اس زندگی کو آپ کا ہی چاہیے

ایک حسرت ہے نچھاور کر دوں اُن پر جان و دِل
اُن کے کوچے ہی میں اَب سوچا ہے کہ مر جایئے

وار دوں یہ زندگی جان و جگر کیا چیز ہے
منتظر ہوں حکم کا کچھ تو کبھی فرمایئے

☆

آپ کی بارگاہ میں جس کو پناہ مل گئی
اُس کی تمام زندگی ہی خوشبوؤں میں ڈھل گئی

ایسے قدم کی برکتیں جس کو نصیب سے ملیں
اُس کو خزاں نہ چھو سکی دور ہی سے نکل گئی

اس کی گلی میں جو گیا سر بہ سجود ہی رہا
اور قصّۂ حیات کی شکل ہی سب بدل گئی

کیسے بتائیں زندگی زندگی نہ تھی مگر
اُن کے دستِ ناز نے چھو لیا سنبھل گئی

مے کشی عبادت ہے آج دستِ ساقی پر
جام جب عطا ہوا زندگی بہل گئی

☆

یہ سر ہے جھکا ان قدموں پر یہ جان میری نذرانہ ہے
اُسے دیکھ کے ہوش نہیں رہتا وہ یار عجب مستانہ ہے

اے دل میرے دِلدار مِرے بن تیرے کبھی ہم جی نہ سکے
رگ رگ میں بسا ہے تُو میرے اس دل میں ترا کاشانہ ہے

میں یار پجاری ہوں تیرا تو جاں ہے مری اے میرے بنا
میرا کوئی نہیں ہے تیرے سوا یہ دل تیرا دیوانہ ہے

لگنے کو تو یوں سو عیب لگے ہم رِند مگر بن کر ہی جیے
ساقی کے قدم پکڑے ہی رہے میخانہ پھر میخانہ ہے

وہ مست نظر ساقی میرا ہے میری نظر میں میرا خدا
اُسے دیکھ کے میں سب بھول گیا کیا دیر و حرم بُت خانہ ہے

☆

جلوہ کہیں بھی ایسا دیکھا نہیں دُلارا
رہتے ہو کس جہاں میں کیا نام ہے تمہارا
ڈوبے جو اس ندی میں قدموں سے جا لگو گے
دریا سے دور رہ کر کس کو ملا کنارا
جس نے بھی دل سے پوجا اپنا صنم جہاں میں
مہکا مقدر اُس کا چمکا رہا ستارا
سایہ بڑا گھنا ہے اس جانِ زندگی کا
کھونے نہ پائے دیکھو یہ جنّتی سہارا
ہستی کو اپنی غافل پھرتا ہے کیا سنبھالے
جو اُن پہ مر نہ پایا اُس کو قضا نے مارا

☆

پناہ جیسی کہ دی ہے تم نے ہمیں کلیجے لگائے رکھنا
نصیب جیسے بنا ہے اَب تک غریب پرور بنائے رکھنا
کہاں ملے گی یہ چارہ سازی مرے مسیحا جو تم نے کی ہے
ہمارے اوپر اسی طرح سے نگاہ اپنی بنائے رکھنا
ہماری اوقات کچھ نہیں ہے، ہماری اوقات کیا ہے داتا
کہ ہم ہیں کتّے تمہارے دَر کے گلی میں اپنی بٹھائے رکھنا
گدائی کرنے تمہارے دَر تک پہنچ گیا تو نصیب جاگے
نظر دَیا کی گدا پہ اپنے بنی ہے جیسی بنائے رکھنا
تمہارے قدموں پہ سجدہ ریزی ہماری تقدیر میں لکھی ہے
غلامی میری قبول کرنا غلام اپنا بنائے رکھنا

☆

چھیلا ہو ہم وہی کے نموا کی مالا
ہمار رسیا ہے بڑی شان والا

ہو دَم سے وہی کے اِئی چھو ں دِس اُجالا
اُو چاہ لے تو کرم جاگ جالا
ہو ساجن کا ہمرے بڑا بول بالا

صورتیا صنم کی بڑی رَس بھری ہے
وہ زلفیں ہیں ایسی کے جیسے پری ہے
جو دیکھے کہے ان کے من میں بسالا

شرابی بنا دیں وہ نظریں ہیں اُن کی
ملتی ہے پینے کو اُن کے کرم کی
ہم نا ہیں جانی پیالی پیالا

یہ دنیا میرے کام کی اَب نہیں ہے
مجھے یاد کچھ بھی نہیں رہ گئی ہے
وہی کا جو دیکھے تو سب بھول جالا

اُس کے کرم کا بیاں کس طرح ہو
اُسے کیا ہے مشکل وہ چاہے کرے جو
وہ ٹھوکر جو مارے تو دِل جاگ جالا

ہمیں اب تو ہے میکدے ہی میں جینا
ہمیں بھا گیا ہے یہ جینا یہ پینا
اب ہم نہ چاہی ای مسجد شوالہ

☆

میں تو نہیں ہوں پارسا کعبہ مجھے بلائے کیوں
جو بھی صنم پرست ہو اُس کی گلی سے جائے کیوں
دیکھا ہے اس زمین پر ہم نے خدائے آسماں
میری نمازِ عشق پر اُنگلی کوئی اُٹھائے کیوں
کیسے نہ یاد کیجیے اُس کو جو ہو نصیب میں
رَگ رَگ میں جو سما گیا اُس کو کوئی بھلائے کیوں
میں تو ازل سے ہوں اسی زلفِ دُتا کی قید میں
کوئے صنم کا راستہ مجھ کو کوئی بتائے کیوں
آپ کی بارگاہ میں دل کو ملا سکوں بہت
اب یہ صنم پرست دل جائے کہیں تو جائے کیوں

☆

اے شمع تری خاطر پروانے ہزاروں ہیں
یہ عشق نہ کم ہوگا دیوانے ہزاروں ہیں
ہم کچھ نہیں کہتے کہ دُکھ جائے گا دل اُن کا
ورنہ تو سنانے کو افسانے ہزاروں ہیں
جب تک نہ ملیں تم سے یہ پیاس نہیں بجھتی
کہنے کو تو دنیا میں میخانے ہزاروں ہیں
جانے بھی دے اے دنیا کیا اُس کو ڈراتی ہے
دیوانے کے رہنے کو ویرانے ہزاروں ہیں
رہنا اے صنم دل میں یہ دل ہے تمنائی
رہنے کے لئے یوں تو بُت خانے ہزاروں ہیں

☆

رونق ساری جان و جگر میں یار کے پاک قدم سے ہے
دم ہمدم سے جوڑ کے رکھنا یہ دم اُن کے دم سے ہے

روئے صنم ہی روئے خدا ہے اُس کی دید خدا کی دید
جس نے بھی دیکھا ہے اُس کو دور وہ رنج و غم سے ہے

میں صدقے اُس چاند کے جس سے روشن میری بزمِ حیات
دیکھ کے ایسا لگتا ہے یہ ٹکڑا باغِ اِرم سے ہے

دِل بے چارا دردِ وفا کا مارا ہاتھ پسارے ہے
مجھ پہ نظر کرم کی رکھنا اتنی عرض صنم سے ہے

دوڑ کے آیا زلفِ دُتا کی قید میں خود دیوانہ بنا
اس زنجیر سے میرے پاؤں کا رشتہ کئی جنم سے ہے

☆

اب کہاں اُٹھ کر تمہارے دَر سے کوئی جائے گا
پھر کوئی نظرِ کرم ایسی کہاں فرمائے گا

یاد رکھئے گا کہ بندا آپ کا محتاج ہے
بس عنایت آپ کی ملتی رہے جی جائے گا

زندگی جتنی کٹے قدموں میں ساقی کے کٹے
رِند میخانے کے باہر دَر بدر ہو جائے گا

سامنے جب سے ہے یہ ساقی صراحی جام و مئے
یاد کچھ کرتے نہیں اب یاد بھی کیا آئے گا

وہ نظر جو کی ہے تم نے بھول سکتی ہی نہیں
گُن تمہارے اس جہاں میں دل ہمیشہ گائے گا

☆

روح بھی نثار ہے، یہ جان بھی نثار ہے
شیام میرے تجھ سے دل کو قرار ہے
ساری بہار ہے، ساری بہار ہے

جیون کی بہار ہے، ساون کی پھُہار ہے
خوشبو سے بھرا ہوا ہار سنگھار ہے
دنیا میں ایسا کہاں جیسا میرا یار ہے، روح بھی...

پیار میرے یار تیرا، ساتھ رہا میرے سدا
میرے لیے تو ہے خدا، تیرا کرم تیری عطا
نولکھا ہار ہے، نولکھا ہار ہے، روح بھی...

ندیا میں ناؤ پڑی، ندیا ہے گہری
ناؤ کے کھویّا، یاد رہے ہمری
شیام میرے تیرے بن آر ہے نہ پار ہے
شیام میرے تجھ سے دل کو قرار ہے
ساری بہار ہے روح بھی نثار ہے...

☆

سجدۂ شوق لیے جاتا ہے کعبہ کی طرف
پھر جنوں دوڑ چلا اپنے مسیحا کی طرف

درد آرام سے سو جائے دوا یاد آئی
آپ نے جب سے نظر کی دلِ رُسوا کی طرف

یہ نظر یار کی جانب جو اُٹھی ایسا لگا
حسنِ گلزار نے دیکھا ہے سراپا کی طرف

منہ پہ وہ خاک درِ کوئے صنم جس نے مَلی
اُس نے پھر مڑ کے نہ دیکھا کبھی دنیا کی طرف

اتنا آیا ہے سمجھ میں کہ یہیں سجدہ کروں
دیکھتی ہے یہ نظر بس اسی جلوہ کی طرف

☆

قدموں میں ہم پڑے ہیں پڑا رہنے دیجئے
جینے کا آسرا ہے بنا رہنے دیجئے

دنیا میں ایک چیز یہی کام کی ملی
دامن پہ داغِ عشق لگا رہنے دیجئے

میری نگاہ میں کوئی اُن سے بڑا نہیں
اب کیا کریں گے اور خدا رہنے دیجئے

اس زندگی سے چھوٹ کے پھر جی نہ پائیں گے
اُن کی گلی میں ہم کو بسا رہنے دیجئے

بیمارِ عشق کے لئے بس وہ نظر بہت
بیکار ہے دوا یہ دوا رہنے دیجئے

☆

اُس کے دم سے دنیا میں ہر طرف اُجالا ہے
میں ہوں جس کے سائے میں وہ کمال والا ہے

جان و تن میں بستا ہے آدمی ہی لگتا ہے
ہے تو آدمی لیکن آدمی نرالا ہے

میرے دل کی بستی میں چاند بن کے روشن ہے
زندگی کی راتوں میں حسن کا اُجالا ہے

میری ہر خوشی اُس کے دَم قدم سے زندہ ہے
اُس نے گرتی دیواریں زیست کی سنبھالا ہے

آبرو بچاتا ہے دربدر بھٹکنے سے
اُس کرم کی برکت نے اس گدا کو پالا ہے

☆

عجب تھی بے قراری دل کی مشکل سے قرار آیا
کہ جب ہم مٹ گئے اس پیار میں تب اُس کو پیار آیا

جنوں سر ہاتھ پر رکھ کر بیاباں میں پکار آیا
یہ سر قدموں پہ رکھ دینا کہ وہ بہرِ شکار آیا

نگاہِ رحم اپنی اُس نے میرے حال پہ جب کی
پیامِ زندگی لے کر مسیحا بار بار آیا

نہ دیکھی ہو تو جنت دیکھ لو کیا چیز ہے یارو
فضا مہکی چمن میں یار میرا مشک بار آیا

جہاں میں ہوش پھر ملنے کبھی آیا نہیں اُس سے
جسے دیکھا محبت نے اُسے ایسا خمار آیا

☆

جھومت آویں نند کے لالا
گلِن مانجریا لگی جئے ہے

ایسی بانسریا کہ من موہ ڈارے یو
چھوی وہ ایسی کہ باؤری بنایو
دیکھت اُن کو سمجھ یہی آیو
کہ جیرا نکاسی کہ اُن پر واریو

چندن بدنا انجن نینا ہمرے بھاگ سوہاگ
اُن قدموں کی دھول جو پائے اُس کے دھن دھن بھاگ
موہ نگر میں جادو ڈارے چھین لے دل چت چور
جاگے اُس کے بھاگ کہ جو بھی دیکھے اُس کی اور

☆

اے میرے دلِ نادان اس در سے نہ اُٹھ جانا
بن جائے گا اک دن تو اس دنیا میں افسانہ

تو اُن کی مسیحائی کو روز صدا دینا
فریاد کے شعلوں کو کچھ اور ہوا دینا
کہنا کہ خدا میرے مرتے کو جلا دینا
اُمید کے کاندھے سے یہ سر نہ ہٹا دینا
بیکار نہ جائے گا آہوں کا یہ نذرانہ

یہ دل کی لگی تیری برباد نہ جائے گی
بجھتی نہیں یہ شمع لو اور بڑھائے گی
ملنے کی طلب اُن سے کچھ رنگ تو لائے گی
یہ آس نہ ٹوٹی تو آکاش دکھائے گی
ملتا ہے صنم اِک دن چھٹ جائے نہ میخانہ

☆

دل کی دُنیا جاگ گئی ہے سامی تمہارے نام سے
میں حاضر ہوں مجھ کو لگا لو داتا اپنے کام سے
ایک تمنّا ہے یہ میری ملوں میں اپنے رام سے
من مندر میں دیپ جلا کر بیٹھ گیا ہوں شام سے
ہم نے دیوانوں کو دیکھا جھوم رہے تھے شام سے
تم نے شاید آج کہیں پھر چھلکائی ہے جام سے
جو بھی آیا آ کے مانگا دَر سے تمہارے بھیک ملی
جس کو بھیک ملی ہے داتا گزر گئی آرام سے
میخانے میں کیسی گزری جانے دو کچھ ہوش نہیں
رِند ہمیشہ ہی دنیا میں رہتے ہیں بدنام سے

☆

ایسی کِرپا اگر نہیں ہوتی
داتا میرے گزر نہیں ہوتی
تم سے کچھ کیا کہیں سوا اس کے
بِن تمہارے بسر نہیں ہوتی
جی گئے وہ نظر ہوئی ورنہ
جی نہ پاتے اگر نہیں ہوتی
تم کو پایا تو زندگی پائی
ورنہ ایسے بسر نہیں ہوتی
ہم بھی دیکھیں گے یار وہ جلوہ
جس کے شب کی سحر نہیں ہوتی

☆

گھوموں بے قرار رستے رستے
مہکے تیرا پیار رستے رستے

صورت تیری جب سے دیکھی ایسی دل کو بھائی
ہوش نہیں اب بے ہوشی سی ہر دم رہتی چھائی
شیام سلونے یاد میں تیری دنیا ہے بسرائی
جانے کیسے دن کاٹا ہے کیسے رات بتائی
گھوموں بے قرار...

زلف بنی زنجیر تمہاری یاد نے بیڑی ڈالی
آ کر دیکھو کبھی کہ حالت کیسے عجب بنالی
کر گئی کام نظر وہ ایسا اُتر گئی سب لالی
لیے تمنّا دید کی خاطر دل ہے بنا سوالی
گھوموں بے قرار...

جیسے پھرتا کالا بادل ساون میں گھرائے
ویسے ساجن یاد تمہاری انکھیاں جل برسائے
دبی کلیجے آگ ہمیشہ روم روم سلگائے
کیا بتلائیں عشق ہمارا کیسا حال بنائے
گھوموں بے قرار...

☆

سجدۂ عشق آپ کو رسمِ وفا کو بندگی
آپ کی ذاتِ پاک سے ہم کو ملی ہے زندگی
میرے خدا مرے صنم آپ سے ہے یہ التجا
آپ کے ساتھ ہی کٹے میری تمام زندگی
فرشِ زمیں سے عرش تک جب بھی ہمیں خدا ملا
آپ سا رنگ و روپ تھا آپ سی شکل ہی ملی
اُن کے ہی دم سے سب ہوا اُن کے لیے دُعا کرو
اُن کے کرم کی بات ہے مجھ میں تو بات کچھ نہ تھی

☆

ہم صنم پرستی میں دل کہیں لُٹا آئے
جو ہوا میں جلتا ہے وہ دِیا جلا آئے
تم نے زندگی پوجی ایک صدائے بے جاں ہو
اور یہ جنوں والے داستاں بنا آئے
سوچ کر ازل سے کچھ دل چلا تمنّائی
سر جہاں جھکانا تھا سر وہیں جھکا آئے
دن کہاں کہاں گزرے یاد بس رہا اتنا
شاخ ایک دیکھی تھی آشیاں بنا آئے
ایک کی پرستش میں ساری عمر گزری ہے
ہم وہیں پہ بستے ہیں دل جہاں لگا آئے

☆

ناتھ مندر کے دُوارے تمہارے
ہم اَناتھوں کے دامن پسارے
خالی داتا نہ جائیں بے چارے
کون کس کا یہاں بن تمہارے
وہ خدا جو سمایا ہو دل میں
جب پکارے اُسی کو پکارے
یہ زمیں اُس کی پوجا کو دوڑی
تم بنے جس کے سوامی سہارے
چاند تاروں میں ہو ذکر اُس کا
آرتی اُس کی گنگا اُتارے
جو تمہارے سہارے اے داتا
زندگی اس جہاں میں گزارے

☆

کشتی ہے محبت کی دریا کا کنارا ہے
وہ جان و جگر میرے جینے کا سہارا ہے

کچھ بھی تو سوا اُس کے کیا کہیے ہمارا ہے
جو کچھ ہے نچھاور ہے سب اُس پہ اُتارا ہے

دو چار قدم چل کر دیکھو تو وہ دنیا بھی
ہمدم ہے جہاں میرا جنت کا نظارا ہے

کچھ کھیل نہیں جینا دنیا میں محبت کے
اُس کا ہو کرم جس پر اُس نے ہی گزارا ہے

کچھ چاہ جو دنیا میں پانے کی ہے اس دل کو
تو میرے صنم بس وہ دیدار تمہارا ہے

کی نظر میرے داتا نے رحمت بھری
اب نہ برباد ہوگی یہ مٹی مری
اب یہ کشتی کنارے پہنچ جائے گی

ہوا گر مرض کوئی دوا چاہیے
ہو جو بے آس تو آسرا چاہیے
آدمی کے لیے اِک خدا چاہیے
وہ جو مل جائے تو اور کیا چاہیے
کی نظر میرے...

مانگا ہم نے تو اُس سے سوا مل گیا
کی وفا تو جوابِ وفا مل گیا
عشق گہرا ہوا تو خدا مل گیا
ہم نے ڈھونڈا تو اُس کا پتہ مل گیا
کی نظر میرے...

مل گئے ہم کو زندہ ولی مل گئے
سیّدہ فاطمہ اور علی مل گئے
غوثِ اعظم کے ایسے دھنی مل گئے
خواجہ اجمیری ایسے سخی مل گئے
کی نظر میرے...

☆

بدرا جو بَن کے اَنگنا برس دیو کچھ تو بپتیا کم ہوئی جائے
نَینا جو لاگے ہو بالم تم سے ہم کا جانی جُلم ہوئی جائے
چندا نہ دیکھے چکوروا تو مری جائے لاگی نہ چھوٹے جیسی گزر جائے
ایسی لگنیا ہمرو جو بن جائے تب تو سُوارتھ جنم ہوئی جائے
ٹوٹی مڑئیاں یہ کیسے گجری ہے انکھیا کے آنسواں کیسے سکھئی ہے
بالم ہو تم سے بس اتنی ارج ہے کہ تم چاہو تو رحم ہوئی جائے
کہی دِہن ہے کہ لہریا نہ ماریو دیکھا جو چاہو تو مے خانے آیو
اندھرا کا چاہے بس دُئی آنکھیں اَب تو اِی رِندی دھرم ہوئی جائے
موری نگریا ما ہیرا بسا ہے سینے میں جیسے نگینہ جڑا ہے
ایسا نگینہ کی ہائے رام ایکے جھلکیا جُلُم ہوئی جائے

☆

مجھ پر مرے حضور نے ایسی نگاہ کی
جیسے کسی غریب پہ عالم پناہ کی
اُن کے کرم کی بھیک پہ یہ زندگی کٹی
وہ چھاؤں بن کے آگئے جب دل نے آہ کی
جس کا نصیب آپ کے قدموں سے جا ملا
کیسے بتاؤں آبرو اُس گردِ راہ کی
وہ عشق میں کشش تھی کہ پھر چھٹ نہیں سکا
اُن کے ہی دَر پہ مٹنے کی اس دل نے چاہ کی
یہ جان کیوں نہ اُس پہ نچھاور کرے کوئی
اُس یارِ باوفا میں صفت ہے نباہ کی

☆

بُت پرست ہو جانا عشق کی ضرورت ہے
میرا سر ہو قدموں پر بس یہی عبادت ہے
مجھ کو ناز ہے اس پر میرے دل کی دنیا پر
آپ راج کرتے ہیں آپ کی حکومت ہے
موجِ مئے ہے ساغر میں مے کشی صراحی میں
جو بھی ہے کرم سارا آپ کی بدولت ہے
اُن کے ہاتھ سے جس نے پی وہ گھر نہیں لوٹا
پیاس پھر نہیں بجھتی بس یہی قیامت ہے
بھولتی نہیں ہردم ساتھ ساتھ ہے رہتی
کیا بتاؤں دنیا میں ایک ایسی صورت ہے

☆

دلِ پُردرد کو کچھ اور بھائے ہو نہیں سکتا
کبھی یہ بِن تمہارے چین پائے ہو نہیں سکتا
تمہیں ہی یاد کرنا زندگی اے جانِ جاں ٹھہری
مسیحا تم کو کوئی بھول جائے ہو نہیں سکتا
غلامی میں تمہاری وہ مزہ پایا ہے اس دل نے
کہ اب بندہ جھکا کر سر اُٹھائے ہو نہیں سکتا
محبت میکدے کی خاک میں اکسیر بنتی ہے
کوئی ساغر اُٹھائے کچھ نہ پائے ہو نہیں سکتا
سنی ہی جائے گی اک روز یہ آہ و فغاں دل کی
شبِ فرقت ہمیشہ دل جلائے ہو نہیں سکتا

☆

تیری چھاؤں ہی میں قرار ہے تیرے پیار ہی سے بہار ہے
تیرا پیار ہے مری زندگی میری جان تجھ پہ نثار ہے
یہی کوچہ میرے نصیب کا مرے واسطے درِ بندگی
میں وہیں پہ سر بہ سجود ہوں جہاں میری صبحِ بہار ہے
میں ازل سے بندۂ عشق ہوں میری جان ہے یہ صنم کدہ
یہ صنم کدہ میری جان ہے مرے دل کا چین قرار ہے
ترے ذکر سے تری فکر سے کبھی خود کو دور نہ کر سکا
ترا نام جس پہ ہے گونجتا مری سانس سانس وہی تار ہے
تجھے بھول جاؤں یہ کیسے ہو مرے چاند تجھ سے ہے چاندنی
مری شب ہے جس میں بسی ہوئی تری زلف وہ ہارسنگھار ہے

☆

تو مرکزِ عشقِ خدا میرے صنم میرے صنم
تیرا پتہ میں پا گیا میرے صنم میرے صنم
کوئی بھی تجھ جیسا نہیں جیسا ہے تو ویسا نہیں
میری نظر میں باخدا میرے صنم میرے صنم
سامان کچھ تیرے سوا دنیا میں جینے کا نہیں
میں پاکے تجھ کو جی گیا میرے صنم میرے صنم
رکھنا نظر ایسی صدا ملتی رہے تیری دَیا
تجھ سے لگا ہے آسرا میرے صنم میرے صنم
واپس نہ آیا لوٹ کر پھر دیر و کعبہ کی طرف
تیری گلی میں جو گیا میرے صنم میرے صنم

☆

جان کے جہان میں یاد جب بکھر گئی
نرم نرم سی فضا خوشبوؤں سے بھر گئی
وہ ادائے دلبری کام ایسا کر گئی
اُن کی جستجو رہی یہ نظر جدھر گئی
آرزو تمام تھی اُن کو دیکھنے کے بعد
یہ پتہ نہیں چلا کون کب بِسر گئی
جو سراغ پا گیا اُن کی بارگاہ کا
اُس کی اک نگاہ سے آبرو سنور گئی
رونقیں تمام تھیں ہر طرف بھری مگر
یہ جہاں کی خاک تھی بس وہیں ٹھہر گئی

☆

تم کو جو یاد کرنے سے غافل کرے ہم کو ایسا خزانہ نہیں چاہیے
پھر جہاں تم سے ہم مِل نہ پائیں کبھی ہم کو ایسا ٹھکانہ نہیں چاہیے
ہم غلاموں کو کافی ہیں اُن کے قدم اُن کی مرضی پہ ہے بخش دیں جو کرم
شرط یہ ہے غلامی میں اِتنا مگر رکھ کے سر پھر اُٹھانا نہیں چاہیے
ناؤ لے کر چلیں پار ہو جائے گی کوئی کچھ بھی کہے آپ مانیں مری
ساتھ وہ ہے اگر تو خدا ساتھ ہے حوصلہ ڈگمگانا نہیں چاہیے
اُن کے دَر کی گدائی سے ہی آس ہے یہ کرم ہی ہمیشہ میرے ساتھ ہے
دُور کر دے جو اُن کی گلی سے ہمیں ہم کو وہ آب و دانہ نہیں چاہیے
پوچھنے مجھ سے آئے تھے دیر و حرم دور کیوں ہم سے رہنے کی کھا لی قسم
تو کہا میں نے کافی ہے میرا صنم سر کہیں اب جھکانا نہیں چاہیے

☆

دل میں ایسا وہ ساجن سمایا
جب بھی آیا وہی یاد آیا
گر کے قدموں پہ ہم نے یہ پایا
جو جیا اس طرح لہلہایا
دیکھ کر وہ مجھے مسکرایا
آج سویا مقدر جگایا
جلوۂ دل جو میکش کو بھایا
لوٹ کر میکدے سے نہ آیا
ہے محبت ہی کرنا عبادت
اس زمیں پر خدا نے بتایا

☆

آؤ ساجن آؤ ساجن آؤ اس انداز سے
مہکے چاروں جانب دنیا یہ دل جھومے ناز سے
من کا پپیہا تمہیں پکارے راتوں کی تنہائی میں
کب آؤ گے میرے ساجن اس دل کی انگنائی میں
جب سے پریم کی راکھ ملی ہے عشق بہت تڑپاتا ہے
ساون بھادوں اِن آنکھوں کا ساجن تمہیں بلاتا ہے
پھول کھلے ہیں شاخ و شجر پر ہریالی سی چھائی ہے
آؤ میرے شیام سلونے جینے کی رُت آئی ہے

☆

تم دیا دھرم کی رکھنا نظر سرکار ہمیں ٹھکرایو نا
ہم دینِ اَناتھ کی لاج ہو تم ہے ناتھ ہمیں بسرایو نا
تم حسن بنے تم عشق بنے تم رنگ بنے اس دنیا میں
جو کچھ بھی ہے سب تم ہی سے ہے سرکار ہمیں بھرمایو نا
ہم شہرِ وفا کے بھک منگے تم جانے چمن سرتاجِ جہاں
یہ ہاتھ اگر ہم پھیلائے تو جانِ وفا دھتکاریو نا
ہم کیا مانگیں ہم کیا چاہیں اب اور کوئی خواہش ہی نہیں
بس اتنی عرض ہے اس دل کی سرکار ہمیں بھلوایو نا
کیا لائے تھے اور کیا لے کر ہم جائیں گے اس دنیا سے
اِک نظرِ کرم کی آس ہے بس ہے ناتھ ہمیں ٹھکرایو نا

☆

اس دل کو پسند آیا قدموں میں پڑا رہنا
جینے کی تمنّا ہے جینے کی دُعا دینا
اس فرشِ زمیں پر وہ اُترا ہے خدا بن کر
کہہ دو یہ فرشتوں سے سجدے میں رہا کرنا
یہ جان نچھاور ہے اے میرے صنم تم پر
تم بن کے خدا میرے اس دل میں سدا رہنا
کافی ہے مرے ہمدم پہلو میں بسو میرے
سیکھا ہی نہیں دل نے کچھ اور طلب کرنا
جنت سا نگر تم نے دیکھا ہی نہیں اب تک
اے شیخ کبھی آ کر رِندوں میں بسر کرنا

☆

تیرا نام لے کے یہ زندگی بڑے مرحلوں سے گزر گئی
ملا جب نصیب سے دَر تیرا جو بلا تھی سر سے اُتر گئی

وہ تو ایک پیکرِ نور تھا کوئی خاص اُس میں ضرور تھا
کہ جہاں جہاں وہ قدم گئے یہ زمین خوشبو سے بھر گئی

وہ جو برق چمکی تھی طور پر یہی حسن تھا وہاں جلوہ گر
جسے سجدہ کرتے زمین پر میری ساری عمر گزر گئی

غمِ عشق ہی کائنات ہے یہی ایک وجہِ حیات ہے
یہی ایک رنگ ہی ساتھ ہے یہ نگاہ چاہے جدھر گئی

جسے ساقی تیری ملے عطا اُسے ناز کیوں نہ ہو باخدا
کہ یہ خاک جب درِ میکدہ پہ پہنچ گئی تو سنور گئی

☆

ترے دَیار سے گزرے تو طور تک پہنچے
ترے قدم پہ گرے ہم تو دور تک پہنچے

تمہاری زلف کی خوشبو کی بات ہی کچھ ہے
کبھی جو آئی تو ہم رنگ و نور تک پہنچے

شراب خانے میں جو بات ہے کہیں بھی نہیں
قدم جو رکھا تو کیف و سرور تک پہنچے

ہزار زخم تھے ایسے کہ بھر نہیں پائے
کہا تھا کس نے کہ یہ سر غرور تک پہنچے

مری طلب میں نہیں اور کچھ سوا اس کے
یہ خاک جب بھی اُڑے تو حضور تک پہنچے

☆

افسانۂ اُلفت میں سو رنگ بھرا جائے
اُن ہی کی محبت میں دم توڑ دیا جائے
وہ چاہیں تو یہ دَر کیا یہ سر بھی دیا جائے
کرنی ہو محبت تو کیسے نہ کیا جائے
ہر سمت گری بجلی ہر سمت الم ٹوٹے
میخانے کے باہر تو ہم سے نہ جیا جائے
تم اپنی بلندی سے پستی پہ نہ آجانا
دنیا کے لئے کوئی ماتم نہ کیا جائے
ہم اپنی غریبی کا اظہار نہیں کرتے
زندہ کوئی رکھتا ہے کیا نام لیا جائے

☆

آج ہے محفل دید کے قابل شمع بھی پروانہ بھی
دونوں دنیا نذر کرے گا آج ترا دیوانہ بھی
عقل سے یاری کر لی تو پھر کس کس کو سمجھاؤ گے
آؤ اُٹھاؤ ساغر و مینا چھلکائیں پیمانہ بھی
یاد وہی بس آیا ہم کو تم بستے ہو جس کے دل میں
تم نے جس کو یاد نہ رکھا بھول گیا دیوانہ بھی
ایک یہ سر کہ اُن قدموں سے الگ نہیں ہو پاتا ہے
اور کبھی دل بھول نہ پایا سنگِ درِ جانانہ بھی
ایک یہ دل اور اُس کی دنیا فرش سے اعلیٰ عرش سے بہتر
اس کوچے پر کر دوں نچھاور کعبہ بھی بُت خانہ بھی

☆

رکھتا ہے دھیان ہر دم لیتا ہے نام تیرا
تجھ کو بھلائے کیسے اے جاں غلام تیرا

یہ بندۂ وفا ہے ہر حال میں ترا ہے
جیتا رہا ہے اب تک لے لے کے نام تیرا

اے نورِ آسمانی اے دِلرُبا اے جانی
اس جان سے جڑا ہے سجدہ سلام تیرا

یہ سر جھکا ہوا ہے اے یار تیری خاطر
تن من فدا ہے تجھ پر دل ہے غلام تیرا

اِک شور ہے جہاں میں تو ہے نہاں عیاں میں
اے جاں کبھی بتا دے کیا ہے مقام تیرا

☆

یار کے زلفوں کی خوشبو جب صبا لے جائے گی
جانے کتنے سر سرِ مقتل بلا لے جائے گی

میں کبھی ہو پاؤں گا اُن سے جدا ممکن نہیں
ایک دن یہ خاک بھی اُن تک ہوا لے جائے گی

اُن پہ ہے سب کچھ نچھاور اپنی دنیا کچھ نہیں
تجھ سے دنیا کیا ڈریں تو ہم سے کیا لے جائے گی

تیرے ہی دَر پر کٹی یہ زندگی جیسی کٹی
وحشتِ دل اب کہاں تیرے سوا لے جائے گی

کشتیٔ دل چھوڑ دو اُس کے سہارے جس کی ہے
اُس کی رحمت ہی کنارے خود بہا لے جائے گی

☆

میرے دل میں درد بن کر وہ سما سما کے مانے
کہا لاکھ میں نے لیکن وہ رُلا رُلا کے مانے
یہ وفا پرست دل تھا میرا دِل کبھی نہ ٹوٹا
اُنہیں تھا یقین پھر بھی وہ ستا ستا کے مانے
ملے دور رہ کے پھر بھی کبھی جب قریب آئے
دل و جگر کو زندہ وہ جلا جلا کے مانے
کبھی میں نے کی جو توبہ تو بہار مسکرائی
میری کچھ چلی نہ اُن سے وہ پلا پلا کے مانے
کوئی جلوہ ہے زمین پر جسے حسنِ دوست کہیے
جسے مان لیں وہ اپنا تو بتا بتا کے مانے

☆

آدابِ محبت کے انداز بڑے ہوں گے
وہ میرے کلیجے کے شیشے میں جڑے ہوں گے
ساقی ترے قدموں پہ جو رِند پڑے ہوں گے
اس سارے زمانے میں وہ لوگ بڑے ہوں گے
ہم یادِ صنم کرکے اِک عمر گزار آئے
اب تیری طرف کعبہ کیا آکے کھڑے ہوں گے
جب تیرا کرم پاکے بیمار جیا ہوگا
اُس روز مسیحا بھی حیرت میں پڑے ہوں گے
دنیا بھی سمجھ لے گی اُس روز وفا اُن کی
یہ اہلِ وفا جس دن مقتل میں کھڑے ہوں گے

☆

گھٹاؤں نے تمہاری زلف کا پھندا نہیں دیکھا
ستاروں نے تمہارا چاند سا چہرہ نہیں دیکھا
نظر والوں نے ایسا کوئی نظارہ نہیں دیکھا
اِنہیں آنکھوں سے اس دنیا میں ہم نے کیا نہیں دیکھا
ہزاروں مہ جبیں دیکھے مگر تم سا نہیں دیکھا

نہ جانے کتنے دن لگتے ہیں اس دل کو سجانے میں
چمک مشکل سے آتی ہے محبت کے فسانے میں
تمہیں معلوم کیا ہوتا ہے اس دل کے لگانے میں
جنابِ شیخ تم نے کچھ نہیں دیکھا زمانے میں
اگر تم نے مرے محبوب کا جلوہ نہیں دیکھا

سلیقہ ایک مدت تک سکھایا ہے وفاؤں کو
عبادت جان کر سر پر اُٹھایا ہے جفاؤں کو
کلیجے میں دبا رکھا ہے ان پُرشور آہوں کو
مرے سرکار کچھ تو داد دو میری نگاہوں کو
تمہارا سنگِ در دیکھا تو پھر کعبہ نہیں دیکھا

☆

دم اپنے ہم دم کا ہم بھریں گے ہمارے جب تک کہ دم میں دم ہے
رہے سلامت یہ دم تمہارا تمہارے دم سے ہمارا دم ہے
وہ ایک ذرّہ جو ٹھوکروں میں پڑا تھا خستہ خراب ہوکر
پناہ جب سے ملی تمہاری میں کیا بتاؤں بڑا رحم ہے
تمہاری دنیا نے چاؤ کتنے دکھائے لیکن یہ دل نہ سنبھلا
نگاہ جب سے ہوئی تمہاری غریب پرور بڑا کرم ہے
وہ پاک دامن جو ہاتھ آیا تو زندگی مسکرا اُٹھی ہے
بڑھا تھا دریا یہ ناؤ کیسے لگی کنارے اُنہی کا دم ہے
تھی ایسی قسمت کہ اُن کے دَر تک پہنچ گئی زندگی ہماری
یہ سر بہ سجدہ وہاں ہے جب سے ہمارے ہاتھوں میں جامِ جم ہے

☆

دنیا سے کیا کہنا سننا اس سے مت کچھ کہا کرو
رام بھروسے رہنے والو رام بھروسے رہا کرو
من سے کہنا بھٹک نہ جائے دل سے کہنا جلا کرو
اک دن ساجن مل جائیں گے سئیاں سئیاں رَٹا کرو
دیکھت دیکھت مٹے اندھیرا رام رُوپ کی جوگ جگے
تم کو بس ہم دیکھ سکیں تم ایسی کرپا کیا کرو
ایک تجلّی ایک تماشہ ایک کی پوجا ایک سے ناطہ
دھیان دھرو گرو مورت اندر من کی مالا جپا کرو
بے مستی کے ہستی کیا ہے ساجن بنا یہ بستی کیا ہے
مست بنو تو پھر ہر لمحہ ساتھ سجن کے رہا کرو

☆

میری دیوانگی کام آہی گئی آج میں زندگی کا پتہ پا گیا
اُن نگاہوں کا مجھ پہ کرم جب ہوا دل کے گلشن میں دورِ بہار آ گیا
دیکھنے کے لئے وہ نظر چاہیے ایک جانب اُٹھے ایک جانب رہے
آسرا ایک ہی کا بڑی چیز ہے آسرا جب ملا تو مزا آ گیا
ایسی رونق کہاں دیر و کعبہ میں ہے زندگی چاہیے تو چلو مے کدے
ساقیٔ میکدہ وہ بڑی چیز ہے جس نے پایا اُسے وہ خدا پا گیا
تھی گھڑی جانے وہ کون سی اُس نے ایسی نگاہوں سے دیکھا مجھے
میں شرابی بنا میکدے میں رہا جام و ساغر مری روح کو بھا گیا
کچھ تمنّا کروں تو گنہگار ہوں اور اِس کے سوا کچھ تمنّا نہیں
میری ہستی میں ہے ایک صورت وہی میری ہستی پہ وہ اس طرح چھا گیا

☆

میری ان نگاہوں میں وہ حسیں نظارا ہے
اپنی ساری ہستی کو میں نے جس پہ وارا ہے
میں نے جب بھی پوچھا ہے کون ہے یہاں میرا
تو کہا مرے دل نے بس وہی ہمارا ہے
دل مگر نہیں ہارا آندھیاں چلیں کتنی
بجھتی وہ شمع کیسے جس کا تُو سہارا ہے
زندگی نہیں کٹتی دور رہ کے قدموں سے
کیا کہوں جدائی میں کس طرح گزارا ہے
شکریہ ادا کرتے عمر بیت جائے گی
اس طرح مری دنیا آپ نے سنواری ہے

☆

فردوسِ محبت ہے رگِ جاں میں بسی ہے
یہ جلوہ گہِ ناز جہاں دنیا جھکی ہے
اس جلوۂ محبوب کے صدقے میں ملی ہے
اس دل میں جو اِک شمع محبت کی جلی ہے

جنت جسے کہتے ہیں اے سرکار یہی ہے
جس نے یہ قدم پائے وہ تقدیر دھنی ہے
کتنے ہی صنم خانے محبت کے سجائے
اے عشق تری جے ہو عجیب دھوم مچی ہے

زاہد تجھے کیا آئے نظر کعبے کے اندر
کہتے ہیں جسے عرش وہ مرشد کی گلی ہے

☆

اس زمیں پر آپ کی خاطر جو متوالا ہوا
گلشنِ ہستی میں کھل کر وہ گل و لالہ ہوا
ناز کی باتیں سنو انداز والے کو تکو
جو قدم پر گر گیا اُس کے وہی اعلیٰ ہوا

میں کیا میری کیا حقیقت آپ پر ظاہر ہے سب
جان وتن سب آپ کی نظروں کا ہے پالا ہوا
حسن ہے وہ جلوہ گاہے دو جہاں سر تا قدم
جس نے بھی دیکھا اُسے وہ زندگی والا ہوا

میرے دم کے ساتھ اس کی یاد جلوہ گر رہی
رونقِ دنیا و دیں بس وہ کرم والا ہوا

☆

ہے کرم ایسا نگاہِ پیر میخانہ تیرا
اب نہیں جاتا کہیں اس دَر سے دیوانہ تیرا
شوخیٔ رِندی عجب ہے، ہے عجب دیوانگی
کیسا سج کر دھوم سے نکلا ہے مستانہ تیرا
ہم اُسے جنت سمجھتے ہیں جہاں بس تم ملو
گلشنِ ہستی سے اچھا دوست ویرانہ تیرا
جاں نچھاور کر کے ہی مانے گا تم پر دیکھنا
صورتِ شمع ہو تم یہ دل ہے پروانہ تیرا
خیر ہو ساقی تیری بڑھتی بنی تیری رہے
ہے گدائے میکدہ کے لب پہ شکرانہ تیرا

☆

اس وقت مجھے مت چھیڑیئے دل موجِ مے کے اثر میں ہے
اس وقت وہ مے خانہ کھولے بیٹھے ہوا میرے گھر میں ہے
یہ راگ سریلے نغموں کے پُر کیف ہوائیں ساون کی
یہ جشنِ جنوں کا موسم ہے ہر ذرۂ حسن اثر میں ہے
اے جذبِ جنوں لے چل مجھ کو اس دردِ وفا کی منزل میں
وہ یار جہاں بن کر جلوہ چھایا ہر بام و در میں ہے
یہ جان نچھاور اُس پہ رہے دل اس کی ہی یاد میں کیوں نہ جیۓ
وہ جلوۂ حسن نظر جس کا جادو ہر شام و سحر میں ہے
ہو عشق نہیں اس دنیا میں تو تاروں میں جھنکار کہاں
یہ کھنن کھنن یہ لے داری اس یار سے جان و جگر میں ہے

☆

انداز میرے صنم کا نرالا راتوں کی ٹھنڈک دن کا اُجالا
پوجا ہماری اُس کے لیے سب قدموں میں اُس کے ہمارا شوالا
دیکھو تو سورج روشن ہو جیسے اک دیوتا کا درشن ہو جیسے
درشن ہو جس کو تقدیر اُس کی مہکی ہو جیسے پھولوں کا مالا
میں کیا بتاؤں کیسے دکھاؤں اس کی عنایت کیسے گناؤں
کیسے یہ ہوگا اس کو بھلاؤں ڈوبی ہوئی ناؤ جس نے نکالا
جائے کہیں اور در در وہ بھٹکے کاہے کہیں اور سر جا کے پٹکے
ساقی تمہاری نگاہوں کے صدقے وہ بھٹکے گا کیسے جو پی لے پیالا
سرکار میرے دلدار میرے رحمت کے جیسے بادل گھنیرے
زلفِ معنبر خوشبو بکھیرے رکھئے سنبھالے جیسے سنبھلا

☆

کشتیٔ دل کنارے لگا دیجئے اِک نظر میں مقدر بدل جائے گا
اور کیا چاہیے زندگی کے لئے آپ چاہیں گے تو دل سنبھل جائے گا
میری تقدیر پر مت ہنسو دوستو بے سہارا نہ سمجھو مجھے اس طرح
میں ہوں اُن کے سہارے جنہیں دیکھ کر موت کا بھی ارادہ بدل جائے
اُن کے دَر کی گدائی ملی ہو جسے اس کی قسمت کی اونچائی کیا پوچھنا
خود مسیحائی چومے گی اُس کے قدم جب وہ دامن پکڑ کے مچل جائے گا
ناز و انداز والے خدا کی قسم ہم کھڑے ہیں لئے اپنا قلب و جگر
سر بہ سجدہ ملے گی وہیں بندگی تیر چاہے جدھر اُس کا چل جائے گا
آپ مشکل کشا آپ جانِ عطا یہ بھروسہ ہے مجھ کو اے میرے خدا
آپ آجائیں گے لے کے غم کی دوا نام جب بھی زباں سے نکل جائے گا

☆

ہے رام سُنی ہوار جیا ہمار

ایکے ارج ہے ای دینا جرت رہے
کرپا تمہاری نس دن ملت رہے
رہے اُجیار اندھیرا کٹت رہے
توہرا مندروا جگمگ کرت رہے

ہمرے انگنوا ما چندن لگائی دیو
وہی پیڑوا پہ کوئلیا بٹھائی دیو
جھوم جھوم بولے جیرا جھمائی دیو
بس ہمکا تم بوری بنائی دیو

تمہارے سہارے ہی جیون کٹے گا
بھکاری کو داتا تمہیں سے ملے گا
تمہارے ہی دَر پہ یہ کتّا پلے گا
تمہارے کرم ہی سے زندہ رہے گا

☆

شیخ جی صحنِ مسجد میں سجدہ کریں
مندروں میں پجاری صنم چوم لے
کوئی کچھ بھی کرے ہم سے کیا واسطہ
دیجئے آپ کے ہم قدم چوم لیں

اُن کے ہی ذکر سے چین پاتا ہے دِل
یاد ہی اُن کی اب زندگی بن گئی
فیصلہ ہم نے اب کر لیا ہے یہی
زندگی اپنی ساری اُنہیں سونپ دیں

عشق تھا باوفا حوصلے سے جیا
اُن کے ہی ساتھ دنیا میں جی کراُٹھا
آؤ ہم بھی ذرا ذکر اُن کا کریں
اپنا سر رکھ کے اُن کے قدم چوم لیں

اُن کے ہی دم سے ہے زندگی کا بھرم
زندگی اور کیا اُن کا ہی دم قدم
چاہ لے جس کو جیسا بنا دیں اُسے
اُن کی مرضی پہ ہے جس کو جو سونپ دیں

☆

پھر تصور نے لیا اُس بزم میں جانے کا نام
جن سے دل کے درد کو آرام ہے اُن کو سلام
تم سے تم کو مانگتا ہوں اور کوئی شئے نہیں
جس کو جنت کہہ سکوں ہے تم کو پا لینے کا نام
ویسے تو مجھ میں کچھ نہیں لیکن اے دنیا جان لے
میں پڑا ہوں جن کے دَر پر اُس کی ہے دنیا غلام
پار ہو جائے گی کشتی مجھ کو یہ معلوم ہے
تم کرم جس پہ کرو اُ س کے مقدر کو سلام
خود وہی ساقی ہے اور یہ جام و مینا خود وہی
شیخ جی تم کیا سمجھ پاؤ گے رِندوں کا مقام

☆

میں نے جس رنگ میں رنگ لیا دل وہ کبھی چھوٹ سکتا نہیں ہے
یہ محبت کا رشتہ ہے ایسا جو کبھی ٹوٹ سکتا نہیں ہے
یہ سفر جان و تن کا ہے جس میں مَیں مسافر اکیلا نہیں ہوں
ساتھ ہے وہ خدا بن کے میرا حوصلہ ٹوٹ سکتا نہیں ہے
میں نے سوچا ہے اُن سے کسی دن عرض اتنی تو کر کے رہوں گا
رنگ تم چاہو جتنے بدل لو دل مرا ٹوٹ سکتا نہیں ہے
میں نے دنیا کی نظروں سے بچ کر عشق کو اپنے دل میں بسایا
یہ خزانہ ہے ایسا کہ جس کو اب کوئی لوٹ سکتا نہیں ہے
مے کشی ہے میرا دین و مذہب میں پجاری ہوں اپنے صنم کا
مجھ سے دنیا جو چھوٹے تو چھوٹے میکدہ چھوٹ سکتا نہیں ہے

☆

بیرن میرے میری آس نبھانا
اس دنیا کے اندھیارے میں، بس تم ہم کو بھول نہ جانا

میں کیا کرتا میں کیا پاتا، تم نے دَیا کیا ہے داتا
داتا تم نے دیا کیا ہے، ورنہ میں کیا جینے پاتا

اِن سے اُن سے کچھ نہیں جوڑا، اپنا پرایا سب کچھ چھوڑا
ایک تمہیں بس ایک تمہیں سے، رشتہ جوڑا ناطہ جوڑا

توڑوں کیسے چھوڑوں کیسے، پریم پیالہ پھوڑوں کیسے
دل کو مستی ملی جہاں سے، وہ میخانہ چھوڑوں کیسے

☆

اس دل میں نہ ہو تم تو یہ رنگ بکھر جاتا
تیرا ہے کرم داتا میں خود کیا بنا پاتا

قدموں میں نہیں ملتی تو اور کہاں پاتا
اس سر کا مقدر تھا یہ اور کہاں جاتا

منجھدھار سے بچ نکلا یہ تو ہے کرم داتا
ورنہ مری کشتی کو کوئی نہ بچا پاتا

کیا جانوں خدا کیا ہے اتنا ہی سمجھتا ہوں
جو دیکھنا چاہے تو میں تم کو دکھا لاتا

اب دور کہیں جا کر ہم جی نہیں پائیں گے
قدموں سے جدا ہونا اس دل کو نہیں بھاتا

☆

دئی کے آپن ایک جھلکیا جیا ترساوے لگ لیں نا
جئیسے پانی بنا مچھریا پیا تڑپاوے لگ لیں نا
میں دُکھ درد کی ماری اُن کے چرن پکڑ کے روئی
بن کے بدرا مور کرے جئو دیا برساوے لگ لیں نا
ائیسے بھاگ کی مور پیروا موری سدھیا لین ہی
ہم سے ہنس ہنس کئیلیں بتیاں رس چھلکاوے لگ لیں نا
جات رہیو میں اپنے گھروا گھر کی راہ بھلانی
آپن جادو بھری بانسریا کانہا بجاویے لگ لیں نا
چت سے اُترت ناہیں صورتیا جیہرے دیکھوں ساجن
مہکیں جئیسے رات کی رانی من بوراوے لگ لیں نا

☆

میرے پاس آ میری زندگی یہ تمام سب تیرے نام ہے
مجھے مست کر مرے ساقیا میرے کام کا یہی کام ہے
یہی زندگی تو ہے زندگی کہ ہے اُن کے ہاتھ بکی ہوئی
یہاں جیت جانے کا ذکر کیا یہ تو ہارنے کا مقام ہے
مرا حال آج خراب ہے مجھے تھامنا ذرا میکشو
یہ نگاہِ مست ارے غضب مری عقل تجھ کو سلام ہے
نہ تو رنج وغم نہ تو ذکرِ غم نہ تو حالِ زار کا تذکرہ
کہ یہ رات جس میں ملے ہو تم مری ساری عمر کا نام ہے

☆

تمھیں دیکھ کر شیخ چھوٹا حرم سے پجاری نے اپنا صنم توڑ ڈالا
یہ جلوہ نگاہوں میں جس کے سمایا بنایا الگ اس نے اپنا شوالا
چمن زارِ اُلفت میں گل بن کے مہکے تمہارے ہی دم سے محبت کے چرچے
بہارِ چمن ہے تمہارے ہی صدقے دلوں کو ملا ہے تمہیں سے سنبھلا
یہ دل ہے سوالی تمہارے کرم کا میری جانِ جاناں رحم کی نظر ہو
یہ دنیا بھکاری ہے دَر کی تمہارے اندھیروں نے پایا تمہیں سے اُجالا
نظر بس رہے میرے ساقی تمہاری سلامت ہمیں اور کچھ چاہیے کیا
ہے کافی ہمارے لیے زندگی میں یہ شیشہ صراحی یہ مئے کا پیالہ
تمہارے ہی قدموں میں جنت ہماری ہمارا سہارا محبت تمہاری
تمہارے سوا کچھ نہیں اس جہاں میں زمانے میں ہم نے بہت دیکھ ڈالا

☆

شہنشاہِ جہاں اس دل میں پیدا کر لیا میں نے
خدا جس کو کہیں ایسا نظارہ کر لیا میں نے
وہ اِک تصویر جانانہ چمن اندر پری خانہ
بنا کر اپنا کعبہ اُس کو سجدہ کر لیا میں نے
نقابِ رُخ اُتاری بے خودی میں قید سے چھوٹے
زمیں پر اپنے جینے کا سہارا کر لیا میں نے
کہیں کعبہ نہ بُت خانہ یہ دل ہے اُن کا دیوانہ
اسی دیوانگی میں دل کو زندہ کر لِیا میں نے
وہ اِک رِند خراباتی جسے پیر مغاں کہیے
اُسی پیر مغاں سے دل کا سودا کر لیا میں نے

☆

ہزاروں ہی تھے لیکن کوئی بھی دل کو نہیں بھایا
تمہارے دَر کے ایسا اور کوئی دَر نہیں پایا

سوالی بن کے جب آئے تمہارے دَر پہ ہی آئے
کہ پھر ایسا کوئی داتا زمانے میں نہیں پایا

کفن باندھے ہوئے جو گھر سے نکلا زندگی پائی
اُسے کچھ بھی نہیں ملتا جسے مرنا نہیں آیا

سہارے پر تمہارے جس نے کشتی چھوڑ دی اپنی
ڈبونے اُس کو دریا میں کوئی طوفاں نہیں آیا

جسے ساقی نے پیمانہ دیا مستی کے عالم میں
اُسے ہستی میں مستی کے سوا پھر کچھ نہیں بھایا

☆

اُس نے رُخ سے جو پردا ہٹایا
جانے کتنوں کو مجنوں بنایا

اُس نے انداز ایسا دکھایا
دل میں اُترا نظر میں سمایا

پھر کہاں وہ گئے کون جانے
کیا پتہ ہوش آیا نہ آیا

لے کے نکلے ہیں ارمان ہم بھی
سنتے ہیں وہ سرِ طور آیا

آ کے بازار میں بک گیا وہ
جس نے کھویا ہے کچھ اُس نے پایا

☆

آؤں جو لیے جان و جگر کیسا لگے گا
کچھ عرض کروں شام و سحر کیسا لگے گا
دل میرا بنے آپ کا گھر کیسا لگے گا
جو نذر کروں اپنا یہ سر کیسا لگے گا
کہہ دو مرے سرکار مجھے اچھا لگے گا

نکلے جو دُعا، مانگے اثر کیسا لگے گا
دیکھے جو تمھیں میری نظر کیسا لگے گا
آ جائے کنارے جو لہر کیسا لگے گا
رکھ دوں ترے قدموں میں یہ سر کیسا لگے گا
کہہ دو مرے سرکار مجھے اچھا لگے گا

مجنوں جو رہے خاک بسر کیسا لگے گا
شب جس کی نہ ہو کوئی سحر کیسا لگے گا
اک شور کرے دردِ جگر کیسا لگے گا
رہ رہ کے کہے کیجیے نظر کیسا لگے گا
کہہ دو مرے سرکار مجھے اچھا لگے گا

☆

تم اگر نہیں ملتے ہم تو مر گئے ہوتے
کچھ پتا نہیں ہم کو ہم کدھر گئے ہوتے

پا گئے مسیحائی حالِ دل سنا آئے
ورنہ کون تھا ایسا کس کے گھر گئے ہوتے

ہم گدائے میخانہ اُن کا ہی کرم پاکر
جی رہے ہیں دنیا میں ورنہ مر گئے ہوتے

مستیوں میں بستا ہے میکدے میں رہتا ہے
تم اگر اُسے پاتے زخم بھر گئے ہوتے

آدمی نہ بن پائے آج تک یہ سودائی
عشق کے قدم دھرتے تو سنور گئے ہوتے

☆

روگ لگا ہے جب سے دل کو جیا بے قرار ہے
میں زندہ ہوں جس کی خاطر تیرا انتظار ہے
ایسا لگتا ہے صدیوں سے یار مرا تو یار ہے

اب اے صنم یہ جان میری تجھ بِن جی نہ پائے گی
کیسا تجھ بن جینا ساجن پھر تو جان ہی جائے گی

میں کیا چاہوں بس اس دل میں اتنی چاہ بسی ہے
تم پر ہی یہ مر مٹ جائے دل کو یہی لگی ہے

مجھ میں رہنا مجھ میں بسنا جان یہ جان تمہاری ہے
تم سے جینا تم پہ مرنا ہی تقدیر ہماری ہے

مانو مانو مورا کہنوا بالم کا سوچت ہو من ما
کھولو تنی کوڑیانا

میرے دل میں بسی ہے کیا کبھی تو وہ بھی کہنے دو
ہے بھگوان ہمارے اپنی کچھ تو سیوا کرنے دو
ٹیکا کاڑھوں مانگ سنواروں نینا انجن بھرنے دو
رات پڑے تو تم سو جاؤ مجھ کو پنکھا جھلنے دو

تم سے ہے کچھ ناطہ رشتہ تو جگ سے بھی ناطہ ہے
ورنہ یہ کس کام کی دنیا دنیا سے کیا ناطہ ہے
جانِ تمنّا حسن تمہارا حالت عجب بناتا ہے
درد بڑھے تو راحت پانے یہ دل دوڑا آتا ہے

درد بسا ہے جب سے دل میں تم کو بھول نہ پائے
ہر ہر سانس پہ شام سویرے پریتم تم یاد آئے
میری کیا اوقات کہ مجھ سے کام کوئی بن پائے
پھر بھی کچھ تو خدمت لے لو دِل کو چین آجائے

☆

دل بڑا جیالا ہے یہ غموں کا پالا ہے
اُن کے دَر پہ رہتا ہے یہ نصیب والا ہے

سر ہے جس کے قدموں میں ہر طرح نرالا ہے
آدمی کی صورت میں آسمان والا ہے

جب سے اک نظر اپنی دل پہ اُس نے ڈالا ہے
روشنی ہے سورج میں چاند میں اُجالا ہے

ہم نے دل محبت میں ساقی کو دیا جب سے
سامنے صراحی ہے ہاتھ میں پیالا ہے

زندگی بھروسے پر ہم نے کاٹ دی جس کے
اُس نے ڈوبتی کشتی بارہا نکالا ہے

☆

ہے ناتھ سنو یہ وِنتی مری اَب اور کہیں بھٹکایو نا
یہ مٹّی تمہارے ہی دَر پہ لگے اسے اور کہیں پھکوایو نا

کیوں یاد کریں کیسی گزری کب تن پہ یہ پریم کی راکھ ملی
بس جائے نہیں یہ لاج مری سرکار ہمیں بھلوایو نا

سرتاج بڑے مہاراج ہو تم مہاراجوں کے سرتاج ہو تم
ہم دین اَناتھ کی لاج ہو تم ہے ناتھ ہمیں ٹھکرایو نا

جب سے ہے ملی یہ پریم گلی دن رات ہے جان وہیں سے بندھی
اے جان یہ جان تمہیں میں رَمی کر جوڑ کہوں بسرایو نا

سُنے کون بھلا کوئی قصّہٴ غم جگا بھاگ کہ مل گئے پاک قدم
مرا دل یہ کہے مجھ سے ہم دم اب چھوڑ قدم کہیں جایو نا

☆

یہ سر یہیں جھکے گا سجدہ یہیں کرے گا
کیا شئے ہے میکدہ بھی میکش یہیں جیے گا
اُن کے قدم پہ سجدہ عاشق کی زندگی ہے
بن جائے گا مقدر قدموں پہ جب گرے گا
رنگِ حیات جن کے دم سے ہے جگمگاتا
اُن کی گلی کی جانب کعبہ میرا بنے گا
اُن کو خیال ہے تو جینا میرا سپھل ہے
یہ کارواں کسی دن منزل پہنچ ہی لے گا
گزرے تو اس جہاں میں بس رِند بن کے گزرے
دنیا ہے دیکھی بھالی دنیا سے کیا ملے گا

☆

آ ہی گئے جب میخانے میں جو ہوتا ہے ہونے دو
ڈوب کے دیکھو پیمانے میں جو ہوتا ہے ہونے دو
دِل کا عالم مستی مستی ہستی کیا ہے کیسی ہستی
بھول چکا سب میخانے میں جو ہوتا ہے ہونے دو
دستِ جنوں میں ساغر آیا مجنوں کو ویرانہ بھایا
مجنوں بولا ویرانے سے جو ہوتا ہے ہونے دو
اس کوچے کی راہ پہ جب تم نکلو گے خود کہہ دو گے
لے کے چلو سر نذرانے میں جو ہوتا ہے ہونے دو
دُنیا کیا سمجھے گی اُس کو وہ کیا جانے اس میں کیا ہے
جلوۂ دِل ہے بُت خانے میں جو ہوتا ہے ہونے دو

☆

میں ترے کرم کے صدقے تیرے دَر پہ کیا نہیں ہے
مجھے اور کوئی ایسا کہیں در ملا نہیں ہے
کبھی بھول کر نہ جاؤں کہیں اور سجدہ کرنے
وہی دَر بدر پھرے گا جو کہیں بکا نہیں ہے
وہ ہے کعبۂ محبت اُسے دل میں رکھ لیا ہے
کہیں کوئی اس جہاں میں مرے یار سا نہیں ہے
میں تلاش میں تھا جس کی وہی چھاؤں پا گیا ہوں
کہ یہ اور سب ہٹا دو میرے کام کا نہیں ہے
یہی میکدہ ہے جس میں رہے مست ہو کے میکش
کوئی دیر و کعبہ ایسا ابھی تک بنا نہیں ہے

☆

آؤ رِندو چلو میکدے کو چلیں اور اپنا کہیں بھی گزارا نہیں
ایک ساقی ہے جس کے قدم چومئے اور دنیا میں کوئی ہمارا نہیں
عرش سے فرش تک روشنی روشنی جس نے دیکھا اُسے اُس کی قسمت بنی
وہ مسیحا نفس ایسا دل کا دھنی چھوڑ دوں اس کو پا کے گوارا نہیں
کون پوچھے کسے اس کڑی دھوپ میں ہر طرف ایک ماتم بپا ہے یہاں
تم بنوگے ہمارے سہارا اگر تب تو اے ناتھ ہم بے سہارا نہیں
میرا سر اُس کا در میرا دل اس کا گھر اُس کے قدموں میں ہے زندگی سر بسر
اور جانب یہاں کیا کریں دیکھ کر ایسا دنیا میں دلبر دُلارا نہیں
دیکھ کر یاد کچھ بھی نہیں رہ گیا کیسا حسنِ چمن رنگ برگِ حنا
میری نظروں میں جیسا بسا ہے کوئی ایسا فردوس میں بھی نظارا نہیں

☆

ساقی ہے یہ مست مست ہے میخانہ
جام بھرو رِندو چلو چھلکاؤ پیمانہ
گونج اُٹھی بنسی کہیں جانبِ میخانہ
آیا ہے دیوانہ کوئی آیا ہے دیوانہ

نظرِ وفا لے کے چلا شمع پہ پروانہ
لوٹا نہیں راہ سے پھر واہ رے دیوانہ
حسن کا انداز بڑا لگتا ہے سہانہ
جس کے لیے چھوڑ دیا ہم نے خداخانہ

دل کی طلب اور نہیں اس کے سوا جاناں
تم سے بنی بات رہے قدموں میں ٹھکانہ

☆

اِک نقش ہے خیال میں اُس کو سنوار دو
تم خود کو میرے ساتھ زمین پر اُتار دو
دیکھو ذرا یہ دل کی طلب چاہتا ہے کیا
ذرّے کو ذرّہ رہنے دو لیکن سنوار دو

کیسی حیات وجہِ سکونِ حیات کیا
سب کچھ تمہارے ہاتھ ہے جیسی گزار دو
میرا خیال بھی رہے جیسے بھی رکھ سکو
تم تو خدا ہو میرا مقدر سنوار دو

جانیں تو لوگ یہ بھی کسی کا غلام ہے
اپنی زباں سے نام ہمارا پکار دو

☆

اب نہ تڑپاؤ وِیاکُل جِیا
مورے بانکے چھبیلے پیا
تم سے ملنے کو ترسوں پیا

تم ہو زندہ تو زندہ ہیں ہم
تم نہیں ہو تو ہم بھی نہیں
تم سے ہے زندگی کا بھرم
اور دنیا میں کچھ بھی نہیں
تم کو میں دیکھ کر جی گیا

بے سہارا نہ چھوڑو دھنی
زندگی بِن تمہارے نہیں
تم نہیں ہو تو کچھ بھی نہیں
رات لہرا کے ناگن بنی

لے کے پیغام جانا صبا
اُن سے کہنا کہ جانے حیا
کیسے نکلے جو دل میں بسا
تم کو کیسے کوئی بھولتا
اے پِیا بات سمجھو ذرا

☆

غمِ عشق میں جو مٹا نہ ہو مرے درد کو وہ سراہے کیا
ترے ہاتھ ہے مری آبرو کوئی اور مجھ کو نبا ہے کیا
جسے کہہ سکوں کہ ہے زندگی وہ ترے بغیر کہیں نہیں
جو نہ جی سکا تیرے واسطے بھلا پھر وہ دنیا سے پائے کیا
کوئی اُس کو کیسے بھلائے کہ وہی ایک وجہِ سکونِ دل
بڑی مشکلوں سے جلا جو ہو وہ چراغ کوئی بجھائے کیا
یہ تمام عالمِ خوب تر یہ عجیب جلوۂ بحر و بر
تری جیسی چیز نہ ہو اگر تو نگاہ میں وہ سمائے کیا
ترے ساتھ ساتھ رہا تو ہے ترے واسطے ہی جیا تو ہے
یہ غریب دل کبھی اور کچھ تجھے اپنے منھ سے بتائے کیا

☆

ہم غریبوں کے تم ہو سہارا ہم نے پکڑا ہے دامن تمہارا
دیوتا ہم نے تم کو پکارا بھول مت جانا ہم کو خدارا
تم اناتھوں کے ہو ناتھ آقا اور سمندر ہو رحم و کرم کے
بے سہارا ہو بندہ تمہارا تم یہ کیسے کروگے گوارا
موجِ دریا ہو تم ہم کنارا پاس یا دور ہو سب گوارا
یہ بھرم زندگی کا نہ ٹوٹے روٹھنا تم کبھی مت خدارا
تیز دھارا بہت ہے ندی کا کچھ سہارا نہیں زندگی کا
تم جو کر دو کرم تو یہ کشتی پا ہی لے گی کسی دن کنارا
دیوتا ہم تمہارے پجاری تم ہو آکاش دھرتی بچاری
آس تم سے لگائے ہوئے ہیں یاد رکھنا اے دِلبر دِل آرا

☆

ایسن لاگیں نند کے لالا، جئیسے چمکے چندا کے ہالہ
دیکھ جیارہی جائے، کریجوابان لاگے لا

میں تو گوئیاں رہیا کھڑی رہی، میں کا جانوں کئیسی گھڑی رہی
دیکھ جیابوران، ستم کے کھان لاگیں لا
کریجوابان لاگے لا

دیکھے میں تو منئی ہووے، پھر کیوں جانے سُدھ بدھ کھووے
جے چتوے اِک بار، غضب حیران لاگے لا
کریجوابان...

راہ چلے برجوری کرے رے، پھوڑ دے مٹکی چوندر دھرے رے
مانے نہیں گنوار، بڑا سیتان لاگے لا
کریجوابان...

بات کہوں کا من کی گوئیاں، ہمکا تو اِی لاگے سئیاں
جیسے چِت میں پران، جانے جان لاگے لا
کریجوابان...

انکھیاں موری اُن کو دیکھیں، جن کی کرپا سب پر برسے
مانا کہا ہمار، جگت بھگوان لاگے لا
کریجوابان...

☆

پتّہ کوئی بے حکم تمہارے نہیں ہلتا
دُنیا ہے یہاں زور کسی کا نہیں چلتا
جب تک نہ ملے تم سے یہاں کچھ نہیں ملتا
تم پالو تو پل جائے کوئی یوں نہیں پلتا
ارمان بنا رکھے ہیں زندوں میں کھڑے ہیں
تم نے ہی جلایا ہے تو ہم جی بھی رہے ہیں

دنیا نے دکھائی جو ڈگر کام نہ آئی
ہر سمت وہ منظر تھا کہ بس رام دُہائی
اب میں نے جگہ آپ کے قدموں میں وہ پائی
جنت ہی نہیں اس پہ نچھاور ہے خدائی
پابند اسی دَر کے ہیں دل باندھے ہوئے ہیں
اے دنیا تو کیا جانے گی ہم کس سے جڑے ہیں

اس حسنِ مجسم پہ میری جان نچھاور
ارمان نچھاور سر و سامان نچھاور
دنیا تری دنیا کے نگہبان نچھاور
اس شان کے صدقے مری ہر شان نچھاور
مجنوں سبھی لیلا کے طلبگار رہے ہیں
اس دَر پہ بھکاری کی طرح ہم بھی پڑے ہیں

☆

سُمِرن ناتھ تمہاری جے ہو جے ہو ناتھ تمہاری

سائیں تمہری چھاؤں میں جو پاپی رہی جائے
بوند بوند رَس کی برسے تو سارا تن دُھل جائے

پریم پیالہ جو پیے ساجن کو چِت لائے
دیکھت دیکھت پیو کو آپ وہی بن جائے

ساگر پریم اَتھاہ ہے جو کوؤ ڈوبن جائے
گرو چرنن پرتاپ سے رہے کنارہ پائے

اُجّول من جب ہوئے تو سنسار چکت رہی جائے
جوت امر جس میں جگے وہ دین بندھو کہلائے

منگتا توہرے دُوار کا کہاں ہاتھ پھیلائے
دینا ناتھ اَناتھ کی سُودِھا بسر نہ جائے

☆

ہے یہ اعلان ساقی کا رِند و جام و ساغر جو کوئی اُٹھائے
ہے یہ لازم کہ دل پاک کر لے بے وضو میکدے میں نہ آئے
دِل پیالہ ہے اس میں گلابی ساقئ میکدہ نے جو ڈالی
اِک نئی زندگی مسکرائی یہ کرم کوئی کیسے بھلائے
آرزو عشق کی بس یہی ہے یہ تمنّا ہی دل میں بسی ہے
ایسی ہو جائے یہ زندگی بھی آ سکے کام کچھ تو تمہارے
یہ محبت ہی سب کچھ ہے میری وہ گلی زندگی بھر نہ بھولی
جب جنازہ اُٹھانا ہمارا اُس گلی سے ہی ہوکر کے جائے

☆

رات بنسی کوئی جب بجانے لگا
مجھ کو ساجن مرا یاد آنے لگا
زخمِ دل سو گئے یاد کر کے اُنہیں
یاد کا اِک دیا جھلملانے لگا
ساقئ میکدہ جانے کیا چیز ہے
بھولتا ہی نہیں ایسا بھانے لگا
روشنی بن کے وہ آ گئے اس طرح
آج یہ گھر مرا جگمگانے لگا
عرش سے فرش تک جلوہ گر بس وہی
جب وہ آیا نظر دل ٹھکانے لگا

☆

میری خبر لینا پیا میرے پیا میرے پیا
تم نہ بھلا دینا پیا میرے پیا میرے پیا

کیسے جیے تم کو بنا پائے کوئی
تم سے لگی ہو تو کہاں جائے کوئی
پانے کی جو تم کو قسم کھائے کوئی
پھر تو بھلا چین کہاں پائے کوئی
میری خبر...

تم سے ہی یہ دل کا چمن زار بسا
سبز بسا سرخ طرح دار بسا
کیسے کہوں دل میں نہیں یار بسا
تم نے دَیا کی تو گنہگار بسا
میری خبر...

تم یہ دیا اپنی سدا رکھنا پیا
جیسے بنے بات بنا رکھنا پیا
بھول کوئی ہو تو چھما رکھنا پیا
دَر پہ پڑا جیسے رہا رکھنا پیا
میری خبر...

☆

ایسا جو کوئی یار کہیں ہو تو بتاؤں
بازار میں ملتا ہوتو بازار سے لاؤں
اُس شکل کی تصویر بنی ہو تو دکھاؤں
تم کو جو تمنّا ہو کہ میں بھی اُسے پاؤں
اس دل میں اُتر کر اُسے ڈھونڈو تو ملے گا
ایسے نہیں ملتا اُسے پوجو تو ملے گا

وہ نور ہے ہر سمت اُجالا ہے اُسی کا
سب اُس کے طلبگار ہیں چرچا ہے اُسی کا
یہ جلوہ گہِ ناز ہے جلوہ ہے اُسی کا
پردے میں وہ رہتا ہے یہ پردہ ہے اُسی کا
عاشق بنو یہ درد بساؤ تو ملے گا
ملتا ہے مگر پہلے کھو آؤ تو ملے گا

وہ چاہے تو بگڑی ہوئی تقدیر بنا دے
منجدھار میں ہو ناؤ تو ساحل سے لگا دے
زندہ کرے ہر شئے کو اُجاڑے تو بسا دے
سو جائے بہاروں کا مقدر تو جگا دے
یہ رحم و کرم اُس سے نباہو تو ملے گا
بس ایک وہی ہے اُسے چاہو تو ملے گا

☆

نظروں میں سما جاؤ اس دل میں رہا کرنا
پھولوں کی طرح دل کے گلشن میں کھلا کرنا

اس دل کو بسا رکھنا تم اپنی محبت سے
تم میرے خیالوں میں ہر وقت رہا کرنا

ہر ایک قدم دل کا اُٹھتا ہے اُسی جانب
اس عشق نے سیکھا ہے ہستی کو فنا کرنا

چھائے ہو خدا بن کر دنیائے محبت پر
تم دل پہ نظر اپنی بس یونہی کیا کرنا

جز رِندی و مدہوشی کچھ اور نہیں آیا
بس جام اُٹھا لینا ہر وقت پیا کرنا

☆

دنیا میں کچھ نہیں ہے کہا مان جایئے
پردے پڑے ہوئے ہیں خدا تک اُٹھایئے

دل کے نگر میں حسن جہاں سوز کی ہے دھوم
بازار سی لگی ہے خریدار چاہیے

اپنا عدم وجود کہاں اُن کے سامنے
اُن کے سوائے کچھ نہیں سب بھول جایئے

ہم تو اسی سوال میں گم ہو کے رہ گئے
پوچھا تھا اُس نے میرا ٹھکانہ بتایئے

دے کر کبھی کہا نہیں کہ ہم نے کیا دیا
ایسے گدا نواز کے قربان جایئے

☆

کئی دیو آپن نجریا مراری روز آسا لگوٗلے رہیلا
کب ہوں ہمرے اگنوا میں آوا ہم دوارا سجوٗلے رہیلا
بات ایسے گنہگار کی ہے جس کی نظریں تمہیں پر لگی ہیں
داس کے لاج سوامی بچایا روز ارجی لگوٗلے رہیلا
وہ قدم کیوں نہ پکڑے تمہارے جس کی کشتی بھنور میں پھنسی ہو
دے کے تمہری دُہائی گسئیاں بگڑی آپن بنوٗلے رہیلا
سُکھ چرن توہرا ماتھے لگاؤں بھاگ کاہے نہ آپن جگاؤں
توہرے دَر پہ کھڑا ہو کے داتا خیر آپن منوٗلے رہیلا
دل میں ہے روز دیدار پاؤں ہر گھڑی تم پہ نظریں جماؤں
پاس آکر نہ پھر دور جاؤں ای تمنّا بسوٗلے رہیلا

☆

یہ نوازش ہے اُن کی جو ہم پر بھول جانے کے قابل نہیں ہے
ورنہ بندے کی اوقات ہی کیا کچھ بھی پانے کے قابل نہیں ہے
اُس کی خاطر جو دل میں بسا ہے آس جینے کی مَن میں بندھی ہے
ورنہ داتا یہ دنیا تمہاری دل لگانے کے قابل نہیں ہے
میں گدائے درِ میکدہ ہوں یہ غلامی میری آبرو ہے
وہ جو نسبت ہے اُس دَر سے مجھ کو بھول جانے کے قابل نہیں ہے
مے کشی ہے نہ کھنکیں گے ساغر ذکر اپنے صنم کا نہ ہوگا
شیخ جی کا حرم ہے یہ رِندو آنے جانے کے قابل نہیں ہے
وہ شفق آسماں پر جو پھولے اُس کا رنگِ حنائی نہ بھولے
حالِ دل داغدار وفا کا کچھ بتانے کے قابل نہیں ہے

☆

دم سلامت تمہارا مری زندگی ایک نظرِ کرم کے سہارے پہ ہے
اور کچھ بھی نہیں میں کہاں میرا کیا کھیل سارا تمہارے اشارے پہ ہے

ہر قدم دلکشی مستیٔ دلبری جس طرف بھی گئے میکدے کھل گئے
میکدے کھل گئے رِند زندہ ہوئے زندگی تو اُنہیں کے اشارے پہ ہے

ایک سجدہ اُنہیں بندگی ہے میری اُن کے اوپر نچھاور مری ہر خوشی
جلوۂ یار کی واہ رے روشنی یہ سماں سارا اُن کے نظارے پہ ہے

اس کو ایسا بنا دو کہ جائے جہاں لوگ جانیں تمہارے ہے دَر کا گدا
چھو سکے خاک بھی آسماں کو کبھی یاد رکھنا تمہارے اشارے پہ ہے

☆

ایک تصویرِ دل ہم بنا کر اُس میں رنگِ وفا جب بھریں گے
دم سلامت رہے عاشقی کا ساری دنیا کو حیراں کریں گے
ہم کو کچھ بھی نہیں فکر اس کی دیر و کعبہ ہمیں کیا کہیں گے
نام لے کر جئیں گے تمہارا نام لے کر تمہارا مریں گے
تم سہارا ہمارا بنو گے ہم تمہارے سہارے جئیں گے
اور اس کے سوا چاہیے کیا اور کچھ چاہ کر کیا کریں گے
یہ وہی عشق ہے جس کی خاطر ہم نے سوچا ہے جب تک جئیں گے
اُن کو دل میں بسائیں گے اپنے اُن کی دنیا ہی میں اب رہیں گے
کون جاتا ہے اب میکدے سے میکدے ہی میں اب تو رہیں گے
رکھ کے جام و صراحی بغل میں جانبِ یار دیکھا کریں گے

☆

جنت مری رگ رگ میں بسانے کے لئے ہو
ہم دم ہو قدم ساتھ ملانے کے لئے ہو
ایک تیر ہو ایسا جو نشانے کے لئے ہو
محفل میں شمع دل کی جلانے کے لئے ہو
مرتی ہوئی روحوں کو جِلانے کے لئے ہو
انداز مسیحا کے دکھانے کے لئے ہو

جس پر ہو کرم پھول وہ مرجھا نہیں سکتا
یہ ہاتھ ہو جس سر پہ وہ خم کھا نہیں سکتا
مایوس کبھی ہو کے کوئی جا نہیں سکتا
قدموں سے لپٹ جائے تو کیا پا نہیں سکتا
اُجڑے جو کوئی دل تو بسانے کے لئے ہو
تم شانِ کرم خاص دکھانے کے لئے ہو

مر جائے وہ دم توڑ کے تم جس سے خفا ہو
انداز یہ ایسا ہے کہ لگتا ہے خدا ہو
سب جس کے طلبگار ہیں تم ایسی دوا ہو
آتے ہو بڑے کام تمہیں جب بھی صدا دو
بگڑی ہوئی تقدیر بنانے کے لئے ہو
روٹھا جو خدا ہو تو منانے کے لئے ہو

☆

مورا مَنوا ستاوے لا جے ہی دم توہری اوریاں نہارل کرئی لا
جئیسے پی پی کرے لا پپیہا وئیسے توہنکا پکارل کرئی لا
کون دیسوا کے باٹیا ہو ساجن کے بناول ہو ایسی صُرتیا
تُو تو ایسے ہو مورے موہنیا ہو کے حیراں نہارل کرئی لا
جئیسی بھی ہے تمہارے حوالے زندگی مطمئن ہوگئی ہے
لاگی جب سے پرتیا نگوڑی جئیسے گزرے گجارل کرئی لا
ہم سے در کی غلامی نہ چھوٹے اپنے پرجا سے راجہ نہ روٹھے
سر بہ سجدہ ہو توہرے دُوارے خیر آپن مناول کرئی لا
یہ تمنّا ہے آوَ مُراری بس یہی چاہ دل میں بسی ہے
توہری کرپا کے خیرات پائی روز رہیا نہارل کرئی لا

☆

مورے بھاگ جگے ہے مورے سجن یہ ساری بہار تمہئ سے ہے
یہ راگ سُہاگ یہ ہریالی سارا سنسار تمہئ سے ہے
یہ گُل بوٹے یہ اُن کی پھبن یہ بادِ صبا یہ کھلتے چمن
ہر غنچہ و گل ہر برگ و سمن پر آئی بہار تمہئ سے ہے
اَنمول رَتن ہے شیام برن ہوں سر پہ دھرے یہ تمہارے چرن
ہے پاس مرے یہی ایک ہی دھن مرا ہار سنگھار تمہئ سے ہے
یہی ایک ہی دراسی در پہ نظر میرے دھیان میں ہے یہی شام وسحر
مرے پاس نہیں کوئی زور اثر مری ساری گوہار تمہئ سے ہے
میرے پاس نہیں کوئی اور جتن مری آس یہی مرے دل کی لگن
اب جیسا بھی چاہو بناوَ سجن مری جیت اور ہار تمہئ سے ہے

☆

دنیا ہو محبت کی رگ رگ میں سمائے ہو
اے جانِ وفا تم تو دیوانہ بنائے ہو
اس حسن مجسم کے تم جلوۂ نوری ہو
تم نور سراپا ہو کونین پہ چھائے ہو
تم پیکرِ مستی ہو تم مستیٔ صہبا ہو
تم پیکرِ آدم میں کچھ سوچ کے آئے ہو
میں اور کسے دیکھوں جب اور نہیں کوئی
ہر ذرّۂ عالم میں تم خود ہی سمائے ہو
زنجیر لیے دوڑا دیوانہ سوئے مقتل
تم آج سرِ مقتل شاید چلے آئے ہو

☆

وہ خدا ہے اس کا ہے کیا پتہ نہ تجھے پتہ نہ مجھے پتا
میرا یار جب مجھے مل گیا تو پتہ چلا یہی ہے خدا
عجیب ہے درِ یار بھی کہ مثال اس کی کہیں نہیں
وہ جو سر کہیں پہ جھکا نہیں اِسی دَر پہ آ کے جھکا ملا
تری یاد میں ہو جیا اُسے تیرے عشق میں جو مٹا اُسے
نہیں بُت کدے سے غرض کوئی نہ حرم سے ہے کوئی واسطہ
ہے سکونِ دل ترے نام سے تیرا ذکر ہے مری زندگی
تیرا نام لے کے گزر گئی تیرے نام کا یہ اثر رہا
تو بڑا ہے اتنا کہ اے صنم ترے اتنا کوئی بڑا نہیں
یہ نصیب میرا نصیب کی ترے دَر کا مجھ کو پتہ ملا

☆

جانِ حیا جب آپ نگاہوں میں آگئے
جو کچھ نصیب سے ہمیں پانا تھا پا گئے

رگ رگ میں دوڑتی پھری مستی حیات کی
آبِ حیات لے کے مسیحا جب آگئے

وہ رنگ تھا کہ جو بھی چمن کی طرف گیا
جان و جگر میں جلوے ہی جلوے سما گئے

جانے کہاں کہاں پھری وحشت تمام عمر
دیوانے کیسی کیسی کہانی بنا گئے

محتاج پر کرم کی نظر کون ڈالتا
تقدیر تھی جو آپ کے قدموں میں آگئے

☆

یہ سر جھکا دیا ہے میں نے صنم کے آگے
میرا وجود کیا ہے میرے صنم کے آگے

دنیا ارے یہ دنیا مجھ کو نہ جینے دیتی
لیکن چلی نہ اُس کی اُن کے کرم کے آگے

کیا کیا بھری ہوئی تھی اس دل میں آرزوئیں
اب یاد ہی نہیں ہے کچھ بھی صنم کے آگے

جس نے شرابِ مستی روزِ ازل میں پی ہو
وہ مست ناچتا ہے دیر و حرم کے آگے

اس چشمِ نم پہ کیا کیا گزری ہے اس جہاں میں
سب بھول سا گیا ہے اُس کے کرم کے آگے

☆

میخانے کے باہر کہیں یہ دل سکوں پاتا نہیں
اُس کے سوا اے زندگی اب یاد کچھ آتا نہیں

اے دل یہ ہے اُن کی گلی اُن کی گلی اُن کی گلی
جو اس گلی میں آگیا وہ پھر کہیں جاتا نہیں

موجود ہے وہ سامنے لیکن نظر آتا نہیں
خود کو نہ جب تک بیچ دے اس کو کوئی پاتا نہیں

وہ کیا بکے جو بک چکا کیا روز بکتا ہے کوئی
میں تو ہوں بندہ آپ کا مجھ کو کوئی بھاتا نہیں

قدموں میں اُن کے سر رہے جینا ہو تو ایسے جیئے
پا جائے جو اُن کا کرم وہ پھول مرجھاتا نہیں

☆

میں کیا میری خاک بھی اِک دن اُس کوچے میں جائے گی
مجھ کو کیا روکے گی دنیا مجھ کو کیا سمجھائے گی

جب دیکھی میں نے وہ چتون دل کے اندر بات اُٹھی
اب یہ مجھے دیوانہ کر کے گلی گلی پھروائے گی

میری جان کی قیمت کیا گر اُس کی خاطر جائے گی
تو مٹّی برباد نہ ہوگی کچھ تو کام آ جائے گی

ایک تجلّی ایک نظارہ ایک تصور ایک سہارا
دلبر میرا ساتھ ہے میرے دنیا کیا بھلوائے گی

ایک تمنّا میری ایسی جس پہ نچھاور ساری دنیا
اب دنیا کیا نظر میں میری کوئی قیمت پائے گی

☆

کیسے بچاؤں اُن سے خود کو بچنے کے حالات نہیں
اُن کو بھول کے زندہ رہنا میرے بس کی بات نہیں

میرا سر اور اُن کی چوکھٹ اتنا ہی ہو پایا ہے
نذرِ جنوں کر پاؤں کچھ بھی ایسی تو اوقات نہیں

گلے جو پڑ جائے گی دنیا خاک بہت چھنوائے گی
جان ہی دے دوں اُس کے دَر پر اس سے بہتر بات نہیں

آپ کبھی آ کر تو دیکھیں جانِ بہاراں رنگِ جنوں
سودائی جاں پیش کریں گے اور کوئی سوغات نہیں

ناپ سکو گے کیا گہرائی جانے دو ان اہلِ وفا کی
کتنے ساون بھادوں بیتے دن دو دن کی بات نہیں

☆

دیکھوں اپنے یار کی جانب ہر دم اُس کی خیر مناؤں
میں زندہ ہوں جس کی خاطر چین کہاں اُس کے بِن پاؤں

میرا تن من وہیں بسا ہے جہاں بسے من موہن میرے
اُس کی خاطر جینا مرنا اُسے چھوڑ کر کہیں نہ جاؤں

میرے دل کی ٹھنڈک میرا بادہ جام صراحی والا
ساری دنیا ڈھونڈھ کے دیکھا اُس کے ایسا کہاں سے لاؤں

داتا میرے اس منگتا کی دیکھو لاج نہ جانے پائے
تم نے بھیک نہ دی اے داتا تو پھر ہاتھ کہاں پھیلاؤں

میرے مانجھی اس دریا میں ناؤ پرانی سمجھ کے کھینا
پار لگانا مانجھی میرے بیچ بھنور میں ڈوب نہ جاؤں

☆

ہر جانب ہے اُس کا چرچہ ہر جانب رُسوائی ہے
میرے جنوں نے ماشاء اللہ کیسی دھوم مچائی ہے

میری کیا اوقات تھی ایسی قسمت میری لائی ہے
میری محبت اس کوچے میں سجدہ کرنے آئی ہے

تم پہ یہ جی جان نچھاور تم خوش رہنا جیتے رہنا
جانِ تمنّا ان قدموں میں ہم نے راحت پائی ہے

دور ہوئے جو تم سے تو پھر اس دنیا میں جینا کیسا
سوچ بھی لی یہ بات کبھی تو آنکھ مری بھر آئی ہے

اُن کی صورت اُن کا جلوہ اُن کی باتیں اُن کی یاد
دل نے میرے اس دنیا میں دُنیا الگ بسائی ہے

☆

بھا گیا دل کو صنم جلوہ گری اچھی لگی
بُت پرستی ہم نے کی یہ بندگی اچھی لگی

درد جب حد سے بڑھا یہ سر وہیں جا کر رُکا
ساری دنیا دیکھ لی بس وہ گلی اچھی لگی

اُس نے پوچھا اس جہاں میں کیا تجھے بھایا بہت
کی یہ میں نے عرض مجھ کو دلبری اچھی لگی

جام و ساغر اس طرح تقدیر سے لپٹے کہ پھر
ہم سے میخانہ نہ چھوٹا میکشی اچھی لگی

جلوۂ صدرنگ ہے وہ جان و تن ساقی میرا
اُس کے قدموں میں جو گزری زندگی اچھی لگی

☆

کچھ بھی نہیں ہے یاد اب صورتِ یار دیکھ کر
بھول گئی بہار سب اُن کی بہار دیکھ کر
پھرتی رہی ہے دَر بہ دَر خستہ خراب زندگی
اب تو کہیں نہ جائے گی اُن کا دیار دیکھ کر
میرے نصیب میں اسی کوئے صنم کی خاک تھی
کرتا بھی کیا چمن چمن رنگِ بہار دیکھ کر
تم نے ابھی نمازِ عشق دیکھی نہیں ہے زاہدو
سجدے سے پھر اُٹھا نہ سر جلوۂ یار دیکھ کر
اُن کی مثال کیا کہیں اُن کی مثال کچھ نہیں
کرتا ہے دِل خدا خدا صورتِ یار دیکھ کر

☆

یہ دل ہے تمنّائی اس دل کو دُعا دینا
پھولوں کی طرح رکھنا کانٹوں سے بچا لینا
یہ لَو ہی محبت کی کام آئی اندھیرے میں
یہ شمع جلی رکھنا اِس کو نہ بجھا دینا
بیمارِ وفا آنسو بیکار نہ جائیں گے
اِک روز وہ سوچیں گے دامن سے ہوا دینا
لگتے تو ہو انساں ہی کیا شئے ہو خدا جانے
آتا ہے تمہیں شاید مردے کو جِلا دینا
اس میں ہی وہ رہتا ہے دھرتی پہ ہی بستا ہے
اس پائے صنم پر ہی تم سجدے ادا کرنا

☆

میرے تصور کی دنیا ہے دل کے اندر رہتا ہے
ذرّہ ذرّہ رُوح کا میری اس کی جانب تکتا ہے

مستِ شراب ہوا ہے دل پیمانۂ ہوش چھلکتا ہے
حسن کا بادل ہر سو چھایا کیسا رنگ برستا ہے

سنگِ درِ جاناں پہ سر ہے دل کے اندر اُس کا گھر ہے
گھر کے اندر دلبر میرا کتنے چاؤ سے رہتا ہے

حالِ جنوں ایسا کہ جیسے سب کچھ ہو اور کچھ بھی نہیں
اُس کے ہاتھ کی بات ہے یہ تو جیسا چاہے کرتا ہے

میخانے میں پیمانہ ہے پیمانے میں صورت اُس کی
اُس کی صورت دیکھ کے عاشق دیوانہ سا پھرتا ہے

☆

نہیں معلوم کیوں آخر دمِ دیدار می رقصم
مگر اِس بات پہ نازاں ہوں پیشِ یار می رقصم

بھلی رِندی مری جس پر نچھاور سینکڑوں زاہد
یہ کیسا بے ہچک باجبہ و دستار می رقصم

بہا کر خوں تماشے کے لئے قاتل میرا خوش ہے
میں وہ بسمل کے زیرِ خنجر خونخوار می رقصم

کبھی آؤ تو دیکھو بھیڑ جانبازوں کی ہے جس میں
لیے سامانِ رُسوائی سرِ بازار می رقصم

میں ہوں عثمان ہارونی کہ یارِ شیخ منصورم
برا کہتی ہے دنیا اور من بردار می رقصم

☆

میکدہ ساتھ ہے میکشی کے لئے رنگِ دل چھوٹ جائے گوارا نہیں
یہ سہارا ہے ایسا کہ دُنیا میں پھر چاہیے اور کوئی سہارا نہیں
راحتِ زندگی آپ کے ساتھ ہے اور دنیا میں کوئی سہارا نہیں
مجھ کو دامن میں اپنے چھپا لیجئے اور اس کے سوا کوئی چارا نہیں
میں تو کچھ بھی نہ تھا آس اُن کی ہی تھی وہ نبھاتے رہے یہ تھا اُن کا کرم
تو نے دیکھا بھنور میں بھی پھنس کر کبھی میں نے دنیا تجھے تو پکارا نہیں
اُن کا دامن ملا زندگی مل گئی غم کا سایہ ہٹا ہر خوشی مل گئی
کشتیٔ دل ہماری کنارے لگی کون کہتا ہے کوئی کنارا نہیں
شیخ جی آپ اپنا زمیں آسماں ساتھ اپنے ہی رکھیں خدا کی قسم
کیوں بھلا رِند جائیں گے دیر و حرم کیا کہیں اور اُن کا گزارا نہیں

☆

ساقی ترے کرم کی صبو ڈولتے رہے
یہ رِند تیرے نام کی جَے بولتے رہے
میخانے میں جو آئے تو دنیا بدل گئی
آ آ کے حال دیر و حرم پوچھتے رہے
ساقی ترے نثار کہ جینا سکھا دیا
صدمے ہزار آئے مگر بھولتے رہے
دیوانے جس طرف بھی گئے دھوم مچ گئی
شاخِ شجر پہ برگ وسمن جھومتے رہے
ایسی نظر سے ساقی نے دیکھا شراب کو
پیمانے قمریوں کی طرح بولتے رہے

☆

ناؤ پڑی منجدھار جگت میں مانجھی ہاتھ بڑھانا
لہریں ہیں طوفانی کتنی دیکھو بھول نہ جانا

کہاں سے آئے کہاں کو جائے اور چھور نہیں جانا
ڈوب گئے کتنے ہی اس میں اپنا کون ٹھکانا

دِل میں آس بندھی ہے جن کے اُن کی آس نبھانا
تم ہی جانو درد پرایا اور نہ کوئی جانا

ہم جس کے ہیں اُن قدموں پر یہ سر ہے نذرانہ
بانکے چھیلا چھیل بہاری دیکھے بھول نہ جانا

☆

ست گرو میرے دیر نہ کرنا
ہے گرو مرے دیر نہ کرنا

کرم دھرم کچھ ناہیں مورے، میری بانہہ پکڑنا
دُوار کھڑا ہے منگتا تو ہرے، اس کی جھولی بھرنا

سرجن ہاری ناتھ ہمارے، لاج ہماری ہاتھ تمہارے
دَیا دھرم کی آس میں سائیں، تمہیں چھوڑ پھر کسے پکارے

میرا تو بس کام یہی ہے، سائیں سائیں کرنا
تمہری چھاؤ گھنی ہے ساجن، اور کہیں کیا رہنا
ستگرو میرے...

☆

شمع اِک جلی دیکھی چاند اِک کھلا پایا
اب جنوں سے کیا پوچھیں تو نے اور کیا پایا

اُن کے ہاتھ اپنے کو ہم نے توبکا پایا
تھا یہی مقدر میں اپنے جو لکھا پایا

گردنیں جھکی دیکھیں میکدے میں رِندوں کی
غرقِ مے ہوئے جتنے اُن کو باوفا پایا

میکدے کے دامن میں کس بلا کی مستی تھی
کس کو ہوش تھا کتنا کون کیا بتا پایا

اور کیا ملے گا اب اور چاہیے بھی کیا
سونپ کر اُنہیں خود کو ہم نے تو خدا پایا

☆

تمہارے دَر کے علاوہ کہیں نہیں جاتے
تمہارے دَر کے گدا تم سے کیا نہیں پاتے

تمہارے قدموں سے لپٹے تو جی گئے ورنہ
کرم تمہارا نہ ہوتا تو جی نہیں پاتے

یہ لاج رہ گئی ہم پہ کرم ہوا کتنا
تمہاری چھاؤں نہ ملتی تو ہم بکھر جاتے

تمہاری زلف کے سائے میں یاد ہی نہ رہے
وگرنہ زخم تھے ایسے کہ بھر نہیں پاتے

مزہ صراحی و پیمانے دے گئے اتنا
کہ دِل کو اور کوئی رنگ اب نہیں بھاتے

☆

یہ کون آیا دل کی دنیا مہکی جس کے نام سے
سندر مورت نوری صورت ملتا جلتا رام سے
ایسی حالت مست بنا دی جس نے اُس کی بات کرو
میخانے میں پینے والا جھوم رہا ہے شام سے
ہم نے جب بھی ہاتھ بڑھایا رحم و کرم کی بھیک ملی
دل زندہ ہے اس دنیا میں یاروں اُس کے نام سے
تم گلدستہ حسن سراپا عالم عالم مہکے ہو
تم کو پا کر چین ملا ہے کٹے گی اب آرام سے

☆

ساقی تجھ کو سونپ دیا ہے اب تو جانے کیا ہوگا
ہم کیا سوچے کیا ہونا ہے جو ہوگا اچھا ہوگا
دے کے پیالہ میخانے میں اُس نے کہا پینا ہوگا
جس دن پی تھی اُس دن سے ہی جی لینا آیا ہوگا
رنگ چڑھا ہے ایسا کہ پھر جیتے جی کیا اُترے گا
اُس سے چھوٹ کے جینا بھی کیا پھر جینے سے کیا ہوگا
یاد بسی ہو جس کے دل میں تڑپ نہیں جینے دیتی
پروانے کو شمع پہ آتے تم نے بھی دیکھا ہوگا
میخانے کی اس مٹّی میں جانے کیا تاثیر بسی ہے
رِند نے اس کی فکر نہیں کی کس نے کیا سوچا ہوگا

☆

ساقیٔ میکدہ ہے سلامت جام و ساغر بھرے ہی ملیں گے
پینے والے مقدر بنائیں وہ کرم خاص اپنا کریں گے
ہم تو ہیں بس اُنہی کے بھروسے اُن کے دم سے گزارا کریں گے
دونوں عالم میں ہے دھوم جن کی نام لے کر اُنہیں کا جئیں گے
دیر و کعبہ میں جا کر کریں کیا صرف نقشِ خیالی ملیں گے
ہم کو مطلب ہے اپنے صنم سے اُن کے قدموں پہ سجدہ کریں گے
پارسائی کہاں میکدے میں رِند کیا پارسائی کریں گے
جام و ساغر ہو جب سامنے تو لڑکھڑائیں گے گر گر پڑیں گے
آپ ایمان اپنا سنبھالیں جتنا جی چاہے کعبہ بنا لیں
ہم کو اس سے غرض کیا ہے ہم تو اُن کا دامن پکڑ کر جئیں گے

☆

صنم پرستی میں اُن کو سجدہ نہیں کروگے تو کیا کروگے
وفا کے بندے جو عشق میں تم نہیں بنوگے تو کیا کروگے
یہ بت کدہ ہے یہاں کا مذہب پرستش بُت سوائے کیا ہے
اُسی کے ہوکر اُسی کے بن کر نہیں رہوگے تو کیا کروگے
عجیب ہیں دلبری کی باتیں یہ جان و دل سب اُنہی کے صدقے
یہی تو ہے کام عاشقی میں نہیں کروگے تو کیا کروگے
وہی تجلّی ہے ایک جس سے تمام زندہ ہیں آرزوئیں
جو اُس کے قدموں کی خاک منہ پر نہیں ملوگے تو کیا کروگے
ہمیں تو مطلب شراب سے ہے جو مست کردے خراب کردے
یہ جانا ہم نے کہ رِند بن کر نہیں پیوگے تو کیا کروگے

☆

ہے عجب بیکلی دل سنبھلتا نہیں
اُن کو دیکھے بنا یہ بہلتا نہیں
یہ تماشا بھی ہے یہ تماشا نہیں
بے تماشا بنے یار ملتا نہیں
تم ہو فانوس بن کر بچائے ہوئے
یہ دِیا یوں ہواؤں میں جلتا نہیں
اُن کے قدموں میں ہم اس لیے گر گئے
بے سہارا ملے کوئی پلتا نہیں
جانے کیا بھر دیا ایک پیمانے میں
ذکر دیر و حرم رِند کرتا نہیں

☆

کیسے نہ دیکھوں یار کی جانب کیوں کر نہ اُس کی خیر مناؤں
یار میرا وہ یار کہ جس پر دونوں دنیا ہو تو لٹاؤں
گھر میرا ہو اُن کی گلی میں اُن کی گلی میں آؤں جاؤں
یا رب میرے سُن لو میری اب دنیا میں کہیں نہ جاؤں
کیسا ہے وہ نور سراپا ہوش نہیں کیسے بتلاؤں
میں تو بس جی جان سے صدقے اُن کی جان پہ واری جاؤں
گلشنِ دل میں تازہ تازہ پھول کھلاؤں ہار بناؤں
ہوں جب تک دنیا میں زندہ میں اپنے ساجن کو پہناؤں
صورت اُس کی کعبہ میرا کُل دنیا میں جلوہ اُ س کا
اُس کی کرپا ہو تو کبھی میں نور بنوں نوری کہلاؤں

☆

لو چمکا وہ روشن چہرہ میخانے میں شام ہوئی
دل پھر دوڑا جام اُٹھانے مستی پھر بدنام ہوئی

شیشہ و ساغر جام و صراحی بادہ و نابِ پیمانہ
میخانہ میں کتنی دُنیا دیوانوں کے نام ہوئی

ایک وہ تم کہ تم سے زندہ صبح تجلّی شامِ عہد
ایک یہ ہم کہ ہم سے تو بس صبح ہوئی یا شام ہوئی

جنت میری دل کے اندر میری دنیا میرا دلبر
ایسی دنیا کہ یہ ساری دنیا جس کے نام ہوئی

پا کر کھو دوں ایسی تجلّی جاؤ بھی تم کیا جانو گے
اُس کی خاطر میری تمنّا کہاں کہاں بدنام ہوئی

☆

کوئے صنم میں عمر گزاری اُن کو اپنا رام کیا
ہم نے اس کی فکر نہیں کی کس نے کیوں بدنام کیا

اُن کو دیکھ کے ہوش نہیں پھر جیب و گریباں کا آیا
صحرا صحرا دیوانوں نے خاک اُڑائی نام کیا

کتنی بلائیں اُتریں سر سے یاد نہیں کیا بیت گئی
میخانے میں ساغر کھنکے چین ملا آرام ملا

اُس کی گلی میں عمر بتانا کھیل جو سمجھا ہو سمجھے
مدت تک دی اُس کی دُہائی تب اُس نے انعام کیا

پروانوں نے جلنا سیکھا بھول کے سارا تن اور من
جلوۂ دل جس نے بھی دیکھا سب کچھ اُس کے نام کیا

☆

دل کے نگر میں کچھ نہیں بس آپ کی تصویر ہے
یہ عشق سب کچھ پا گیا اُس کی یہی جاگیر ہے
اس زلف کے سائے تلے جیسی کٹی اچھی کٹی
روزِ ازل سے پاؤں میں میرے یہی زنجیر ہے
دنیا جسے بھرمائے گی اُس کی قضا آجائے گی
چاہے جتن جتنے کرو اس کی یہی تاثیر ہے
اس خاک کو سرمہ کرو کوچے سے اُس کے لے چلو
یہ سجدہ گاہِ عاشقاں مٹّی نہیں اکسیر ہے
میں کیا کروں کیسے جیوں بے جام و مَے بنتی نہیں
پابندِ میخانہ ہوں میں یہ تو مری تقدیر ہے

☆

دل کو سکون روح کو اک تازگی ملی
اُن سے نظر ملی تو نئی زندگی ملی
دنیا کے شور میں تھی بہت بیکلی مگر
میخانے میں جو آئے تو آسودگی ملی
پھرتا زمانے بھر میں نہ جانے کہاں کہاں
یہ تو مرا نصیب کہ اُن کی گلی ملی
سجدے میں سر جھکایا تو پھر اُٹھ نہیں سکا
کوئے صنم کی خاک میں وہ دلکشی ملی
کعبہ سے تا حرم کبھی واعظ نہ پا سکا
اکثر شراب خانے میں وہ روشنی ملی

☆

دنیا کا کس کو غم کوئی ہو ہو نہ ہو نہ ہو
بس ہو میرا صنم کوئی ہو ہو نہ ہو نہ ہو

کافی ہے ایک تُو کہ یہ دنیا تجھی سے ہے
اے جاں تری قسم کوئی ہو ہو نہ ہو نہ ہو

ایسا ہے وہ خیال کہ اَب تو تمام عمر
کہتے رہیں گے ہم کوئی ہو ہو نہ ہو نہ ہو

سب کچھ نچھاور اُس پہ یہ کعبہ بھی دیر بھی
جانے بھی دو دھرم کوئی ہو ہو نہ ہو نہ ہو

دُنیا کی چاہ دل سے گئی یاد کچھ نہیں
ایسا ہے وہ کرم کوئی ہو ہو نہ ہو نہ ہو

☆

دل اُٹھا لایا ہوں کتنے چاؤ کا پالا ہوا
لیجئے یہ آپ کے قدموں میں ہے ڈالا ہوا

جو کرم تک آپ کے پہنچا وہی زندہ ملا
جس نے مرضی آپ کی پا لی وہی اعلیٰ ہوا

چشمِ نرگس آپ کی جانِ جگر کیا چیز ہے
جب اُٹھا تو مردہ دل بھی زندگی والا ہوا

تھا وہی اِک کوچۂ دلدار جس میں رہ کے دِل
خاک سے اوپر اُٹھا اور عرش سے بالا ہوا

ایک اُن کی دستگیری کے سہارے ہی کٹی
حاصل کون و مکاں بس ایک دل والا ہوا

☆

سنو ہو بلم نولکھیا ہمری نگریا میں آیو
ہم تو توہرے جنموا کی چیری ہمری نگریا بساؤ

تمہری اِک مسکان پر ہوئی نچھاور جان
جب سے ساجن دور ہونس دِن تڑپے پران

جب تک سانس رہے اے بالم ساتھ نہ چھوڑے آس
یہی آس میں جیون بیتے ساجن آؤ پاس

ایسی ساجن پریت کی لگی ہوئی ہے آگ
میں بھولوں کیسے تمہیں پل بھر بجھے نہ آگ

سونا سب سنسار ہے سونی ہاٹ بزار
تم جو ملو تو سورگ ہے نہیں تو سب بیکار

ساجن سے کہیو ذرا کاگا کبھو جائے
سُن لوا تنا دھیان کہ برہن وِیتھا سنائے

سُن لیجئے یہ وِنتی مری اتنی ارج کروں
ساتھ سہارا پائے کہ کیسے دور رہوں

☆

ارے مور ساجن بہت من کو بھاوا

انکھین میں اُترا جگر میں سماوا
جلوہ تھا ایسا بھلائی نہ پاوا
چرن دھول لے کر جو ماتھے لگاوا
ای کئیسے بتائی جئین سکھ پاوا

نَین موند دیکھا ہر دے بیچ پاوا
لیے جوت اپنی وہ دھرتی پہ آوا
وہ جب آ گیا تو یہ آپا گماوا
اسے جب گماوا وہ صورت دکھاوا

☆

کیسا لیکھا جوکھا کیسا بھاگ مقدر رہو
تمہرے چاہے سب کچھ بالم نردھن بنے سکندر رہو

سوکھا پیڑ ہرا ہو جائے لوٹا جل تالاب بھرے
ویرانے میں گلشن جھومے دھرتی دُلہن روپ بنے
سونا جگ سنسار بسے پھر کوئل کوکے گل مہکے
سوکھے تن میں جیون داتا تم چاہو تو جان پڑے

ہم تو بھکاری روزِ ازل کے ہاتھ پسارے گھومے ہیں
ٹھوکر کھائی گلی گلی دُنیا میں کیا کیا سیکھے ہیں
رام دُہائی کٹھن ہے جینا پھر بھی کیسے جیتے ہیں
ایک سہارا تم سے بالم نام تمہارا لیتے ہیں

☆

کٹ جائے میکدے میں ہماری خدا کرے
خالی نہ ہو یہ جام صراحی بھری رہے

اُن سے نظر ملی تو ستارے چمک اُٹھے
اَب اے نظر نواز یوں ہی عمر بھر رہے

سجدہ سلام کرتا چلوں کوئے یار کو
مجھ کو تو ذرّہ ذرّہ یہاں کا خدا لگے

دنیا میں تم ملے تو لگا زندگی ملی
دلبر ہمارے تم کو ہماری دُعا لگے

میخانے میں جو آئی تو آ کے ٹھہر گئی
یہ زندگی اب اور کہیں جا کے کیا کرے

☆

سجدہ ہے بس وہی جو پیشِ صنم ادا ہو
میرا خدا وہی ہے یہ سر جہاں جھکا ہو

اُس کا نصیب جاگا جو تم پہ مر مٹا ہو
دل ہے وہی اے جاناں جس دل میں تُو بسا ہو

ایک اُس کی ہی بنی ہے جس کی بنائی تم نے
بس وہ ملا ہے زندہ جو تم کو پا گیا ہو

میری حیات بن کر رہتا ہے ساتھ کوئی
رگ رگ میں جیسے کوئی میرے سما گیا ہو

پردہ پھر ایک پردہ اور اُس پہ کتنا پردہ
جی چاہے جیسے رہنا تم تو مرے خدا ہو

☆

پیر توہرے کرم کے جواب نہیں اِی سارے جہنواں ماں
جون مانگا مرادی ملی سروا دھئی کے چرنوا ماں
جئونے راجا کے پرجا ہم باٹی اوکرے کرپا کے دریا بہت با
سُکھ چینوا ہے جیون وِدھاتا ملی ہے توہرے سرنواں ماں
اِی صنم کے دُوَارا ہے یہواں سر کے بَل دُوار پوجا چڑھاوا
پیار کے دیپ نِس دِن جلاوا ہوئی جگ مگ پرنواں ماں
پریت کی راہ دھئی لے چلیلا اُن کے دل ما بسولے رہیلا
ایک صورت میں مورت جو دیکھ لیں نور چمکل انگنوا ماں
جَیسے گنگا کنارے کھڑا ہو اور لہریں ہلوریں ہوں لیتی
کَیسے منظر اُو جیرا بھلائی جو بسل ہو نینوا ماں

☆

چھایا ہوا ہر ایک طرف رنگِ یار ہے
پہلو میں دل ہے دل کے چمن میں بہار ہے
زندہ ہوں اس لئے کہ مجھے تم سے پیار ہے
اس پیار پہ تو میرا دل و جاں نثار ہے
ہر حال میں تمہاری محبت ہمیں قبول
تم بے وفا نہیں ہو ہمیں اعتبار ہے
ہم تو جو دل کی بات تھی کہنی وہ کہہ چکے
اور اس کے بعد پھر تو تمہیں اختیار ہے
اس سے تمام زندگی لپٹی رہی حیات
وہ یار ہی تو میرا سکون و قرار ہے

☆

سجدے میں صراحی ہے مدہوش پیالا ہے
ساقی کے کرم کا یہ انداز نرالا ہے

وہ آئے تو ہر جانب پھولے ہیں گل و لالہ
اے حسن ترے دم سے دُنیا میں اُجالا ہے

آیا نہ نظر مجھ کو اُس یار سوا کچھ بھی
یہ درد بسا جب سے کچھ حال نرالا ہے

اب اور نگاہوں میں جچتا ہی نہیں کوئی
اے جلوۂ دِل تونے کیا رنگ اُچھالا ہے

ہے ناز بڑا مجھ کو میں اُس کا پجاری ہوں
سر اس کے قدم پر ہے وہ میرا شوالہ ہے

☆

اپنے موہن کو سمُّکھ بٹھا کر اُن کے قدمن پہ سجدہ کریلا
اِی چرن ناتھ ہم سے نہ چھوٹیں ہم یہی کے سہارا جئیلا

جب بھی دی اُس کرم کی دُہائی رحم کی وہ نظر کام آئی
اِی خدا ہیں ہمارے گسئیاں نام کی ان کے مالا جپیلا

میں غلامِ درِ میکدہ ہوں دستِ پیرِ مغاں پہ بکا ہوں
میکدے کی غلامی نہ چھوٹے اِی دُعا روز مانگل کریلا

وہ سلامت رہیں سب بھلا ہو خیر مانگیلا ردِ بلا ہو
ہم اِی جی جان واری لا اُن پہ اُن کا صدقہ اُتارل کریلا

ہم پجاری ہیں داتا تمہارے تم سہارا ہو دلبر دُلارے
ذکر ہے لب پہ ہردم تمہارا سر کے بل تو ہری اوریاں چلیلا

☆

تیرے دَر پہ رہ کے جینا تیرا نام لے کے مرنا
میرے یار اور کچھ بھی نہیں دل کی اب تمنّا
یہ تمام چاند تارے یہ ہزار مرگ و ماہی
نہ بنا کوئی سہارا تیرے سنگِ در کے اتنا
وہی جلوہ گاہ جس پر یہ نظر میری رُکی ہے
وہ زمیں نہیں ہے یاروں اُسے آسماں سمجھنا
بچھڑ گئے جو تم سے تو پھر جی نہیں سکیں گے
میری زندگی کے مالک میرے ساتھ ساتھ رہنا
اُسے دیکھ کر نہ بھولی کبھی اُس کی یاد دل سے
یہ نشہ چڑھا ہے جب سے نہیں جانتا اُترنا

☆

یہ آرزو ہے اُنہیں کا یہ دِل غلام رہے
مرے لبوں پہ ہمیشہ صنم کا نام رہے
اُنہیں کی یاد میں گزرے تو زندگی گزرے
مرے خدا ہو یہی کام میرے نام رہے
بھری ہو دل میں تمنا کہ جان دے دیں گے
جیے جو اس طرح دنیا میں شادکام رہے
چلو کہ پائے صنم پر کر آئیں اِک سجدہ
یہ رسمِ دل ہے اسی کام ہی سے کام رہے
تمہارا رِند ہے ساقی یہ خوش نصیب رہے
بھرا بھرا ہی صدا میکدے میں جام رہے

☆

کیا کروں دیدار کی دل میں بسی تھی آرزو
ہو کے دیوانہ پھرا ہوں زندگی بھر کُو بہ کُو

کعبہ و دیر و کلیسا ہو، کہ ہو کوئے صنم
ایک ہی جلوہ ترا اے خوبرو بس تُو ہی تُو

رنگتیں کتنی چڑھیں جب تک تمہیں دیکھا نہ تھا
اے مرے پائے صنم اب تُو ہے میری آبرو

اے مرے جان و جگر اے سایۂ رحمت فشاں
تم کبھی بھولو نہیں تم سے یہی ہے آرزو

کاروانِ دل اُسی منزل پہ جا پہنچا جہاں
سر جھکانے کی تمنّا میں پھری تھی جستجو

☆

مرا کچھ نہیں ہے مری زندگی میں
مری ہر خوشی ہے تمہاری خوشی میں

سرِ شوق رکھ دوں تمہارے قدم پر
کٹے عمر ساری اسی بندگی میں

تمہیں دیکھنا بھی ارے بندہ پرور
مقدر سے ملتا ہے اس زندگی میں

وہ منظر تھا ایسا بھلائے نہ بھولا
میں کھویا گیا ہوں اسی دلکشی میں

یہ جنت بھی ہو جائے جس پر نچھاور
عجب شان ہے اُن کی جلوہ گری میں

☆

ہر مریضِ الم کو دُعا چاہیے
کام جو آ سکے وہ دوا چاہیے
سب ہیں محتاج سب کو دیا چاہیے
ایسی نظرِ کرم اے خدا چاہیے
ہر زباں پر یہی ایک صدا چاہیے
آسرا چاہیے آسرا چاہیے

وہ نگاہِ کرم جب نظر کر گئی
دل کی گہرائیوں میں اثر کر گئی
اس طرح مجھ کو زیر و زبر کر گئی
میں ہوا گم مجھے بے خبر کر گئی
دل کی فریاد تھی آسرا چاہیے
وہ میرے ساتھ ہیں اور کیا چاہیے

اے صنم آپ کے جان کی خیر ہو
اُن کے گھر سے ملی شان کی خیر ہو
آن اونچی رہے آن کی خیر ہو
شان والے مہربان کی خیر ہو
ہو صدا ہم پہ اُن کی دَیا چاہیے
وہ سلامت رہیں اور کیا چاہیے

☆

ایسا دل کو بھایا دُلارا موہن
اُس پہ نچھاور میرا سارا تن من
اُس کے قدم کے سجدے میں ساری بیتی
ایسی گانٹھ لگائی نہ چھوٹا دامن
پاس گئے ہم اُس کے تو جانا جیسے
پھولی ہو رات کی رانی مہکا چندن
مٹ گئی فکر ہی ساری اُس کو پا کر
ساتھ ہمارے وہ ہیں تو کیسی اُلجھن
ہم نے بنائی جیسی ہم سے بن پڑی
اب تم ہمیں نبھانا اے میرے ساجن

☆

وہ بڑا دُلارا ہے جان و تن سے پیارا ہے
سر ہے اُس کے قدموں میں وہ خدا ہمارا ہے
جب سے اُس کی صورت کو سینے میں اُتارا ہے
یاد اب نہیں آتا نام کیا ہمارا ہے
اور کیا ہے دنیا میں اب نظر نہیں جاتی
اُن سے پا لیا جو کچھ اس پہ ہی گزارا ہے
پھر سکوں نہیں ملتا دل کہیں نہیں لگتا
دور تم سے ہو جائے کس کو یہ گوارا ہے
یہ تمہارا شیدائی دل تمہیں نہ بھولے گا
اس نے اے صنم تم کو رات دن پُکارا ہے

☆

ٹپ ٹپ ٹپکے آنکھ سے آنسو بہے کجروا نا
اَئیسے بولا جن بنواری گولیا لاگے کریجوا نا

دِینا دھئی کے آس جگایو توہری راہ نہاریو
تم کا جانو توہری خاطر کئیسن بوجھ اُٹھایو

پریم توہری پریت کے کارن در در پھری بدیس
ہم تو توہرے دَر کے چاکر ہم سے کون کلیس

پریتم جان بچائے نہ پیہو تم سنگ لپٹی جان
جیہی دِن آپن نظر گھمایو وہی دِن نکسی پران

بدا جئیسے برس پڑے تو اِی دھرتی ڈھنڈائے
اَئیسے بالم نظر رہے تو ہمروں جِیا جڑائے

تمہرے دَر کا پرجا بن کے کونے بھاؤ بکائے
ہمری تو بیدام غلامی تمہیں چھوڑ کٹ جائے

☆

کہیں بھی نہیں کوئی ساجن کی نئیاں
آؤ پیّاں لاگیں چلو پیّاں پیّاں

جو اُن کو نہ دیکھیں تو کیسے بتائیں
چراغاں کریں پھر نہ شمع جلائیں
خدا ہو تو کیسے نہ کعبہ بنائیں
جہاں اُن کو دیکھیں وہیں سر جھکائیں

یہ دل کی لگی بھی بڑے کام کی ہے
وہاں کی تجلّی یہاں دیکھتی ہے
محبت بھی کیا شئے گلے سے لگی ہے
کہ یہ زندگی بن گئی ہے

☆

جو گرو کرپا کریں تو پل میں لاکھن پاپ کٹے
یہ انمول رتن جے پاوے وہی کا بھاگ جگے

اس دریا میں دھار غضب ہے
پار نہیں بن کھیون ہارا
کس کی بنی ہے بنا گرو کرپا
ایک وہی جگ تارن ہارا

میرا نیم دھرم سب اُن پر
اُن کے ہاتھ میں جیون سارا
گرو گرو ہی رٹن ہماری
نِس دن ایک وہی آدھارا

☆

بڑی جستجو میں گزری تمہیں در بدر پُکارا
ملے ہو تو پھر نہ کھونا یہ کرم رہے خدارا

یہ تمام زندگی ہی اِسی موڑ پر رُکی تھی
جو تمہیں پسند آئے اُسی حال میں گزارا

اُسے بھول ہی گئے ہم جو گزر گئی سو گزری
وہی یاد پھر نہ بسری جو بنی رہی سہارا

وہی ایک جلوۂ جاں جو عزیز تر ہے جاں سے
اُسی ایک جانِ جاں نے مری زندگی سنوارا

چلو میکدے میں چل کے کریں میکشی کو سجدہ
یہ نصیب جاگ جائے ملے ساقی سے اُتارا

☆

پھانس بن کے محبت چبھی رہ گئی
ایسی تھی کہ گڑی تو گڑی رہ گئی

کچھ بھی پھر زندگی نے تمنّا نہ کی
اُن کے قدموں میں جا کر پڑی رہ گئی

ہم بناتے بھی کیا ہم سے کیا بن پڑا
اُس نے چاہا بنانا بنی رہ گئی

یاد پھر کچھ نہ آیا اُسے دیکھ کر
ہاتھ باندھے محبت کھڑی رہ گئی

پائے ساقی پہ سجدہ دھرم ہوگیا
جام و ساغر سے قسمت بندھی رہ گئی

☆

ہم بکئ بے ہو توہری بجریا اِی بجریا توہار بڑی نیک با
تُو تو ہو ٹھاکر ہمار جئون تونہکے سُہائے اُہے ٹھیک با
توہنکے دیکھی تو اَیسن لگیلا جیسے گنگا میں جمنا ہرانی
توہری چمک لے اَیسی صُرتیا جیسے منری میں بانہل حقیق با
جان وتن میں سمائل رہیلے ہو مرلیا کی لئے اتنی پیاری
یار دنیا میں اَئیسن نہ ملی ہے اِی پرتیا کے جن مل رفیق با
کئیسے رَتیا گجارل کریلا کہوں آوا تو توہنکے بتائی
اِی برہ بن کے ناگن ہوڑسلے اب اِی نس نس میں شامل شریک با
حوضِ کوثر پہ آیا پیاسا کوئی مایوس ہوکر نہ لوٹا
رِند نکلل ہولئی کے پیالہ آج ساقی سے پاوے کے بھیک با

☆

اِس دل کے تاروں کی مدھر جھنکار تُمھی سے ہے
اَے سرتاج مرے یہ سارا ہار سنگھار تُمھی سے ہے
پیروں میں یہ بندھی ہوئی زنجیر تمہارے نام کی ہے
خوشیوں کا سنسار ہی سارا دل کے یار تُمھی سے ہے
میں کیا جانوں کیا ہونا ہے کیا ہونا ہے یہ تم جانو
میرا سب کچھ میری دُنیا اے سرکار تُمھی سے ہے
میرے دِل میں بسی ہوئی یہ صورتِ یار تمہاری ہے
میری روح سمایا جلوہ روشن یار تُمھی سے ہے
خاک ملے اس دَر پر بیٹھے جوگ لیے جُگ بیت گئے
اس دنیا میں رہتا ہوں پر کُل ویوہار تُمھی سے ہے

☆

ہمکا بھول ناہیں جئ ہو ہمار پیا
دِل میں ہمرے بسے رہیو ہمار پیا
آس اِی تم سے ہمار بڑی بھاری
بھاگ پہ ہمرے نظر رکھیو ہمار پیا

توہرے چرن سے پران بندھے ہیں
دُور مت ہم سے چلا جئ یو ہمار پیا
کب سے توہرے دُوارے پڑی ہوں
کچھ تو کہت سنت رہیو ہمار پیا

کبھوں جو جایو کرے ہاٹ بجریا
سانجھ کے سانجھ چلے ائی ہو ہمار پیا

☆

وہ ناز بھری مستی میخانے میں لہرائی
میکش کے مقدر سے شیشے میں اُتر آئی
اُس جلوۂ رنگیں کی جب دیکھ لی رعنائی
پھر شئے کوئی دنیا کی آنکھوں کو نہیں بھائی

پہلو میں لئے اپنے ہم اُن کے تصور کو
تصویر سراپا تھے دنیا تھی تماشائی
جب اُن کی نظر دل کے پیمانے سے ٹکرائی
بیمارِ محبت کو جینے کی ادا آئی

تقدیر ہماری بھی تقدیر رہی ہوگی
ہم کو جو سرِ کوئے محبوب بلا لائی

☆

موہے ناہیں با ڈر کیہو کے مورے ساتھ سجنوا با مورا
ہم اپنے پیا کی سہاگن ہیں اِی سارا جھنوا با مورا
یہ سُکھ درشن یہ دُکھ موچن یہ ساگر کا انمول رَتن
یہ جام و صراحی شامِ غزل سرشار بلموا با مورا
کوئی یاد رہے یا جائے بسر میرے دل پہ نہیں کوئی اس کا اثر
اُسی ایک ہی دَر پہ ہے میری نظر جہاں بست پرنوا با مورا
اِی سنگِ درِ جاں نا بسری یہی یار میرا ہے بڑا جگری
اِسی دَر کی یہ جان پجاری بنی اِی ہے نام نسنوا با مورا
رَب کے متوا اِی بھاگ جائے ہمیں تو ہری پناہ کی چھاؤں ملے
اِسی پاؤں پڑے یہ غریب جیے اِی ہے ٹھور ٹھکنوا با مورا

☆

اب نہیں اور تماشے کی تمنّا کوئی
آپ کے بعد تو جچتا نہیں جلوہ کوئی
لے چلو دِل کو وہیں اِس کو سکوں ملتا ہے
یہ کہیں پائے سکوں در نہیں ایسا کوئی
یہ گزارش ہے اِدھر اپنی نظر رکھیئے گا
ہم ہیں محتاج کہاں آپ سا داتا کوئی
سجدۂ عشق جسے آیا وہی زندہ ہے
یہ زمیں ہے یہاں رہتا نہیں زندہ کوئی
تم نے بیمار کیا خود کو غمِ ہجر سہے
دیکھنا تم کو سدا دے گا مسیحائی کوئی

☆

سنو سنو یہ حکایتِ دل، وہ میری ہستی مٹا کے مانا
تمام راتیں جگا کے مانا
برہ کی اَگنی لگا کے مانا
جگر کو زندہ جلا کے مانا
تجلّی اپنی دِکھا کے مانا
بنا وہ میرا کچھ اس طرح سے، کہ مجھ کو اپنا بنا کے مانا

چمن کھلا ہے بہار پھولی
چمن میں بلبل چہک کے بولی
الم محبت تمام بھولی
جو چاہا اُس نے وہ ہونی ہولی
اُٹھا کے پردہ گرا کے بجلی، وہ جلوہ اپنا دکھا کے مانا

عذاب کیسا ثواب کیا ہے
کرم کا اُس کے حساب کیا ہے
وہ مست جس کا جواب کیا ہے
اُس کے آگے کتاب کیا ہے
ہزار چاہا نہ ٹوٹے توبہ مگر وہ ساغر پلا کے مانا

وہ آیا عالم پناہ بن کر
جہانِ دل کی نباہ بن کر
وفا کی دنیا سنوارنے کو
نگاہِ مجنوں میں چاہ بن کر
ہر ایک صورت میں خود وہی تھا جو میری سورت مٹا کے مانا

☆

پیار بن کر وہ دِل کے نگر میں کیا کروں اس طرح چھا گئے ہیں
میں نے سجدے میں جب سر جھکایا سامنے وہ مرے آگئے ہیں
کیا بتاؤں یہ کوئے صنم ہے جان بازی یہاں کا چلن ہے
جیسی بھی اب گزرنی ہو گزرے اپنا سر لے کے ہم آگئے ہیں
بھول پاتا بھی کیا بھولنے کی بات جو کوئی ہو بھول جائے
اب تو مر کر بھی اُن کو نہ بھولیں ہم تو ایسی قسم کھا گئے ہیں
وہ کڑی دھوپ تھی زندگی کی حوصلے جس میں مرجھا گئے تھے
اب تو جینے کو جی چاہتا ہے چھاؤں ایسی گھنی پا گئے ہیں
رنگ کیا اب جمائے گی دنیا اب ہمیں کیا ستائے گی دنیا
زندگی مطمئن ہوگئی ہے ہم زمیں پر خدا پا گئے ہیں

☆

یہ درد تم کو پکارتا ہے ہمارے دل کا خیال کرنا
تمہاری دنیا میں آبسے ہیں ہماری جانب نگاہ رکھنا
تمہاری صورت ہمارا کعبہ ہمارے دل میں تمہارا جلوہ
وفا پرستوں کے دِل کی دنیا کے تم خدا ہو یہ یاد رکھنا
بڑا کرم ہے جو درد دے دیں یہ دل کو میں نے بتا دیا ہے
کہ اُن کی چاہت میں روز و شب تم شمع کی مانند جلتے رہنا
تمہارے قدموں پہ ہے نچھاور ہمارا جینا ہمارا مرنا
یہ جذبِ دل ہے تمہاری خاطر مری محبت قبول کرنا

☆

جلوۂ ناز بن کے وہ دل میں مرے سما گیا
اب میں نہیں رہا ہوں میں جب سے وہ مجھ میں آ گیا

پھرتی رہی ہے در بدر خانہ خراب زندگی
میرے بڑے نصیب کہ اُس دَر کی چھاؤں پا گیا

جھلسی ہوئی حیات کو اُن کے کرم کی آس تھی
تپتی ہوئی زمین پر وہ ابر بن کر چھا گیا

دنیا میں یہ نگاہ پھر اور کہیں گئی نہیں
وہ تھا کوئی جو اس طرح میری نظر کو بھا گیا

کہنے کو آدمی سہی مجھ کو تو دیوتا لگا
دیکھ کے اُس کو خود بہ خود سجدے میں سر چلا گیا

☆

اپنی پلکن سے رہیا بوہارے چلی
آج جوگن تمہارے دُوارے چلی

ایک جنت بسی پریت کی چھاؤں میں
ایسی چھئیاں عمریاں گجاریں چلی

شکر کا کر سکے کون اوقات با
توہرے قدمن کے صدقہ اُتارے چلی

مل گئی اِی نظر توہرے خیرات کی
اب اِی جیون یہی کے سہارے چلی

آئے جیہوا کریں دنڈوَت دیوتا
ایسا اَنگنا دُوارا نہارے چلی

☆

تم ہو ساجن سب سے اعلیٰ
تم کو پا کر میں نے جانا
میں بھی ہوں اک قسمت والا

جام صراحی پیمانہ ہو
تم مستی ہو میخانہ ہو
تم سے مورت کون سی اچھی
تم تو خود ہی بتخانہ ہو

تم میرے ایمان کی دنیا
جانِ وفا ہو جان کی دنیا
تم پہ نچھاور ہے یہ میری
ساری شان و گمان کی دنیا

تم کو ہم نے سب کچھ جانا
پاپی مَن کی بات نہ مانا
اس دنیا اور اس دنیا میں
ایک تمہیں ہو ٹھور ٹھکانہ

☆

مورے من ما بسے مورے تن ما بسے تم تو بسے مورے روم روم
تم بھگوان ہمارے ہو، ہے بھگوان ہمارے ہو

ایسی گھڑی بھی اِک گزری جب آگ لگی تھی پانی میں
جو کچھ تھا سب تم نے چھینا ڈاکہ پڑا جوانی میں
دنیا چیخی چیخی ہوگی جانے دو نادانی میں
دین دھرم سب تال تلیّا پانی پہنچا پانی میں

تم ہی اپنے دِل سے پوچھو ہم خود کیا بتلائیں گے
آئے گا پروانہ اُڑ کر جب بھی شمع جلائیں گے
حسن کے یہ انداز سبھی کو دیوانہ کر جائیں گے
کون تمہیں بھولے گا بولو ہم کیسے بھلوائیں گے

پیپل پوجا دیوتا مانے برسوں دِیے جلائے ہیں
دامنِ دل پہ آنکھ نے کتنے ہی موتی بکھرائے ہیں
درد کو پالا دِل میں رکھ کر کتنے چمن کھلائے ہیں
کیا بتلائیں اہلِ وفا نے کیا ارمان بنائے ہیں

☆

آؤ صنم کدہ چلیں چل کر صنم صنم کریں
دیر و حرم سے دور دور سائے میں یار کے جئیں
اُن سے ہو کچھ عزیز کیا اُن کی ہی یاد میں جئیں
اُس کے سوائے کچھ نہیں اُس کے سوائے کیا کہیں
سجدۂ شکر ہو ادا عشق کی بارگاہ میں
پاتی ہے چین زندگی جس سے اُسی کا دم بھریں
اُن کے بغیر کچھ نہیں رونقِ حیات میں
سب کچھ اُسی کے پاس ہے سینے میں جس کے وہ رہیں
شام و سحر بس ایک دُھن کام کا اور کچھ نہیں
میرا صنم ہو سامنے اتنی ہی آرزو کریں

☆

میخانے کی گلی سے چلا جاؤں کیا کہا
ایسا کروں تو پھر مرے جینے میں کیا رہا
میں بس گدائے کوچۂ اہلِ وفا رہوں
مجھ سے صنم کا دَر نہ چھوٹے اے مرے خدا
میرے جنوں نے ڈھونڈ لی جب اُن کی رہ گزر
دل کو سکون روح کو آرام آ گیا
پھر تو کبھی خیال نہ آیا ہے میرا کون
مجھ کو جب اس زمین پر میرا خدا ملا
رگ رگ میں دوڑتی پھری تا دیر زندگی
دلبر کبھی جو خواب میں آ کر گلے لگا

☆

یہ کرم تھا تیری نگاہ کا کہ یہ شاخ دل کی رہی ہری
ترے میکدے میں اے ساقیا یہ شراب ہے بڑے کام کی
کوئی پا گیا ہو نصیب سے جو تمہارے دَر کی گداگری
تو اُسے نہ کوئی مٹا سکا کوئی کر سکا نہ برابری
تجھے بھول جاؤں مجال کیا تیرا نام لے کے میں جی گیا
تو خدائے دل ہے زمین پر تو جمالِ عکسِ پیمبری
وہ ہزار سجدۂ شکر کیوں نہ تمہارے دَر پہ ادا کرے
یہ غلام ہے جسے تم کہو اُسے مل گئی ہے سکندری
مرے دل میں ہے وہی جلوہ گر مجھے ناز ہے اسی بات پر
کہ نصیب سے مجھے مل گیا بخدا خدائے قلندری

☆

اے جنوں ہو مبارک یہ آوارگی راہِ اُلفت میں کوئی دِوانہ تو ہے
ایسی ویران دنیا میں اے زندگی تیرے جینے کا کوئی ٹھکانہ تو ہے
اور کعبہ کہاں اس گلی کے سوا اُن کا دَر اپنا سر اپنا سر اُن کا در
اُن کا دَر جو ملا تو مقدر کھلا ہم غریبوں کا کوئی ٹھکانہ تو ہے
تیری نظرِ کرم نازش صد ارم دلبرا جانِ من میرا وجہِ سکوں
زندگی میں مری اور کچھ بھی نہیں ایک تیرے سوا اتنا جانا تو ہے
مے کشی شرط ہے عشق میں اوّلیں بے پیئے کام کا کوئی بنتا نہیں
میکدہ ہے سلامت صراحی اُٹھا دل میں ہو گر ترے اُن کو پانا تو ہے
آنکھ کیا دیکھتی اُن کی جلوہ گری عرش سے فرش تک روشنی روشنی
نور ہی نور ہے آدمی کیا کہے زندگی بخش دے اک ٹھکانہ تو ہے

☆

توہرے گھروا کے رَستے اے رب کے دھنی اِی پران پکھیرو پڑل باٹے
تنی آپن نجریا گھمائے دِہا اِہاں کتنن کے بگڑی بنل باٹے
کون توہرے بنا کھولئی خبر اِی نصیب بدے کھو جائی کدھر
اِی ارج ہو گسئیاں کہ لیہا خبر توہری کرپا کے ساگر بھرل باٹے
ہم کے مجنوں تو آپن بنو لے رہا اِی پیادہ ہو ای کے جی اوٗ لے رہا
توہرے چرنن کے جے دھول بن کے جیل نام کے اُکرے ڈنکا بجل باٹے
کا کہی آج کئیسن چمک مل گئیل ہر طرف نور کی اِک دھنک کھل گئیل
توہنکے دیکھی تو ائیسن لگیلا پیا جئیسے جنت میں پھلوا کھلل باٹے
کاہے کیہو کے تھیریا نہارے چلی جئون پا جائی توہسے گزارا کری
ہمرے جیوا کے پالے کے اُو ہے بہت جئون کرپا سے توہری ملل باٹے

☆

بندۂ دل ہوں اُن کے در کا وہ گھر میری جنت ہے
میں پروانہ اُن کی شمع کا واہ رے کیسی ہمت ہے
سننے والوں دھیان سے سننا بات مری دم رکھتی ہے
مرلی کی لَے شام کا منظر مل جائے تو نعمت ہے
تڑپ تڑپ کر رات گزارے رہ رہ کر سسکاری لے
اُن قدموں پر سر رکھ دینا جس کی ایسی قسمت ہے
کعبہ جا کر کیا پایا ہے کتنی بار گئے آئے
جس کو وہ دل چین ملا ہے دیکھو کیسی راحت ہے
دیر و حرم کی راہ سے چھٹ کر دیوانہ میخانے آیا
ہوش گیا بیہوشی آئی اب فرصت ہی فرصت ہے

☆

لاگ گیو منؔ ست گرو چرنا
جیون مور سُپھل بھا سجنا

دیہہ جڑائی گئی چت جاگا
اب یہ جیون جیون لاگا
کیسا دھرم دھرم سب تیاگا
بن گرو کرپا بھاگ نہ جاگا

جنم جنم کی رام کہانی
پریم ڈگر جانی پہچانی
بات نہ کچھ سنسار کی مانی
پریم بنا کیا جینا گیانی

یہ سنسار کہاں سکھ چینا
کام یہاں بس جینا مرنا
کٹھن بہت ہے پار اُترنا
دین دیال میرا دُکھ ہرنا

☆

دل میں ہمرے سمانا ہمار پیا
دیکھت کئی دے دیوانہ ہمار پیا
پھلوا جیسے کھلے پھول بگین میں
انکھیا لاگے سُہانا ہمار پیا
جئیرا بے چارا تلپت ہوئی جائے
ائیسا مارے نشانہ ہمار پیا
سگرو جگت میں دھوم مچی ہے
ائیسا دلبر دیوانہ ہمار پیا
اوَر سنسار ماں ہم کا جانی
ہمرا اِیکے ٹھکانہ ہمار پیا

☆

راکھیو اپنی پیت کی چھئیاں موری سنو مہاراج ہو
چھوڑیو ناہیں تھام کے بہئیاں تم مورے سرتاج ہو
کر جورے اِی تمہری داسی، تمہری ایک نظر کی پیاسی
کا کری جائے کہ کعبہ کاسی، تمہرے بِنا اِی جیون پھانسی
بات بنی رہے جیسی بنائی، سانجھ سویرے دیئو دوہائی
تم سے جیون میں رعنائی، موسے نہ روٹھیو مورے کنہائی
دِینا جرا کرے یاد کا تمہرے خوشبو تمہاری زلفوں کی لہرے
تمہاری محبت ساتھ رہے ہمرے ہمری اِی دُنیا کبھوں نہ اُجڑے

☆

میں ہوں بندۂ محبت تو خدائے دلبری ہے
تجھے بھول جاؤں کیسے تو ہی میری زندگی ہے

میرے دل میں درد بن کر تیری یاد بس گئی ہے
میں جہاں کہیں رہا ہوں مرے ساتھ ہی رہی ہے

ترے جام میں اے ساقی یہ شراب جو بھری ہے
مرے نام میں یہی تھی مرے کام کی یہی ہے

یہی زندگی ہے جس کو کوئی پا کے کچھ نہ پائے
ترے دَر سے جب ملی تو مجھے کام کی لگی ہے

مرے دِل کو کوئی بھایا وہ کچھ اس طرح سمایا
مجھے چین پھر نہ آیا یہ عجیب بے کلی ہے

☆

بول چڑیا بول کہ تیرا رام سہارا
جپے بنا ہری نام جگت میں کہاں گزارا

مانگ کے دیکھو کیا دیتا ہے اُس کی کرپا کا چرچا ہے
ہم پرجا ہیں وہ راجہ ہے سب کچھ مردہ وہ زندہ ہے

صاحب کرتا ہے جو چاہے جیسا وہ چاہے بن جائے
اُس کی نظرا اگر پھر جائے دھرتی کو پھر کون بچائے

پاپی من کو رام دُوارا جیسے ندیا ناؤ کنارہ
من مندر میں سرجن ہارا دین دیال صدا کرپالا

☆

بُت کدہ جسے کہئے یہ غریب خانہ ہے
ہم وفا پرستوں کا ایک ہی ٹھکانہ ہے
نرم نرم سی خوشبو جس طرف سے آئی ہے
مستیوں کے ڈیرے کا اُس طرف گھرانہ ہے
ایک تیر ایسا تھا چبھ کے پھر نہیں نکلا
جس کو دل نہیں بھولا یہ وہی نشانہ ہے
جس نے بھی قدم رکھا اُس کی چین سے گزری
اس جنوں کے صحرا میں جانے کیا خزانہ ہے
مانگتا نہیں ہے کچھ صرف اتنی چاہت ہے
دل غریب پا جائے آپ سے جو پانا ہے

☆

یہ جنوں مجھ کو ترے کوچے میں لے کر آ گیا
جستجو تھی جس کو پانے کی اُسے دل پا گیا
آدمی کچھ بھی نہیں جب تک نہ میخانہ ملے
کام کا بس وہ بنا جو میکدے میں آ گیا
جانے کیا شئے ہے یہ شیشہ کیسی ہے اس میں شراب
اُس کو پھر بھولا نہیں جس کو نشہ یہ بھا گیا
بس تمہارے ہی کرم کی بھیک پر یہ دن کٹے
اے پناہِ جان و دل پانا تھا جو کچھ پا گیا
روح تھی بچھڑی ہوئی اس تن سے مجھ کو مل گئی
زندگی بن کر وہ میری زندگی پر چھا گیا

☆

ہر سمت بہار آئی ہر برگ و سمن جھولے
وہ آئے تو دنیا کے ہر رنج و الم بھولے
ہم بھول نہیں سکتے اندازِ کرم اُن کا
جب اُن کی نظر اُٹھی شاخوں پہ ثمر جھومے
اے عشق تری خاطر نکلے تو بہت لیکن
جو کھا کے قسم نکلا منزل نے قدم چومے
آتی ہے صبا لے کر وہ مشک و عبیر اَب بھی
بیمارِ وفا کو تم شاید کہ نہیں بھولے
ساقی کی پرستش ہی میخانے میں کام آئی
اے جذبۂ رِندانہ تو بڑھ کے قدم چھو لے

☆

میں جہاں سے گم ہوا تھا اُس جگہ پھر آ گیا
یہ مری تقدیر کہ میں آپ کو پھر پا گیا
ذوقِ سجدہ دیکھئے کس کس جگہ یہ سر جھکا
جب یہ ان قدموں پہ آیا اپنی منزل پا گیا
تھے تو کتنے رنگ لیکن کام کے نکلے نہیں
رنگ اپنے یار کا دیکھا تو دل کو بھا گیا
اے سراپا ناز تیری خیر تجھ سے کیا کہوں
وہ نظر کیا چیز تھی جو مجھ پہ تو فرما گیا
یہ لگی اُس دَر کی اس دل سے جڑی ہے اس طرح
اس کی جانب جب چلا دِل اک نشہ سا چھا گیا

☆

جینا تری گلی میں مرنا تری گلی میں
دل کا کیا ہے ہم نے سودا تری گلی میں

ہر سمت دلکشی ہے کیا دلکشی بتائیں
اب لوٹ کر ہم تو جنت میں بھی نہ جائیں
اے دلبری بتا دے کیا ہیں تری ادائیں
ایسی تو ساری دنیا میں بھی کہیں نہ پائیں
دل کو پسند آیا جینا تری گلی میں

بیکار جی رہا ہے جینا جسے نہ آیا
وہ پا سکا نہ کچھ بھی مرنا جسے نہ آیا
دامن پہ داغ بن کر رہنا جسے نہ آیا
دنیا نہ اُس سے چھوٹی پینا جسے نہ آیا
ہم کو تو راس آیا پینا تری گلی میں

☆

چھَیل مور رسیا ملے تو مزہ دیلا

آپے پوجا آپ پجاری آپے جھالا مالا ہو
آپ مُرکتا آپ تھرکتا آپے تال بے تالا ہو
آپ لگاویں آپ بجھاویں آپے چھیل چھلاوا ہو
آپے چتوے آپے متوے آپے نمک مسالا ہو

مست بنا میخانے اندر ڈوب گیا ہے مستی میں
متوالا دِل رکھنے والا ہی زندہ ہے ہستی میں
ہرا بھرا من بھانے والا چھایا دل کی بستی میں
ہستی تو بس ہے وہ ہستی ڈوب گئی جو مستی میں

واعظ تو کہتا ہے صبح وضو کرو مسجد جاؤ
پیرِ مغاں کا فرمانا ہے جام بھرو ساغر لاؤ
اِدھر اُدھر کیا ڈھونڈ رہے ہو میخانے اندر آؤ
اُس کی یاری پر دم توڑو جس سے روح گرم پاؤ

☆

پھاگن ماس سہاون ہو چت لاگے نہ راما
جیے کی من چاہ بڑی ہے کب ایہو راما

آس بندھا کے آس نہ توڑو
بیچ بھنور میں پھنسائے نہ چھوڑو
گانٹھ بندھی ہے گانٹھ نہ توڑو
پار لگا دو ایسے نہ چھوڑو

چھوٹی سی ہے پر بات بڑی ہے
ان کے سہارے ہی اتنی کٹی ہے
اُن سے محبت ایسی جڑی ہے
جیسے کہ پیروں میں بیڑی پڑی ہے

☆

کجرا نہاریں سب مور
گون مورا کاہے نہ لینہا

مورے دردیا کی بات نہ جانیں
ہنسی ہنسی دیکھیں طعنہ ماریں
نظر موری سئیاں تمرِن اور

بیتی سو بیتی جو گزری گزر گئی
پرتیا تو منوا ما اَئیسی اُتر گئی
ہم کا نہ بھولے چت چور

تمہری لگنیا سہارا دیے ہے
اِی جئیرا تم ہی سہارے جیے ہے
موہن تنی چتو او ہمرن اور

☆

چھلکائیں گے بلکھائیں گے لہرا کے پئیں گے
جینا ہے تو جینے کی قسم کھا کے پئیں گے

ہم پینے سے توبہ کریں ایسا نہ کریں گے
توبہ ارے توبہ کبھی توبہ نہ کریں گے

دنیا میں کہیں اور تو اب دل نہیں لگتا
سوچا ہے کہ میخانے کے سائے میں جئیں گے

کعبہ ہو یا بتخانہ کہیں جا کے کریں کیا
اب ان کے سوا ہم کہیں سجدہ نہ کریں گے

اس دِل کو یہی ٹیک لگی رہتی ہے ہردم
پوجیں گے صنم اپنے کنہیا سے ملیں گے

☆

یہ کس کی یاد آئی، گیا دل لہک لہک
کوئی زلف کھل کے بکھری، گیا تن مہک مہک

میں نثار اس گلی کے، کہ وہی گلی جہاں پہ
کوئی چاند بن کے اُترا، گئی جاں چمک چمک

جو صبا پیام لائی کہ وہ آگئے چمن میں
تو خوشی سے شاخ جھومی گئے گل لچک لچک

ملے ہوش میں نہ پھر وہ جنہیں تو نے مئے پلائی
اُنہیں عقل پھر نہ بھائی گئے سب بہک بہک

یہ لباسِ مہوشی ہے کہ ہے نور کا سراپا
سرِ طور پھر وہ چمکا گئی جاں تھرک تھرک

☆

میری نظر ہے جس پہ وہ آنند کند ہے
زلفوں میں اُس کے دل کا ہر اِک گوشہ بند ہے
ہم کو تو مرلی والے کی مرلی پسند ہے

تقدیر عشق کی اُسی مٹھی میں بند ہے
جس پر بھی اُس کا سایہ ہے وہ سر بلند ہے
ہر ذرّہ کائنات کا احسان مند ہے
وہ دل غلام اُس کا ہے جو دردمند ہے
ایک لذتِ حیات انہیں نغموں میں بند ہے

قدموں میں سر پڑا ہے تو یہ سر بچا رہے
رنگِ حیات اُن کے ہی دم سے سجا رہا
اُن کی طرف ہی دل مرا ہر دم لگا رہا
اُن کا خیال دل میں ہمیشہ بسا رہا
یوں تو ہزار رنگ کی اُن کی کمند ہے

☆

سچ ہوساجن توہرے باٹی رہی بے سدا توہار
ہم کا اِی آکاش نہ دھرتی توہرے ایک سہار
جئیسے چاہاوئیسے نچاوا گوئیاں بیچ بازار
توہری بنسی پر ہو بالم سب جئیو جان نثار

ہم کا مانگی ہم کا چاہی
بس تُمہری اِک دَیا گوسائیں
تم سے بڑھ کر کوؤ ناہیں
توہری کرپا جگ اُجیار

دھیان ہمارا رکھنا ساجن
من کے اندر بسنا ساجن
تم میرے سکھ سپنا ساجن
تم سے ہار سنگھار

☆

یہ زندگی کہیں دَر دَر نہیں پھری نہ سہی
تمہارے دَر سے کہیں پھر نہیں گئی نہ سہی

شراب خانے میں جینا ہی بات کیا کم ہے
اگر شرابِ تمنّا نہیں ملی نہ سہی

ہمارا کام ہے بازار میں کھڑا ہونا
غلام کی کوئی قیمت نہیں لگی نہ سہی

اُسی کی یاد میں گزری گزر گئی جیسی
وہی جو پیاس لگی تھی نہیں بجھی نہ سہی

جو پا گیا ہو سکوں آپ کے قدم پا کر
تو اُس کے نام یہ دنیا نہیں رہی نہ سہی

☆

دُکھ ہرن کرپا کرن آنند لوکے
ہے دیوتا ہم دین سب تیرے بھروسے

سمرن کرو اُس نام کو ہری ہر ہری
جو نہ ہو بھگوان تم کس کام کے

شبھ سدا راما نوامی اوم نمو ہم
منگلا شبھ کارنم بھگوان رُوپے

ہو دیا اے مادھوا شاہِ عطا
کٹتی نہیں وِپدا بنا کرپا ملے

پاپ موچن آتما کے روپ سوامی
ہے دیانِدھی دھیان ان چرنوں لگے

☆

ہمری منگیا کے سندوروا ہنست آویں نا
لئی کے ہتھوا میں پیالہ جھومت آویں نا

دیکھ کے اُن کے تن من جھومے روم روم بل کھائے
بین بجے تو ناچے ناگن جھوم جھوم لہرائے
ناگن پریت کی جیہکا ڈس لے تھرکت آوے نا

عشق میں جو بھی متوالہ ہے اُس کی بات نرالی
ایک جھلک ہی نے بس اُس کی حالت مست بنا دی
لاگے بان کریجوا جیہی کے تڑپت آوے نا

بھرا پیالہ مدھوآ کا اور اُس میں پڑی لکیر
کتنے پی کر مست ہوئے اور کتنے ہوئے فقیر
مورے ساقی کے رحموا بٹت آوے نا

☆

سونا سونا ہے سجنوا ہمرے جئیرا کے بکھنوا

ائیسے ڈولت با پرنوا

جئیسے گنگا جی کے پنیا ہلور مارے لا

کوہو کے من میں ہوک اُٹھے تو کئیسے من بہلائے

پریت لگی تو موہن تم کو کئیسی کوئی بھلائے

بھول پڑی تو اس دھرتی پر جنم اَکارتھ جائے

تم کیا جانو بنا تمہارے جیون کیا ہوئی جائے

پریم پیالا پی کر جس نے میخانے کی راہ پکڑ لی

غنچہ چٹکھا کلی کھلی خوشبو مہکی مستی پھیلی

تم کو جب سے دیکھا ہم نے دل کو رنگت عجب ملی

ہوش نے ہوش کو ڈھونڈا جب بھی پتہ نہیں کیا کچھ گزری

☆

ہلکی پڑے رہے پھوہار کیوڑیا کھلی رکھیو راجا

توہری پگڑیا کی بات بڑی ہے بنی رکھیو راجا

پاس تمہارے پریت کی چھئیاں

تم سے بنی ہے بہار

نینا ہمارے تم کا چتویں

ہم تو ہیں داسی تمہار

توہرے چرنوا کی دھور بہت ہے

کرموا کا مورے جگاؤ

بس ایک رہیا پریم گلی کی

اور نہیں کوئی ٹھاؤں

☆

رکھ کے قدموں پہ سر یہ بتا آنا
ہے بڑی بات تم سا صنم پانا
اُن کے دَر کا کہیں جب پتا پانا
دل بسانا وہیں سر جھکا آنا
یہ کلیجہ اُسی کا ہے جس نے یہاں
عشق کے درد کو ہی خدا جانا
میرے مرضِ جنوں کی دوا ہو تمہیں
کب کرو گے دوا یہ بتا جانا
کوئی جنت نہیں اُن کے دَر کے سوا
اب تو مشکل ہے اُن کو بھلا پانا

☆

ہمری اوریاں نجریا اُٹھائی دیا تنی
تنی ہمرو بنے اب بنائے دیا تنی
کونے پربت پہ چھائے ہو بن کے گھٹا
کب لے ائی بیا ہو برسیں بتائے دیا تنی
توہری مُرلی بجی اُو گلی ہے کہاں
ناتھ مدھوبن نگریا دکھائے دیا تنی
جیھی کے دُھن پر سکل جگ جھماوت رہیو
تان ویسی ہی پھر سے سنائے دیا تنی
جونے خوشبو سے اِی رِند ماتل پھرے
ائیسے پھولن کے گجرا سنگھائے دیا تنی

☆

چھوئے بے بھٹوا پر مڑئیا سئیاں توہنکا لئی کے نا
توہری رام کھدئیا دیکھ بے جوبنا گروی کئی کے نا

رات اٹاری چڑھی بے کری بے توہرے نام کی پوجا
دِنوا دیکھت توہکا بیتی پھاٹا کری کریجا
کر گزران غریبی جیئے بے توہرے نکوا لئی کے نا

ہمری بات بنی رکھیو کی توہنسے جینا جینا
کونے گھاٹ لگی اِی ماٹی جو تم دھیان نہ دینا
ارج کروں اِی ارجی آپن سروا دھئی کے نا

جیہکے دھیان میں جیون بیتی وہ ساجن البیلا
ڈار لیا اُس نام کا پھندا دلبر جانی چھیلا
دیکھی بے توہری یار بجریا ٹیکا ٹِکلی دئی کے نا

☆

سائیں کے چدریا مئل مت کریہا
ناہیں تو اے من بہت پچھتیٔیا

دُنیا ہو ائیسی کرار کچھ ناہیں
یہواں ہمار توہار کچھ ناہیں
توہرے گوہرولے اِی دنیا سونی ناہیں
بن کرپا اِی گوہار کچھ ناہیں
کرپا ملت رہے ائیسی بنیٔ ہا

دھارا اِی کئیسی اگم بہت ہے
ٹھہرت ہے ناہیں چلتے رہت ہے
ٹھور ٹھکانا وہی کے ہیاں با
اُن کیر جونمواں نس دن رٹت ہے

توہیکا بہت سمجھائیلا اے من
پریت کے رہیا دیکھائیلا اے من
ساجن کے بتیاں سنائلا اے من
کرے کے ہو کا اِی بتائلا اے من

☆

ایک جھلک ایسی اس دل میں بسی ہوئی ہے یار تری
جس پہ نچھاور جان میری
اس دنیا میں میری سب کچھ اے جاں یہی ہوئی
کہ پھر وہ بھولی نہیں کبھی
رگ رگ میں اے جان یہ صورت جب سے اُتر گئی
ساری دنیا بسر گئی

اس مندر میں دیوتا تم سے ایسی جوت جگی
سگرو دھرتی امر پوری سی ہر سو مہک گئی
تم سے پایا جو کچھ ہم نے تم نے دَیا کری
یہ بگیا رکھنا سدا ہری

اے سُکھ سپنا میرے ساجن جانے کون گھڑی
یاد بسی ہے تمہاری ایسی چت سے نہیں گئی
ان قدموں میں بیٹھ کے جینا دل کی چاہ رہی
یہ چڑھ کر کبھی نہیں اُتری

☆

نام بتاوے نہ پتہ ہی بتاوے
تجھے کیسے کوئی ڈھونڈے رے سنوریا
تجھے پاؤں گا ضرور، پاس آؤں گا ضرور
ذرا ڈھونڈن دے

پھول کھلا پھولوں میں پھول آسمانی
جس کی نظر پہنچی اُدھر ہو گئی دِوانی
پریم ڈگر ایک وہی خاک وہی چھانی
دُنیا نے لاکھ کہا ہم نے نہ مانی

اُن کے نام کا ٹیکا دیں گے، عشق نگر آباد کریں گے
اُن کو دیکھ کے زندہ ہوں گے، اُن پہ نچھاور جان کریں گے

قطب بناویں موتی مالا، دِیا فرید نے جھومر بالا
چُونر چھاپی صابر اعلیٰ، پی کے نظام سے مئے کا پیالا

بیاہ کیو گون نہیں لایو، رہیا تکیو نرموہی نہ آیو
پریت کو منوا بھلائی نہ پایو، ایسی کیسے ہو تو کاہے رجھایو
کئون خطا ہم کین

☆

محبت دیکھ لینا اس طرح تم سے جڑی ہوگی
تمہارے ہر اشارے پر مری گردن جھکی ہوگی

وہی دُنیا ہی میں اک زندگی بس زندگی ہوگی
نگاہِ ناز جس کے جان و تن میں چبھ گئی ہوگی

مکمل داستانِ زندگی اس دن وہی ہوگی
کہ اس چوکھٹ پہ اپنی سانس جس دن آخری ہوگی

دِوانے نے جو کچھ آئینے میں دیکھ لی ہوگی
وہی تقدیر بن کر عشق سے لپٹی رہی ہوگی

تمنّا دیکھنے جس دم سرِ محفل چلی ہوگی
تو کیا دیکھے گی اُن کو دیکھتی ہی رہ گئی ہوگی

صبا لے کر چمن میں اُن کی خوشبو جب گئی ہوگی
تو دیوانوں نے اُن کے ہاتھ دنیا بیچ دی ہوگی

☆

جانے کیا بولے تن من ڈولے
رہا دل کو نہیں قرار رے
میرا شیام بجائے بانسریا

اس بنسی کی تان میں جانے کیا جادو لہرائے
سن کے دل بے چین ہوا اُٹھے کچھ بھی سمجھ نہ آئے
یہ کون بجائے بانسریا

ساج سہانے لے کر آئے راتوں کی تنہائی میں
جانے کیا ہے بجا کرے جو اس دل کی انگنائی میں
چھن چھن بولے رس سا گھولے
جیسے پایل کی جھنکار رے
کہیں شیام بجائے بانسریا

رَگ رَگ میں جو سما گیا ہو وہ ساجن کیا بھولے گا
یاد جو آئے گی اُس کی تو مدھوبن سارا جھومے گا
پون جھکورے پُروا ڈولے
کوئل کرے پُکار رے

☆

وہ یار ہے پہلو میں پہلو میں خزانہ ہے
اب اور کیا ڈھونڈوں گا اب اور کیا پانا ہے
ہم نے تو محبت میں پتھر کے صنم پوجے
سمجھا ہی نہیں تم نے کیا دل کا لگانا ہے
اِک تم ہی نہیں رُسوا اس سارے زمانے میں
مجنوں کے قبیلے کا یہ درد پرانا ہے
ہے پائے صنم کعبہ رِندوں کی نگاہوں میں
ہو خود ہی جہاں خود وہ یہ ایسا ٹھکانہ ہے
اے میرے مسیحا تم ایسی ہی نظر رکھنا
اس شمعِ شبستاں کو بجھنے سے بچانا ہے

☆

ہری ہر ناتھ مہان ہو راما ہرے ہرے
بالم سِدھ سُجان ہو راما ہرے ہرے
گرے پڑے کا دھیان کریں جگ کا کلیان
دھرتی کے بھگوان ہو راما ہرے ہرے
ناتھ ہو دین کے دیکھن ہارے پیارے پیارے
من مندر کی شان ہو راما ہرے ہرے
تم ساگر ہو دَیا کے میرے راج دُلارے
دُکھیوں کے ابھیمان ہو راما ہرے ہرے
سدھ بدھ کھووے تمری لیلا کیا سمجھے گا کوئی
کیا مانُش کا گیان ہو راما ہرے ہرے

☆

جب سے دل یہ میرا لگا رہا لگا رہا
جیسا بنا اُس کا بنا بنا رہا بنا رہا
کعبہ مرے پاس رہا میرا خدا ساتھ رہا
مرا خدا ساتھ رہا سدا رہا سدا رہا
ویسا کوئی پایا نہیں اور کوئی بھایا نہیں
یار مرا دل پہ مرے چھایا رہا چھایا رہا
یادِ صنم ہی میں کٹی آیا نہیں چین کبھی
روز کوئی قصہ نیا چھڑا رہا چھڑا رہا
اُس نے دیا جو بھی دیا جیسا دیا خوب دیا
اُس کے دَر پہ جو بھی جیا اچھا رہا اچھا رہا

☆

من منم من نا منم من نا منم
مجھ میں ہے جلوہ آپ کا بس اے صنم
مجھ میں میرا کچھ نہیں تیرے سوا
اس جنوں کے ساتھ تیرا دم قدم
زندگی ایسے کوئی بنتی نہیں
کچھ نہیں ہوتا بنا پائے کرم
دیر و کعبہ سے الگ ہے راہِ دل
کیا کروگے پوچھ کر میرا دھرم
کٹ گئی اتنی نوازش آپ کی
ساتھ لے کر ہم چلے تھے بس کرم

☆

اِی سنسار میں اورو کا ہو ہم نہ جنلی نائیں
ساجن توہری پریت کی چھئیاں پائے بتولی نائیں
چمکا چاند ستارے چھٹکے پھیلی چھاؤں سہانی
پائے کے چھاؤں سہانی بالم بھاگ جگئولی نائیں
اَئیسن روپ سروپ کے جئیسے گنگا جی کے پانی
توہری جھلکیا دیکھ کے ہم نچھاور گئیلی نائیں
مدھوبن جھوما پھلوا مہکے مہکی رات کی رانی
پریت کی خوشبو لہکی ہم تو باؤر بھئیلی نائیں
گیان جگا جب اس دنیامیں پریم بنا سب سونا
توہرے نام کا ٹیکا دیہلی الکھ جگئولی نائیں

☆

دیکھا ہے نظر بھر کے جو روپ سنوریا ماں
ہم کئیسے بتائی ہے کا ہمری نجریا ماں
اب اور کہیں کیا ہے کچھ یاد نہیں آتا
تم ائیسے بسے موہن رس بھیگی چنریا ماں
درسن کے برے پنچوں ہم پہنچے تو اِی دیکھا
اِک نور براجت ہے اُس اونچی اٹریا ماں
دیکھی ہے جھلک جب سے اُس شیام سنوریا کی
وَیاکُل ہے جِیا تب سے اس بیچ بجریا ماں
بھولے نہ کبھی مادھو اُترے نہ کبھی چت سے
ہم تم سے بتائی کا جادو ہے بانسریا ماں

☆

اُن کا جلوہ میرے دل میں ایسے رہتا ہے
جیسے رات ستارا کوئی چمکا کرتا ہے
اُس کو سجدہ کرنے زمیں پر روز دیوتا اُتریں
اُن کی یاد میں جب کوئی دیوانہ بنتا ہے

کون بتائے کیا ہے دنیا کون کسی کی مانے
جس نے آس لگائی اُس سے دھوکا کھاتا ہے
ہونا کیا ہے اُس کو دیکھو جس کا وہ ہو جائے
نام کا اُس کے اس دنیا میں ڈنکا بجتا ہے

کتنی رات گزاری ہوں گی اُس کی یاد بسائے
تب یہ دل اس لائق ٹھہرا کعبہ لگتا ہے

☆

اُن کی گلی میں کعبہ بنائیں گے دیکھنا
میرا خدا کہاں ہے بتائیں گے دیکھنا
اِک آرزو ہے ہم بھی کسی کام کے بنیں
پردے میں کیا ہے پردہ اُٹھائیں گے دیکھنا
ہم تو نہیں ہیں ایسے کہ کچھ مانگ بھی سکیں
اُن پر بھروسہ ہے وہ نبھائیں گے دیکھنا
دیر و حرم کا دور اندھیرا ہو ہر طرف
وہ شمع میکدے کی جلائیں گے دیکھنا
سجدے ہزار جن کے کرم پر نثار ہیں
میرا غریب دل بھی بسائیں گے دیکھنا

☆

اَن ہد باجا جھن جھن جھن
سن ری سجنی سن سن سن

اُن کے بھروسے رہنا تیرا
سُمرن نام کی کرنا تیرا
اُن کی یاد میں جینا تیرا
واہ رے ایسا سینا تیرا

اپنی دنیا الگ بسانے
گھر سے نکل لیے دیوانے
عشق نہ دنیا کی پھر مانے
کیسی گزرے گی وہ جانے

بنی ہے ہستی دلبر بستی
جس نے کی ہو ناز پرستی
شورِ ان الحق جلوۂ مستی
دید خدا کی صنم پرستی

☆

پت راکھو نہ راکھو توہار مرجی
بدنامی تو ہو گئی عمر بھر کی

کیسی گزر گئی کیسے بتائی
آپن غریبی کئیسے دکھائی
توہرے سمنوا کئیسے سنائی
جانت ہو تم تو ہم کا بتائی
تم جئیسی بنایو وئیسی بنی

سجن ہاتھ دامن تمہارا نہ چھوڑے
نین دُوار جھانکیں موہارا نہ چھوڑے
پجاری تمہارا دُوَارا نہ چھوڑے
لگن باندھ راکھے سہارا نہ چھوڑے
تمہارے ہی دم سے بنی سو بنی

بندھی ہے آس میری اپنے خدا سے
ہمیں کیا جو کوئی ہو اپنی بلا سے
جو دل باندھ لے اپنا راہِ وفا سے
اُسے تو غرض ہے تمہاری رضا سے
نظر ہے تمہارے کرم پر لگی

☆

نرموہیا بالم اَئی بے کری
صندل کیوڑیا کھولئ بے کری

یہی آس میں کل دن بیتے
رَتیا کے آئے جگئی بے کری

بنوا میں رَتیا کے کوہوکے کوئلیا
برہی کی چھتیا جرئی بے کری

دھرتی جب ترسی پانی بنا
ہے بادل توہی کے بولئی بے کری

جون پیڑوا لگائے گیو ساجن
اُو سینچے کی سدھیا دھرئی بے کری

مسکائے کے دیکھن جان لیا
اِی ہنسیا تہ پھنسیا لگئی بے کری

☆

نور کے سانچے میں دل ڈھلنے لگا
اب زمیں سے آسماں ملنے لگا

زندگی بیکار تھی، تھی تو مگر
جب سے دیکھا اُن کو دل بڑھنے لگا

یار کے کوچے میں مجھ کو لے چلو
دِل بہت بے چین سا رہنے لگا

وہ نظر ایسی کہ پھر بھولی نہیں
ہر گھڑی اِک تیر سا چبھنے لگا

نور تھا وہ نور کا سایہ نہ تھا
جس نے بھی دیکھا خدا کہنے لگا

☆

ہے نگاہِ بندہ پرور میری زیست کا سہارا
تو ہزار شکر کیسے نہ ادا کروں تمہارا

زمیں پہ جی گیا میں یہ کرم رہا تمہارا
جسے تم نہ مل سکے تو اُسے زندگی نے مارا

وہی گھر کی روشنی ہے وہی چاند اور تارا
میں بچھڑ کے اُس سے زندہ رہوں یہ نہیں گوارا

میرے دل کی دھڑکنوں میں مرا جانِ جاں بسا ہے
اُسے کیسے بھول جاؤں جو ہے زندگی سے پیارا

یہ جبیں جہاں جھکی ہے وہیں زندگی بکی ہے
میرے دل میں جو بسا ہے وہی ہے خدا ہمارا

☆

ساجن با انمول لگنیا چھوٹے نا
اے دِل دیکھ یہ ڈور پریت کی ٹوٹے نا

رنگ رنگ پھولی پھلواری
روپ روپ میں تُمھی کھلاڑی
بھلی لگی اس دل کو یاری
تم پر مٹ گیا پریم پجاری

غنچۂ حسن کی یہ گل کاری
مجھ کو میرے جان سے پیاری
یار میرے یہ تیری یاری
سجا گئی جیون پھلواری

اُس کے بنا یہ جینا کیا ہے
سایہ نہیں تو رہنا کیا ہے
تن من اپنا جس نے بیچا
اُس جینے کا کہنا کیا ہے

☆

ہمارے دِل کی یہ دُنیا ہمارے شیام سے ہے
کہ اس وجود کا سب کچھ اُن ہی کے نام سے ہے

جھکائے سر اُسی جانب رہا جہاں بھی رہا
سجی ہوئی میری ہستی اسی سلام سے ہے

مجھے وہ بھول نہ جائیں، صبا یہ کہہ دینا
مری حیات میں زینت اسی پیام سے ہے

مرے ہی ساتھ ہو اُترے زمیں پہ ساتھ رہو
مری غرض تو تمہارے یہاں قیام سے ہے

مرے خیال میں مے خانہ بس گیا جب سے
کتاب طاق پہ رکھ دی نبھائی جام سے ہے

☆

وہ عالمِ مستی ہے ساقی کی نگاہوں میں
مَے جیسے اُبلتی ہو ساون کی گھٹاؤں میں

جب اُن کے تصور کی باتیں ہوں تو دل بہلے
لے چل غمِ ہستی کو پرکیف فضاؤں میں

دنیا جسے کہتے ہیں کیا جان کے پاؤ گے
یہ آگ کا ماتم ہے گزرے گی شراروں میں

یہ نقشِ وفا کتنا گہرا ہے کہ یہ پیکر
کعبہ کے برابر ہے مجنوں کی نگاہوں میں

پیمانہ بہ کف دل کو مخمور بناتا ہے
جو نور چمکتا ہے ان چاند ستاروں میں

☆

اے جلوۂ جانانہ تری خیر تری خیر
اے جذبِ فقیرانہ تری خیر تری خیر

ہر رنگ میں وہ جلوہ کہ بس دیکھ کے رہ جائے
اے دلبرِ مستانہ تری خیر تری خیر

اُس در سے ہے نسبت تو یہ سر بھی ہے سلامت
سنگِ درِ جانانہ تری خیر تری خیر

بیکس کی نظر تیری طرف لمحہ بہ لمحہ
مانگا کرے دیوانہ تری خیر تری خیر

میں ڈوب گیا تا بہ قدم بھولوں گا کیسے
اے رنگِ پری خانہ تری خیر تری خیر

میخانے میں جو کچھ ہے سب احسان ہے تیرا
یہ جام یہ پیمانہ تری خیر تری خیر

☆

مجنوں تمہارے غم میں سرنام ہو گیا ہے
جب روح مسکرائی گلفام ہو گیا ہے
کیا دلبری بتاؤں کیسے خدائیاں ہیں
اُن کی نگہہ کا مارا نیلام ہو گیا ہے
کیا جان و دِل کی قیمت اُس دیوتا کے آگے
ہم جاتری ہیں اُس کے وہ دھام ہو گیا ہے
کانوں میں دھن مدھرسی مرلی کی بس گئی ہے
یہ چِتّ اب ہمارا گھن شیام ہو گیا ہے
قدموں تلے کی مٹّی ماتھے سے جب لگایا
بیمار کو تمہارے آرام ہو گیا ہے

☆

ساتھ میرے اس کی دیا اُس کی نگہبانی ہے
اُس نے کرم ایسا کیا اس کی مہربانی ہے
میں ہوں جہاں اُس کے سوا اور کوئی یار نہیں
روح وہی اور وہی جانِ زندگانی ہے
دور ہوئے پاس رہے اُس کے سدا ساتھ رہے
دردِ وفا جب سے بسا ایسی ہی کہانی ہے
بھول ہی نہیں سکتا دل میں جب سما جائے
سر ہی چڑھ کے بولے گا عشق وہ نشانی ہے
سر لئے ہتھیلی پر جب چلا تھا پروانہ
کون جانتا ہوگا اس نے ایسی ٹھانی ہے

☆

یا تو یہ زندگی سہی یا تو وہ زندگی سہی
دونوں کے بیچ آج تک رسمِ وفا نہیں جئ

ہونے کی بات ہے صحیح دنیا میں نعمتیں ہزار
مجھ کو تو لذتِ حیات اُن کی نظر سے ہی ملی

یا رب عطا جو کیجئے تو بس وہی غمِ جنوں
ایک یہی تو زندگی دنیا میں کام کی لگی

قیدِ قفس سے تا چمن زندگی اپنی یہ رہی
اُن ہی کی یاد میں کٹی اُن کے ہی غم میں جی گئی

☆

تم پہ دل آ گیا ہے خدا کی قسم
جینے کا اب مزہ ہے خدا کی قسم

روح ہو جان ہو جانے کیا چیز ہو
یہ عجب ماجرا ہے خدا کی قسم

دونوں عالم بکا ہے ترے واسطے
جان و دل چیز کیا ہے خدا کی قسم

میری ہستی ہی کیا تم ہو ہستی مِری
گھر یہ تم سے بسا ہے خدا کی قسم

☆

ہے گنگا میّا تو ہے پیری چڑھئی بے
پئی وا سے کئیدا ملنوا ہو رام

میں وِیاکُل اس جگ کے اندر میرا درد نہ جانے کوئی
پھرتا رہا ہوں گلیوں گلیوں برسوں کیوں کیا جانے کوئی
میرا خستہ حال غریبی میری بات نہ مانے کوئی
تم اک درد کا رشتہ جانو اور مجھے کیا جانے کوئی

روح مری ہو زندہ جس سے اُس سے مجھے ملاؤ جی
صورت اُس کی بسی ہو جس میں دنیا وہی بساؤ جی
پھولوں میں ہو خوشبو اُس کی ایسا چمن کھلاؤ جی
بے اس کے کیا زندہ رہنا دل کی ٹھنڈک لاؤ جی

ناتھ ہماری سدھیا راکھیو تو ہری کرپا بہت بڑی ہے
ناؤ چلی ہے دھارے اوپر گہری ندیا بہت چڑھی ہے
دینا بھیک تو جھولی بھر کے دانی کے گھر ریت یہی ہے
مانگن ایک یہی میں مانگوں میری جیون آس یہی ہے

☆

تم سنسار ہمارے ہو

تم ندیا میں ناؤ ہو بالم، تم جگ جیون کے رکھوالے
پیر ہمارے میری دنیا، کے تم چندا جگ اُجیارے

دھرتی کیسی جھوم رہی ہے، جب سے اُن کی گود پلی ہے
کوئل کوکی مدھوبن پھولے، ہر ذرّے کی صدا یہی ہے

میرے دل میں رام دُلارا، اس دنیا میں سب سے نیارا
سانجھ سویرے میں کہتا ہوں، ساتھ نہ چھوٹے کبھی تمہارا

☆

ارے من گرو سمرن چت کر لے

پریم پیالا پی لے سادھو، راہ پیا کی دھر لے
جینے سے بہتر ہے مرنا، اُن کے پریم میں مر لے

چاند سورج بن روشن ہونا، جوت گرو کی دھر لے
آٹھ پہر یہ دھیان نہ ٹوٹے، نس دن پی پی کر لے

بیراگی بن کیسا جینا، دل کا سودا کر لے
پریم ہاٹ لگی ہے پگلے، پی کے درشن کر لے

کھیل نہیں کچھ زندہ رہنا، زہر کو امرت کر لے
پریم نگر کی راہ نہ چھوٹے، من میں بات یہ دھر لے

☆

مانگو سہاگ کی خیر پیا کو دیئو بدھئیا
عشق بنا سرتاج جگت مہاراج تھیّا تھیّا

مالن رِی اری آؤ بناؤ
ہار گجرے موتیا پیا کو پنہاؤ
چندن ٹیکو تلک لگاؤ
دھرتی کو آکاش بناؤ
مانگو سہاگ کی خیر...

آنگن مورے آئے مراری
میں تو سکھی جی جان سے واری
الکھ نرنجن جگ ہِت کاری
ہاتھ میں اُن کے لاج ہماری
مانگو سہاگ کی خیر...

بھاگ میں مورے لکھ دو وِدھاتا
کبھوں نہ چھوٹے اُن کا دُوارا
پیا کا سہارا ہی دنیا ہماری
ہماری یہ دنیا نہ اُجڑے خدارا
مانگو سہاگ کی خیر...

☆

نمن کروں میں گرو چرنن کی
کرپا نِدھی بھوَ تاپ ہرن کی

دینا ناتھ سدا کرپالا
سوامی شمبھو مہان وِشالا
کرونا سندھو دیالو کرپالا
من مندر کا رہنے والا
میری پیر ہریں سب تن کی
چھایا مل گئی رام چرن کی

سیس گنیس مہیس کہائے
منئی روپ بنائے کے آئے
جوت لئے اُجیار دکھائے
اَن ہد کی جھنکار سنائے
مہکی خوشبو پریم ملن کی
داس بنی دھرتی موہن کی

☆

آج مورے سئیاں آئے موری گوئیاں
دل کی گلی آج تاروں سے سجانے دو

دل کی لپک اور بڑھی، رنگِ حنا خوب چڑھی
دیکھو ذرا شمع جلی، رسمِ وفا خوب پھلی

عشق وہی حسن جہاں، اُس کی نظر اور کہاں
جانِ جگر جانِ جہاں، ایسا کوئی اور کہاں

شیشہ چلے جام چلے، مست سرِ شام چلے
مے کشوں کا نام چلے، کہہ دو سرِ عام چلے

☆

سئیاں توری کرپا بھَو ترنی رے
سُکھ کرنی رے دُکھ ہرنی رے

اتنی سمجھ ناہیں کیئسے بتائی
مورے پیروا توہری خدائی
کونے زباں سے کروں توہری بڑائی
سب دُکھ بھاگا دی جو دُہائی

نظرِ کرم توہری دنیا بسائے
ائیسی بسائے کہ جنت بنائے
تم سے جو ہو لَو دل سے لگائے
کشتی میں اُس کی سمندر سمائے

☆

چلے پوربی بیریا ہو راما من لہرائے
اُٹھے ہوک کر تیجے ہو راما کیسے جیا جائے
رنگوا جو برسے ہے پریتم تو ساری نگریا سوہائے
اَئیسی نجریا جو کئی دییو ہمرو مڑئیا چھوائے

ہے ساجن صُرتیا نہ بھولے اَئیسی سمائے
دل کی ایکے تمنّا توہرے ہاتھ بکائے
کیسے کٹے وہ رین کہ جس میں تارا نہ چندا
ائیسی کرو کہ ہو بھور وپتیاں گنگا نہائے

اب اِی ہم سے نہ ہوئی کہ منوا توہنکے بھلائے
دئی دیو چرنوا کے ماٹی جئی بے ماتھے لگائے

☆

اتنی ہے التجائے محبت تم نہ نظروں سے اپنی گرانا
دل کو آباد رکھنا ہمیشہ اس محبت کو زندہ بنانا
یہ لگی دل کی ہی زندگی ہے، زندگی زندگی کو بنانا
مٹنے والی نشانی نہ دینا یہ کرم خاص اپنا دکھانا

رِند دِل سے دُعا تم کو دیں گے، تم شرابِ محبت پلانا
مے کشی آبرو ہے ہماری، میکدے ہی میں ہم کو جلانا
جان وتن کام آئے تمہارے، مجھ کو اپنے لئے ہی جلانا
عشق اپنی بلندی پہ پہونچے، تم ہمیشہ یوں ہی مسکرانا

ہم بھکاری درِ میکدہ کے، میکدہ ہی ہمارا ٹھکانا
ہم کو پرواہ نہیں ہے کسی کی، کچھ بھی کہتا رہے اب زمانا

☆

ایسا جہاں یہ سر جھکے کوئی یہاں نہیں ملا
تم سا کوئی جہان میں رہبرِ جاں نہیں ملا

جاؤں کہیں بھی ہر گھڑی رہتا ہے ساتھ ہر جگہ
میرا خدائے زندگی مجھ کو کہاں نہیں ملا

میری وفا نے گھوم کر دیکھا نہ اُس طرف کبھی
تیری گلی کا راستہ مجھ کو جہاں نہیں ملا

نیند کبھی سکون کی اس کو یہاں نہ آسکی
جس کو ترے دَیار کا دارالاماں نہیں ملا

کیسے بھلائے یہ نظر تم سا نہیں زمین پر
دیکھا بہت اِدھر اُدھر ایسا سماں نہیں ملا

☆

راکھیو ہمری خبریا ہمار پِیا
توہری اونچی اٹریا ہمار پِیا

مورا بانکا سنوریا ہمار پِیا
بن کے چمکے ترئیا ہمار پِیا

جیسے بنے ہو ویسے بنے رہو
تم کا لاگے عمریا ہمار پِیا

مور سنسار میں اَوَر کوئی ناہیں
راکھیو ہم پہ نجریا ہمار پِیا

اپنے موہارے ہم کا بسائی لیو
توہری جنت نگریا ہمار پِیا

☆

ہے گرو بالم جانے عالم، آؤ چلے ندیا کے پار
کوئلیا بولن لاگی، ہائے رام ہائے
کوئلیا بولن لاگی

ایسی ظالم رِتو میں کوئی کئیسے من سمجھائے
تم کو چھوڑ کے اُوکت دیکھے کس سے جا بتلائے
کس کی اور نظر بھر دیکھے جس سے دل بہلائے
بیچ گگن اک ندیا گہری لہر لہر لہرائے
ہے گرو بالم...

میری جوانی ایسی دیوانی تنک نہیں شرمائے
بندرابن کی کنج گلن میں شیام شیام چلاّئے
آنکھ نہ موندے پلک نہ جھپکے بس چتوت رہی جائے
ایسی بہے ہوا مستانی پریم اگن دہکائے
ہے گرو بالم...

مست بنے یہ دل دیوانہ میخانہ سے مدھووا منگاؤ
تڑپ اُٹھے ہر ذرّہ دل کا ایسی سلونی جھلک دکھاؤ
پیاسہ منوا ٹیر لگاوے جھوٹی آس پہ کا ہے جی آؤ
ساتھ نہ چھوٹے کبھی تمہارا ساجن ایسی راہ دکھاؤ
ہے گرو بالم...

☆

وقت کبھی ملے اگر میری طرف بھی آیئے
جانے حیا یہ عرض ہے اپنی کہی نبھایئے
دل کو سکون حاصل زندگی دکھایئے
یعنی قریبِ زندگی اور ذرا آ جایئے
ایک وہی تو زندگی جس پہ کرم ہو آپ کا
ایسا کرم ذرا کبھی جانِ حیا دکھایئے
اُٹھی گھٹا برس پڑی پھر درِ میکدہ کھلا
مے کشی اب ضرور ہو جایئے دوڑ جایئے
رنگِ جنوں چمن میں کچھ اس طرح سے جمایئے
اپنے سوائے اور کچھ پھر نہ کبھی دکھایئے

☆

جب کرم ہو گیا زندگی آگئی غنچۂ دل کھلا مسکرانے لگا
مسکراتا ہوا یار آیا میرا اب تو اُن کو مرا درد بھانے لگا
رکھ کے سر سو گیا خواب میں کھو گیا یاد اُن کی جو آئی تو راحت ملی
کوئی دیوانہ بن کر جیا تو جیا ورنہ دنیا کا غم دل جلانے لگا
ایک تصویر تھی ایک تھا آئینہ سارے عالم میں بس ایک ہی دھوم تھی
ایک ہی پر جب اپنی نظر رُک گئی روح جاگی جہاں جگمگانے لگا
عشق کو چاہیے حسن کی بندگی جس نے کی بندگی زندگی پا گیا
ان کے قدموں پہ سر رکھ دیا جس نے بھی وہ چمن بن گیا مسکرانے لگا
دیکھ کر اُن کو بھولے ہزاروں ستم رہ گیا یاد بس وہ صنم ہی صنم
ایک مدّت سے تھا مبتلائے الم دَر پہ اُن کے یہ دل اب ٹھکانے لگا

☆

ایک دن آؤ مرے مہمان ہو
میرے اوپر یہ بڑا احسان ہو
میں ہی کیوں رہ جاؤں مایوسِ کرم
میرا بھی پورا کبھی ارمان ہو
تم نہ بھولو بھول جائے کل جہاں
تم اے جانِ جان میری جان ہو
میرے دل کی یہ دُعا سن لیجئے
یہ چمن اُجڑے نہ یہ ویران ہو
مٹ تو جاتی ہے مگر مٹتی نہیں
ایسی ہستی جو تری پہچان ہو

☆

نیند انکھیا سے بچھڑل رہیلے رات بھر توہِنکا جوہل کری لا
ہم کے کاہے بنولا تو آپن تونہکے دیکھے کے ترسل کری لا
آنکھ رہیا میں توہرے بچھوَلے پریت توہری کرے جالگیو لے
روج کھوجیلا تونہکے سانوریا خالی مڑئی نہارل کری لا
اِی کرموا نہ سو جائے پھر سے پا کے اندھیار لئوٹیں نہ ساجن
دیوتا کے چرنوا پہ دھئی کے اِک دیا روج بارل کری لا
کا بتائی پرتیا نہ مانے کا کرموا میں ہو اِی نہ جانے
کھیل چوسر پہ باجی بچھولے جیت اُن کر مناول کری لا
کچھ نہیں پاس ہمرے ہو آپن جیؤن ہو سب ہو توہرے دیاول
تو سلامت رہا مورے بھگون اِی دُعا روج مانگل کری لا

☆

ہم بار بار بگیا نہ جئ بے ہو راجا
اب ناہیں بن تو ہرے جی پئے ہو راجا
لگی نہ اِی جئ را بنا تو نہکے دیکھے
سنگھار بنا تو ہرے نہ کری بے ہو راجا
اُو جینا بھی کیا جو جئے بِن تمہارے
جو ملی ہو نہ تم تو نہ جئے بے ہو راجا
ہمار من بسیا اِی جگ میں تو باٹیا
ہم تو ہرے گوہار لگئی بے ہو راجا
ایکے ارجیا ہمار سُدھ لیہا
اب اَوَر کیہی کا پکاری بے ہو راجا

☆

اس جلوۂ نوری کو ہم دل میں بسائیں گے
اے یار مرے تم کو ہم کعبہ بنائیں گے
پابندِ وفا ہونا ہی شرطِ محبت ہے
دیوانے کبھی اُٹھ کر اس در سے نہ جائیں گے
تم شمع سا روشن ہو دنیا میں سرِ محفل
سوچا ہے کہ خود کو ہم پروانہ بنائیں گے
دیوانوں کی تم اپنے اے یار خبر رکھنا
فرصت سے کبھی آنا افسانے سنائیں گے
سوئی ہوئی قسمت کا اک تُو ہی سہارا ہے
ہم نام ترا لے کر تقدیر جگائیں گے

☆

مرے دل کے آئینے میں کوئی ایسا خوبرو ہے
کہ ہر ایک لمحہ تن من مرا اُس کے روبرو ہے

وہ صنم میرا کہ جس پر ہے نثار دونوں عالم
اُسے دیکھنے چلی تو یہ نظر بھی باوضو ہے

میرا جذب اک خزانہ میرا عشق ایک نعمت
یہی جان و دل ہے میرا یہی میری آبرو ہے

مری جان جب بھی نکلے تو اُسی گلی میں نکلے
وہ گلی مری نظر میں میری جانِ آرزو ہے

کسی اور کا تصور جو کروں تو مر ہی جاؤں
یہ کرم کی بات ہے کہ میرے ساتھ تو ہی تو ہے

☆

تیرے کرم کا کہاں تک کوئی شمار کرے
وفا کی بات تو یہ ہے کہ جاں نثار کرے

وہی جو دل میں بسے ہیں ذہن پہ چھائے ہے
میرا خیال اُنہیں سجدہ باربار کرے

کسی سے بھی نہ کہا حالِ دل سوا اُن کے
کوئی جو اُن کی طرح ہو تو اعتبار کرے

جنوں جو راہ دکھائے اُدھر چلے چلئے
اُسی کی دنیا میں گزری جو یار یار کرے

بڑے نصیب سے ملتی ہے زندگی ایسی
کہ درد لے کے جیے آنکھ اشک بار کرے

☆

ہرنا بن بن کا ہے بھٹکنا
رام کے بَن میں رہنا سہنا، رام کے بن میں چرنا

دیہہ بڑی یہ بھاری پڑی ہے، کرپا بنا لاچاری بڑی ہے
منزل یہ دنیا ایسی کڑی ہے، جتنا چلوگے اُتنی بڑی ہے

ہردم اُس کے ساتھ نہ رہنا، دھیان رہے کہ دھیان لگے بس
رام کے داس کے چرنا، ہرنا رام کے بن میں رہنا

دیکھ کوئی من باندھ نہ پائے، یہ من باندھ رام تک جائے
جو اُن کے در جائے پکارے، قسمت چمکی کھل گئے تارے

دھیان رہے بِن دھیان نہ رہنا، اُس کی بنی جو دھیان لگائے
رام کے داس کے چرنا، ہرنا رام کے بَن میں رہنا

☆

کشتی ہے منجدھار سنوریا
کر دو بیڑا پار سنوریا
بندوں کے سرکار سنوریا
جے ہو جے جے کار سنوریا

کتنا میٹھا نام سانورے
روح کرے پرنام سانورے
دل کو ہے آرام سانورے
جپوں تمہارا نام سانورے

دلبر دل آرام ہمارے
کرشن کنہیّا شیام ہمارے
شیش و ساغر جام ہمارے
تم آتے ہو کام ہمارے

☆

موہن توہری پریم نگریا دل کو بھائی نا
ائیسی بستی چھوڑ کے ساجن کہواں جائی نا
اب اِی جئیرا یہی میں لاگا اِی ہے کرائی نا
توہرے ہو کے رہی اِی منوا الکھ جگائی نا
پریم کی ڈور نہ ٹوٹے گوئیاں آس بندھی نہ چھوٹے
اِک دن پریم بجریا ساجن خودے بکائی نا
ہم کا دیکھ کے سب اِی جانی تم ہی آئے براجیو
ائیسا رنگ اِی چونر ہمری اِک دن لائی نا
گھونگھٹ اوٹ سے ائیسا دیکھیو چنہوں دِس سرسوں پھولی
پھول پھول اور کلی کلی پر مستی چھائی نا

☆

مورا جئیرا جو تم پر نثار ہوئی گوا
اَب اِی جیون ہی نولکھا ہار ہوئی گوا
دیوتا تم براجے تو دھرتی ہنسی
من کے مندر کا سور ہو سنگھار ہوئی گوا
کئیسے اُن کے رحم کی بڑائی کری
وہ ہوا جب چلی بیڑا پار ہوئی گوا
یہ کلی پیار کی جس کے دل میں کھلی
ائیسا مہکا کہ باغ و بہار ہوئی گوا
شیر و شکّر میں یہ جان بھیگی لگی
جانِ جاناں تو رس کی پھوار ہوئی گوا

☆

پربت بانس منگا مورے بابول نیکے مڑوا چھاؤ رے
اب تو سجن ہوئی چیری تمہاری میں تو بکائی بن بھاؤ رے
ہتھوا پکڑ موری اوریاں نہارن میں متواری باؤر ہوگئی
موری چونریا ایسی رنگی پیا پورے ہوئے من چاؤ رے
نیکی لگیں ایسی میٹھی بتیاں جیسے بہے رس دھار ہو
دیکھت لاگے اب تو یہی ٹھیاں ساری عمریا بتاؤ رے
مورے سجن مو سے چوسر کھیلیں باجی پیا تورے ہاتھ رے
ہار گئی میں تو چتر کھلاڑی ایسا لگاوت داؤ رے
جائے کہاں کوئی پائے ٹھکانہ تمہرے بنا کہاں چھانؤ رے
پیّاں پکڑ تو نسے وِنتی کروں گی سیّاں ہمیں نہ بھلاؤ رے

☆

اُن کی دید جب کبھی زندگی نے پا لیا
بے کسی کی موت سے آبرو بچا لیا
یوں کئی مقام تھے رونقِ حیات کے
ہم مگر وہیں بسے سر جہاں جھکا لیا
مسکرا کے دیکھئے آپ بس یہی بہت
یہ ہوا تو روح کو مطمئن بنا لیا
شانِ دل نواز سے بندہ پروری پائی
ہم تو مر گئے تھے پر آپ نے بچا لیا
چین روح نے پایا آگ جیسے بجھ گئی
آج داستانِ دل اُن کو جب سنا لیا

☆

تھی نگاہِ عشق کی دلبری کہ وہ تیر دل میں اُتر گیا
یہ بڑے نصیب کی بات ہے کہ تمہارے قدموں پہ سر گیا
یہی میکدہ یہی جام و مَے مری جان و دل مری زندگی
وہی لمحہ لمحۂ حیات ہے کہ جو مَے کشی میں گزر گیا
کوئی چیز ہے مئے عشق بھی کہ یہ رنگ رنگ کی لذتیں
میں تمام دنیا کو بھول کر اسی میکدے میں ٹھہر گیا
وہی راہِ دل وہی قافلہ وہی جستجو وہی چار سو
میں تمہاری یاد میں ہر طرف بڑے حوصلے سے گزر گیا
تھی وہ زندگی کوئی زندگی نہ تو جذبِ دل نہ تو مے کشی
میں ترے کرم کے نثار کہ میں تری گلی میں سنور گیا

☆

میں نے پا لیا جو کچھ آپ کے دلانے سے
اے صنم نہیں ملتا اب یہاں زمانے سے
جو کرم کیا اُس نے دل کبھی نہ بھولے گا
اب یہ سر نہیں اُٹھتا اُس کے آستانے سے
گلستانِ اُلفت کی دلکشی نہیں بھولی
خوشبوؤں کا ڈیرا ہے پھول ہیں سہانے سے
آپ مسکرائیں تو سو چراغ جلتے ہیں
رات یوں نہیں کٹتی اِک دیا جلانے سے
میری جاں میں بستی ہے مستیٔ نظر اُس کی
روح چین پاتی ہے اس شراب خانے سے

☆

تن میرا نچاتا ہے مدہوش بناتا ہے
کچھ ہوش نہیں رہتا جب یار بلاتا ہے

وہ یار مدھر بنسی جب اپنی بجاتا ہے
بُت خانے میں اس دل کو کعبہ نظر آتا ہے

دنیا ہے یہاں ویسے غم آتے تو ہیں لیکن
جب تم نظر آتے ہو سب بھول سا جاتا ہے

کشتی ہو بھنور میں یا طوفان ہو دریا میں
اُس کو نہ بھلا دینا جو پار لگاتا ہے

اس قید کی دنیا کو کیا جوڑ کے پاؤ گے
وہ پھول چڑھا سر پر جو توڑ کے آتا ہے

☆

دِل آپ کے دیدار کا سودائی بنا ہے
اتنی ہی تمنّا ہے تماشائی بنا ہے

کیا جانے کشش کیسی ہے اے بُت کدۂ دل
کچھ دیکھ کے دِل تیرا تمنّائی بنا ہے

یہ رسمِ خرابات بھی کیا شے ہے جہاں میں
اک جام میں بج اُٹھا دل شہنائی بنا ہے

میخانے میں جب آ کے رہن زندگی رکھ دی
تب جا کے کہیں گوشۂ تنہائی بنا ہے

پھر اس کے تماشے کو کھنچی آئی خدائی
لیلیٰ ترے مجنوں سا جو شیدائی بنا ہے

☆

میرے گلے کا ہار نولکھیا ہمار پیا
اِی جی جان نثار نولکھیا ہمار پیا
چندا سا جئیسے چمکے زمین پر
دھرتی بھئی اُجیار نولکھیا ہمار پیا
کی جے نہ کئیسے شکر کا سجدہ
اُس کا کرم بے شمار نولکھیا ہمار پیا
یہ گل بوٹے اُس کے ہی دم سے
ہمرے چمن کی بہار نولکھیا ہمار پیا
ناز ہے مجھ کو اُس کے کرم پر
کاہے کروں نہ سنگھار نولکھیا ہمار پیا

☆

کیا بتاؤں کیا ہوا کیسے ہوا
جیسا چاہا آپ نے ویسا ہوا
روح بن کر آپ جب ہم سے ملے
آپ ہی کا ہر طرف چرچا ہوا
پہلے بھی تو تھا مگر ایسا نہ تھا
ایک ذرّہ دیکھئے کیا کیا ہوا
دلبری اے دلبری اے دلبری
میں تری خاطر جیا اچھا ہوا
پارسائی کیا کریں کس کام کی
میکدے میں جو گیا زندہ ہوا

☆

تیرے ناز و ادا میں ہے وہ دلبری دلبری دلبری
کیسی رنگی فضا جانِ من خوشتری خوشتری خوشتری
تم پہ نازاں ہے سروِچمن دھوم ہے سارے دشت و دمن
تو ہے گل رنگ گل پیرہن اے پری اے پری اے پری
ساتھ لے کے چلی جب صبا تیری خوشبو اے جانِ حیا
چار جانب یہ گونجی صدا واہ رہی واہ رہی واہ رہی
اپنی منزل یہی رہ گزر دِل کی دنیا میں اے دل نہ ڈر
بس سمجھ میں یہ آیا کہ ہے بہتری بہتری بہتری
ہم غریبوں پہ بہرِ خدا اِک نظر رحم کی ڈال جا
ہو مبارک ہمیشہ تجھے سروری سروری سروری

☆

کوئی جلوہ اس زمیں پر ہے خدائے آسماں کا
مرا سر وہاں جھکا ہے میں غلام ہوں وہاں کا
مرا کل جہاں نچھاور مری جان جس پہ صدقے
میں اُسی کا ہوں پجاری جو نشاں ہے بے نشاں کا
تری یاد ہی میں جی لوں یہی آرزو ہے میری
وہیں خاک میری پہنچے یہ خمیر ہے جہاں کا
درِ یار میرا کعبہ مری سجدہ گاہِ دل ہے
میں مسافرِ محبت ہوں جنوں کے کارواں کا
اُسے دیکھنا عبادت یہی جانے جاں وہ منزل
جہاں آکے ہم نے جانا یہی دَر ہے آسماں کا

☆

ماریو ہو کریجوا پہ ترچھی نجریا
نجریا چھیلا ہم کا بڑا دُکھ دی ہیا
نینوا کٹریا چمکے جس بجریا
بجرُیا چھیلا ہم کا بڑا دُکھ دی ہیا

جو ہیا کے پھلوا ہتھوا لگاویں
دیورا نادان پھلوا کمہلاویں
گن ڈھنگ ناہیں بچھاوے سیج ریا
سیجریا چھیلا ہم کا بڑا دُکھ دی ہیا

پترا بلمُوا جس انگوٹھی کے نگنوا
لچکے کمریا جئیسے بانس کی کینیا
بانس کے کینیا جئیسے کالی سی نگنیا
نگنیا چھیلا ہم کا بڑا دُکھ دی ہیا

سونی سونی رتیا من تڑپاوے
ہوت بہان گجرا کمہلاوے
کاہے لے آئے بیری گونوا
گونوا چھیلا ہم کا بڑا دُکھ دی ہیا

جادو چلاوے مڑوا سجاوے
مدھوا پلاوے من بوراوے
نینوا ما ان کے اٹکا با پرنہا
پرنوا چھیلا ہم کا بڑا دُکھ دی ہیا

☆

کنور موری چنری رنگئیو کہ ناہیں
کہو موری نگری بسئیو کہ ناہیں

تم سرتاج جہاں کے رنگئیا
چھیل چھبیلے ہمارے کنہیا
موتی کی مالا نگینا جڑئیا
دُوارے تمہارے باجے بدھئیا

بڑی آس دل میں ہمارے بندھی ہے
تمنّا تمہاری پجارن بنی ہے
نظر منتظر ہے تمہیں تک رہی ہے
تمہاری نگاہوں کی شہرت بڑی ہے

کوئی اس زمانے میں تم سا نہ جانا
کسی کو تمہارے برابر نہ مانا
یہ تم جانتے ہو تمہیں کیا بتانا
کہیں کوئی اپنا نہیں ہے ٹھکانا

☆

میرا دلرُبا دل میں یاد بن کے بستا ہے
میری جان میں ہردم یہ چراغ جلتا ہے
زندگی بلانے خود ایک دن ضرور آئی
جس نے چین کھویا ہواُس کو چین ملتا ہے
میں نثار اُس دن پر جب بہار آئی تھی
آج تک نگاہوں میں وہ سماں تھرکتا ہے
وہ بنانا چاہے تو کیا بنا نہیں سکتا
بجلیوں کے سائے میں آشیانہ بنتا ہے
وہ نظر نہ فرمائیں ہم کبھی نہ مانیں گے
سجدۂ وفا دل میں ایک دن اُترتا ہے

☆

بڑا دلرُبا ہے ہمارا کنہیا
ہمیں چھینتا ہے ہمارا کنہیا
ہوا مشک وعنبر سے مہکی چلی ہے
ہمیں جب ملا ہے ہمارا کنہیا
یہ مرلی کی لَے ہے کہ برچھی کٹاری
جگر چھیدتا ہے ہمارا کنہیا
یہ پن گھٹ پہ آ کے ڈگر روکتا ہے
بڑا من چلا ہے ہمارا کنہیا
اگر ہاتھ آئے تو بے مول لے لو
جنوں بیچتا ہے ہمارا کنہیا

☆

پریم پجاری لالس راکھے نینا موند نہ پاوے
چتوے ہے چت چور تمھیں اُو چتوت ہی رہ جائے

بستی ہے اِک عشق کی جس میں آگ لگائے پھرتا ہوں
درد کی اِک دنیا ہے جس کو دل میں بسائے رکھتا ہوں
ایک تمنّا جس پہ نچھاور ساری دنیا کرتا ہوں
وہ ایسا ہے جس کی خاطر جیتا ہوں اور مرتا ہوں
پریم کہانی سننے والا سن کر ہوش گنوائے

من اُبھرا جب من کے اندر سات سمندر پھاند گیا
کھنچ کر پہنچا اُس کی جانب دین گیا ایمان گیا
لوٹ لیا سب تن من جس نے دل اُس کو پہچان گیا
خاص تجلّی موسیٰ والی سارا عالم جان گیا
ایسا رنگ کہ سارا جیون رنگ رنگ ہو جائے

☆

لے گا خبر یا کون ہماری، تم بن کون سنے گا
حضور میرا کوئی نہیں
کرنا نظر سرکار، حضور میرا کوئی نہیں

جب اے صبا تو طیبہ کو جانا
میری طرف سے اُن کو سنانا
تمہاری خدائی تمہارا زمانہ
تم بس نظر سے نہ اپنی گرانا
کرنا نظر سرکار، حضور میرا کوئی نہیں...

کالی کملیا کاندھے تمہارے
داتا ہمارے بیرن ہمارے
اوروں میں کیا ہے ہم کیا وِچاریں
یہ سنسار تمہارے سہارے
کرنا نظر سرکار، حضور میرا کوئی نہیں...

رنگِ جنوں کے عالم ہی نیارے
کشتیٔ دل ہے تمہارے حوالے
کیسا مقدر کیسے سہارے
کافی ہے اتنا بس تم ہمارے
کرنا نظر سرکار، حضور میرا کوئی نہیں...

☆

دلبر مرا جہاں ہے یہ دل وہیں جیے گا
اُن تک اگر نہ پہنچا تو جی کے کیا کرے گا

وہ بارگاہِ دل ہے یہ سر وہیں جھکانا
بے کس کی آبرو کو پُرسا وہیں ملے گا

وہ نازشِ رگِ جاں وہ فتنۂ قیامت
گزرے جدھر جدھر سے کعبہ وہیں بنے گا

ہستی ہی میکدے میں جس کی رہن ہوئی ہو
سر رکھ کے اپنا پائے ساقی پہ ہی مرے گا

رگ رگ میں بس گئی ہو صہبائے عشق جس کے
اے گرمئ زمانہ وہ تجھ سے کیا ڈرے گا

☆

تم پہ نثار جان و دل اب تو کیا جو ہو سو ہو
کچھ بھی نہیں تیرے سوا یاد رہا جو ہو سو ہو

ساقی کی چشمِ نیم باز کام جو اپنا کر گئی
ڈوب کے میکدے میں دل کہنے لگا جو ہو سو ہو

کوچہ ٔ ول میں آ کے جب مستِ شراب ہو چکا
ہوش کی بات کچھ نہیں بھول بھی جا جو ہو سو ہو

جس کو نصیب سے ملا سجدۂ سنگِ در ترا
پھر تو تمام زندگی کہتا رہا جو ہو سو ہو

زہد و رِیا کو چھوڑ کر اُس کے طلب کی فکر کر
اُس کی طرف نظر اُٹھا پھر تو ہے کیا جو ہو سو ہو

☆

پیر توری چوکھٹ پہ بولے لال مُنیا
بولے لال مُنیا تو جھومے ساری دنیا

میرے جنوں میں رنگِ وفا ہے
میں ہوں پجاری وہ دیوتا ہے
مجھ کو تو خالی اتنا پتہ ہے
اُس کے ہی در سے مقدر جڑا ہے

ہماری صدا تھی صدا کون سنتا
بھکاری کی جھولی بھلا کون بھرتا
نظر اتنی ہم پر کوئی بھی نہ کرتا
اگر وہ مسیحا نہ بن کر اُترتا

یہ دل اور دل کی تمنّا ہے تم سے
خدا ہو خدا اور یہ بندہ ہے تم سے
یہ سورج تمہارا یہ چندا ہے تم سے
سنو یہ کہ جو کچھ ہے زندہ ہے تم سے

☆

جب تک دل میں نہ آویں مہاراج
آس نہیں کچھ بھی ملنے کی
تب تک دُنیا نہیں جینے کی

پریم ڈگر کی بات بڑی ہے
سیدھی دَر پہ اُن کے گئی ہے
جس کو بھی یہ راہ ملی ہے
اُس کی ہی بس ارے بات بنی ہے

سجدۂ سنگِ در جو ادا ہو
تب کچھ جان و دل کا بھلا ہو
تن من اس کے ہاتھ بکا ہو
تب کیا بتاؤں دنیا میں کیا ہو

رنگِ چمن میری جاں ہے اُن ہی سے
رونقِ حسنِ جہاں ہے اُن ہی سے
میرا یہ اپنا مکاں ہے اُنھیں سے
یہ دل زندہ جواں ہے اُنھیں سے

☆

باجے لے مرلیا تہ رُنگ جھُنگ ہولا
شیام توہری نگری میں مگن ہوا چولا
جو دیکھوں صورتیا تو جگر مگر ہولا
میں تو نچھاور اِی شیام بڑا بھولا
نندیا اُچٹ جائی جاگ جئ ہیں سجنا
دیکھا ہو پپیہا ائیسی بولیا نہ بولا
میں پانچ گانٹھ ہردی دیہوں رنگ ریجوا
تار تار چنری میں پریم رس گھولا
اِی گھاٹ اب پھر کبھوں نہ ملی ہیں
پیا کی نگریا میں جنم داغ دھولا

☆

شیام نے بانسریا پر ایسا راگ چھیڑا ہے
ہوش اَب نہیں آتا بےخودی نے گھیرا ہے
آپ کے علاوہ کچھ اب نظر نہیں آتا
کچھ نہیں رہا میرا حال اب یہ میرا ہے
پھر نہیں بڑھا آگے دیکھ کر اُنہیں شاید
آج تک وہی دل کا شام اور سویرا ہے
میں ہوں اُن کا سودائی میرے دل کی دنیا میں
یار کی محبت ہے یار کا بسیرا ہے
رنگ کوئی دنیا کا دل کو اب نہیں بھاتا
اُس نے اپنی اُلفت کا ایسا رنگ پھیرا ہے

☆

اس زمیں پر اِک سہارا چاہیئے
یہ سہارا ہو تو پھر کیا چاہیئے
زندگی بھر آرزو اتنی رہی
آپ کے دامن کا سایہ چاہیئے
ہوش بھی پھر ہوش کو ڈھونڈے نہیں
اُن کے در پر ایسا سجدہ چاہیئے
آدمی کے بھیش میں یہ آدمی
کام کچھ کر جائے اچھا چاہیئے
جان و دل میں وہ پری پیکر بسے
ایسے جینا ہو تو پھر کیا چاہیئے

☆

اُس کی خوشبو میں یہ تن اپنا بسایا جائے
ہے وہ صندل اُسے ماتھے سے لگایا جائے
چاند کی گود میں بیٹھا ہے صراحی لے کر
جانے کیا شئے ہے اُسے کیسے بتایا جائے
زندگی بھر جسے آیا نہ محبت کرنا
ہے محبت ہی خدا کیسے بتایا جائے
جس نے پایا ہے بھنور ہی میں اُسے پایا ہے
کشتی اب لے کے کنارے پہ نہ جایا جائے
آئے پھر بادِ بہاری چلے پھر نرم ہوا
یہ صنم خانہ محبت کا سجایا جائے

☆

میرا یار بڑا انمول، اے دل دھیرے دھیرے بول
سن لے گی یہ دنیا ساری، راز نہ اپنے دِل کے کھولے

دیکھو یار کی یاری کیا ہے
چمن میں رنگِ بہاری کیا ہے
کھلی ہوئی پھلواری کیا ہے
دل دنیا میں جاری کیا ہے

اُن سے رنگِ بہاری قائم
اُن کے دم سے دنیا دائم
اُن کی باتیں نرم ملائم
اُن کی یاد میں یہ دل قائم

جانِ تمنّا جانِ وفا ہے
اس دنیا میں میرا خدا ہے
میرا خدا ہے میرا دلبر
میرے دل میں بسا ہوا ہے

مائی ری میں ٹونا کری ہوں باندھوں بنے کے نین ری
سانچی کہوں اِی بیری نینا لے گیو مورا چین ری

گج موتی ہار گلے انکھیوں میں کجرا
جادو بھرے نینوں سے چھلکے مدھووا
بسا میرے سپنوں میں مور من بسیا
میں تو حیرائی گئی دیکھے صورتیا

یاد بسی ہے سینے اندر ہمیں بہت تڑپاتی ہے
دیکھو تو دیوانہ کر کے گلی گلی پھرواتی ہے
چین نہیں ملتا بن دیکھے نیند نہیں آپاتی ہے
تم ایسے ہو چھیلا جس پر چاہ مری اِتراتی ہے

اُن کی صورت کا جانوں کا ہے
نغمہ جاں ہے ردِ بلا ہے
تیرِ نظر وہ ایسا چبھا ہے
دونوں جہاں میں واویلا ہے

☆

سناؤ مرلی کی تان پھر سے مرے کنہیا مرے کنہیا
چاروں جانب سرور برسے مرے کنہیا مرے کنہیا
جھلک جو اپنی دکھائی تم نے یہ دل کی دنیا بسائی تم نے
تو تم کو کوئی بھلائے کیسے مرے کنہیا مرے کنہیا
جو یار رگ رگ میں بس چکا ہے جو تیر چبھ کے کسک رہا ہے
اُسے کوئی اَب نکالے کیسے مرے کنہیا مرے کنہیا
جو آگ دل میں لگی ہوئی ہے جو درد بن کر بسی ہوئی ہے
وہ کیا ہے کوئی بتائے کیسے مرے کنہیا مرے کنہیا
عجیب جلوہ ہے دلکشی ہے شراب جیسے اُبل رہی ہے
کوئی یہ منظر بھلائے کیسے مرے کنہیا مرے کنہیا

☆

دل نہ دل سے ملا تو ملا کچھ نہیں
یہ تماشہ نہ ہو تو مزہ کچھ نہیں
اب یہ جانا جب اُ ن کی گلی مل گئی
ساری دنیا میں اُن کے سوا کچھ نہیں
جس نے پائے صنم پر نہ سجدہ کیا
اُس کا جینا بھی کیا، کیا جیا کچھ نہیں
یہ جبیں اپنی اُس خاکِ پا سے مَلو
اور مرضِ جنوں کی دوا کچھ نہیں
وہ نشاں بن کے اُس بے نشاں کے رہے
جن کو اپنے پتے کا پتہ کچھ نہیں

☆

بس یار تُو ہی باٹیا دِلدار تو ہی باٹیا
ہم سے غریبوں کے سنسار تو ہی باٹیا
کا ہار پھول لاوے کا دیپ جل چڑھاوے
جیو جان ہو نچھاور اَس یار تو ہی باٹیا
سگرو جگت میں مہکی خوشبو توہار بالم
پھولوں میں ہر چمن کے سنگار تو ہی باٹیا
زندہ تمہارے دَر سے منگتا توہار باٹے
ائیسن رحم کرئیا سرکار تو ہی باٹیا
پتوار ہے سلامت منجدھار کیا کرے گا
ہے ناؤ کے کھوئیا پتوار تو ہی باٹیا

☆

یہ عشق جب سے میرے دل میں سما گیا ہے
راتوں کو جاگنے کی عادت سکھا گیا ہے
وہ ایسی دُھن میں اپنی بنسی بجا گیا ہے
رگ رگ میں زندگی کے نغمہ سما گیا ہے
دامن یہ جب سے اُن کا ہاتھوں میں آ گیا ہے
میں جانتا ہوں میری قسمت بنا گیا ہے
وہ روشنی ہے جس سے دل جگمگا گیا ہے
اُس کا نصیب جاگا جو تم کو پا گیا ہے
مرجھائے دل کو میرے زندہ بنا گیا ہے
ایسا لگا کہ جیسے جادو جگا گیا ہے

☆

لے کر جو مجھے کوچۂ دلدار میں گیا
پھر عشق اُس گلی میں مرے ساتھ ہی جیا
پہلو میں درد دردِ وفا میں ہزار رنگ
اے دل ترا نصیب بڑے کام کا رہا
سجدے میں سر گیا اُسے دل نے خدا کہا
وہ جب مجھے ملا تو اسی بھیش میں ملا
اُس کے پتے ہزار تو تھے اس جہان میں
لیکن اُسے ملا جو سوئے میکدہ گیا
اُس گھر میں جانے کون تھا جس دَر پہ جا کے دل
کھا کے قسم وہیں کی وہیں پر جیا مرا

☆

اللہ مرشد مرشد اللہ حسنِ منوّر ماہِ تمام
میرے سورج میرے چندا میرے ساقی تمہیں سلام
میخانے میں جینا سیکھا رِند بنے اور پینا سیکھا
اس دنیا میں میری دنیا بادہ صراحی شیشہ و جام
پا کر کھونا کھو کر پانا جیسے رکھّے ویسے رہنا
میری ساری دنیا اُسی کی جو کچھ ہے سب اُس کے نام
من مندر میں اِک مورت ہے عرش سے اُتری اِک صورت ہے
صورت اُس کی ایسی جس کو دیکھ کے دنیا ہوئی غلام
جلوۂ یار جو فرصت دے تو دنیا تیری جانب دیکھوں
میں دیکھوں کیوں تیری جانب مجھ کو اپنے کام سے کام

توری پیار بھری بتیاں سُن سُن
اب لاگ رہی تورے نام کی دُھن
مگر ایک نہیں کوئی مجھ میں گن
یہ ارج بھی موری پیا مورے سُن

یہ جو من ہے مرا تیرے ساتھ بسے
تجھے بھول جو جائے تو کیسے جیے
یہی ایک سہارا ہوں دل میں لیے
کہاں اور کسے یہ نصیب ملے

ترے نین کٹاری کٹاری بنے
تری زلف شکاری شکاری بنے
کوئی کیوں نہ تمہارا پجاری بنے
سبھی در کے تمہارے بھکاری بنے

رہِ عشق میں میرے بڑھے جو قدم
تو یہ دل نے کہا کہ اے میرے صنم
خود اتنا مٹیں تیری چاہ میں ہم
نہ ہو تیرے سوا کوئی رنج و الم

☆

جو گزر سکی ہے مجھ سے تری یاد میں گزارا
میں تجھے بھُلا کے زندہ رہوں یہ نہیں گوارا

تیرے پیار کا جو دلبر کوئی پا گیا سہارا
تو نگاہ میں کہیں پھر نہ جچا کوئی نظارا

اُسے اور چاہیے کیا جسے مل گیا ہو اتنا
ترے سنگِ در کا سجدہ ترے گھر سے کچھ اُتارا

بہ ہزار حسن و خوبی سرِ طور آ گیا وہ
اُسے دیکھنے کی ہمت کوئی دل اگر نہ ہارا

تری بارشِ کرم کے اُسی بارگاہ میں ہوں
جہاں شاخِ زندگی کو ترے حسن نے سنوارا

☆

ہمرے جو دل میں بسے آئے گوسئیاں سئیاں
ہم اِی جانا کہ ہے کعبہ یہی ٹھئیاں سئیاں

چھوٹ منھ کیسے کرے آپ بڑائی توہری
سکھ ملا ہم کا بڑا توہری سرنیاں سئیاں

توہرے میخانے میں جو آئی تو سب بھول گئی
یاد اب دین دھرم ہے نہ وہ بتیا سئیاں

کوئی سنسار میں اَب ائیسی نظر کون کری
اب کہاں جابے بھلا چھوڑ اِی پئیاں سئیاں

تو ہی اِک نور سراپا ہو سکل جگ ظاہر
ہم کا کافی ہے یہی بس کرب سئیاں سئیاں

☆

دل سے نکلی یہ آواز، اللہ مرشد مرشد اللہ
آٹھ پہر باجے یہ ساز، اللہ مرشد مرشد اللہ

چھیڑ گئے یہ نَین گلابی
کر دینہو موہے متواری
سدھ بدھ اپنی تم پہ واری
چھیل چھبیلے مدن مراری

جان تمہیں ایمان تمہیں ہو
میخانے کی شان تمہیں ہو
ہم میں اک انسان تمہیں ہو
اللہ کی پہچان تمہیں ہو

لا میں اپنا آپ گمایا
الہ اللہ میں تم کو پایا
نور نبی کا ہر سو چھایا
سوجھ پڑی اب نوری کایا

☆

بھوکھیا نہ لاگے، پیاسیا نہ لاگے موہیا لاگے ہو
توہری دیکھ کے صورتیا موہیا لاگے ہو

بھولے نہ بھولی ایسی دکھایو
پنجرہ ما بند جئیروا جگایو
کجرا نینوا سے کاہے چرایو
ہے سگنا تو بولیا ائیسی سنایو

سانجھے کے سہرا بہانے جھرائے جائے
لیکن پریتیا جو پھلوا کھلائے جائے
مہکیا نہ جائے چاہے کتنوں سکھائے جائے
ائیسی لاگی جو من ما سمائے جائے

اِی انکھیاں کھلی رہیں چتویں پرنواں
پرنواں ما توہرے بسا با جھنواں
رتیا ما دیکھی توہرے سپنواں
دِنوا بتائی توہرے دھینواں

☆

ہوش اب نہ آئے گا اِک نشہ سا چھایا ہے
میکدے میں رہنا ہی میکشوں کو بھایا ہے

سر کو اُن کے قدموں پر ہم نے جب جھکایا ہے
آدمی نظر آیا اُس خدا کا سایا ہے

تم کو کیا خبر کیسی اُس کے دل کی بستی ہے
ہم نے راہِ دل کتنی مشکلوں سے پایا ہے

دیکھ کر اُنہیں اب کچھ یاد ہی نہیں آتا
آرزو بھی کیا کرتے دھوپ میں وہ سایا ہے

وہ جہاں بھی رہتے ہیں صد ہزار رنگوں میں
نور کے چراغوں میں نور ہی سمایا ہے

☆

تم دل کے نگر میں وِراجت ہوا ے شیام اِی ہم پہ کرم ہوئی گے
ہم تو ہری دَیا کے بھکاری ہیں اِی بھاگ ہمار کہاں لئی گے

دھرتی آکاش پہ تم چھائے اس روپ میں بِدھنا بن آئے
ہو چاند سہانا کھلا جئیسے جنت اِی پریت نگر ہوئی گے

اِک ہم ہی نہیں صرف پکڑے چرن آج کتنے ہتھیلی پہ سر ہیں مگن
آنکھ کھولے نہارت ہیں رہیا سجن کون آوے کی تو ہری خبر دئی گے

بت خانے میں ساری عمر کٹی اُس بت کی نوازش تھی ایسی
اِی دنیا عجب حیران بھئی اُو گیسوئے پُر خم کا کئی گے

نادان یہ اُن کی نگریا ہے یاں زور نہ اپنے دکھانا بہت
جب چاہ لہن تو پتہ نہ چلا اُو شورِ تلاطم کہاں بہی گے

☆

ہم ہو نہائے لین گنگا سنو ہو گوری
ہوئی گا ہمار من چنگا سنو ہو گوری

پیا کی صورتیا سمائی گئی منوا
نور جگا نرمل جڑاے گوا تنوا
سوئی گئی رات بھئے جا گی بہنوا
آنکھ کھلی دیکھا تو پیا تھے سمنوا
دوڑ گئی لپٹ پڑی پیا کے چرنوا

چرنوا میں ایئسا سمائی گوا منوا
یاد نہیں کیئسے گزر گئے دِنوا
اُن ہی میں ڈوبا نس دن پرنوا
سب کچھ میں پائی گئی پائے کے چرنوا

سجدہ کیا پریم گلی کعبہ بنائے لیا
بھولی نہیں چاہ کبھی پھندا لگائے لیا
ساتھی جنموا کا آپن پائے لیا
روح جگی دنیا کو جنت بنائے لیا

☆

کبھی خیال جو آیا خدا کے بارے میں
تو دی ہے دل نے صدا دلرُبا کے بارے میں
میری وفا میں نہیں اور کچھ سوا اِس کے
کہوں میں اور کیا اپنی وفا کے بارے میں
میری روح میں جیسے سما گیا ہے کوئی
کہوں کیا اور اُس جانِ حیا کے بارے میں
ہر ایک رگ میں سمائی ہے ساتھ رہتی ہے
بتائیں اور کیا اُن کی ادا کے بارے میں
کبھی جو وقتِ سحر میکدے سے ہو کے گئی
تو دیر تک رہا چرچا صبا کے بارے میں

☆

دل باندھ لے اس زلف سے اس راہ میں دیوانہ بن
کھا کر قسم اس زلف کی ساغر اُٹھا مستانہ بن
عاشق ہوا مجنوں بنا در در پھرا رُسوا ہوا
یہ زندگی کچھ کام کی گر بن سکے افسانہ بن
پیرِ مغاں کا حکم ہے کر مے کشی ساغر اُٹھا
یہ آگ ہی ہے زندگی ڈرتا ہے کیا مستانہ بن
زرّیں قمر رنگیں اثر جانِ جگر وہ شمع رو
اپنی جو چاہے آبرو خود کو مٹا پروانہ بن
یہ زندگی اک رقص ہے آ مست ہو کر رقص کر
اس کوچہ و بازار میں دیوانہ بن دیوانہ بن

☆

ایسا کہاں ڈھونڈ لیہوں ساری رے بجریا
توہری گلی چھوڑ کہاں جاؤں اے سنوریا

ایسا دھیان دنیا میں کوئی نہیں دے گا
پیا بنا کوئی میری سدھیا نہ لے گا

جس پہ نظر گھوم گئی جھوم گئی کایا
ایسی نظر اور کہیں ہم نے نہیں پایا

جب سے پیا تم ہو ملے دل کو سکوں آیا
بھول گیا سارا جہاں جب سے تمہیں پایا

اپنے سے نصیب کوئی بنا نہیں پایا
جب سے نظر تم سے ملی جینا مجھے آیا

ساقی بنا میکش پہ کون ترس کھائے
کون سنے دل کی صدا کس کو دَیا آئے

☆

تم ہو ساجن میری دنیا میری دُنیا تم نے بسائی
سب جگ روٹھے تم مت روٹھیو تم روٹھیو تو غضب ہوئی جائی

آنسو ڈھرے کجرا بہہ نکلے وِیوگ کی آگ میں پریت جری ہے
پاؤں پڑی زنجیر کے پتھر اوپر گہری لکیر پڑی ہے
چاہ تمہاری بھلائے نہ بھولی پریت کبھی نہ مٹائے مٹی ہے
جانِ جہاں ہمارے دُلارے یہ جان تمہارے ہی ہاتھوں بکی ہے

تم نے سنے دُکھ بین ہمارے ہم نے تو تم سے کہانی کہی ہے
سانچی کہو من موہن ہمارے تمہیں دل بھیتر کیسی لگی ہے
جیسی کٹی ہے تمہارے لیے تھی جو بھی رہی ہو تمہاری رہی ہے
تم نے بنائی بنائی بنی سو ہمارے بنائے تو کچھ نہ بنی ہے

☆

سائیں کے مندروا میں دینا جرائے آئے نندی

موری پت راکھیں بہاری ہمارے
مورے گسئیاں مراری ہمارے
اُن کو جو بھاوے رنگائی آئی نندی

دیکھت ہے جو بلم مسکائے دِہن
جیون کی نئیا کنارے لگائی دِہن
میں آپن گھروا بسائے آئی نندی

تیرتھ برت نہ نیم کچھ سادھا
جئیرا جرائی کہ نس دن راکھا
میں آپن بلما جگائی آئی نندی

☆

دے بے رے ملنیا تو ہے ہار گج موتیا کے
ائیسن مالا بناؤ رے
پھلوا سے مہکے مورے بھاگ کی لکیریا
سئیاں کا مورے پہناؤ رے

سجدہ کروں میں یار کو اپنے، میرے یار کی یاری نہ پوچھو
میرے دل کو زندہ رکھے، مستیٔ بادِ بہاری نہ پوچھو
ایسے یار کے صدقے جانا، جان و جگر کیوں واری نہ پوچھو

میں کچھ خدمت اُن کی کرلوں، حسرتِ دل ہے یار کی خاطر
روشن شمعٔ وفا سے محفل یہ محفل ہے یار کی خاطر
نام ہے اُن کا لب پر میرے میرا جینا یار کی خاطر

جذبۂ دل کو کامل کرلو پھر دیکھو وہ جلوہ کیا ہے
جلوے سے ہے روح میں مستی روح سوا کچھ ہونا کیا ہے
روح مری اور اُس کی اک ہے اب دونوں میں پردہ کیا ہے
کیا بتلاؤں یارو تم سے میرا شیام سلونا کیا ہے

☆

زندگی تیری گلی میں بھرے بازار ملے
کام کا کچھ نہیں جب تک نہ وہ دلدار ملے
اب تو سوچا ہے کہ کچھ بھی ہو مگر یار ملے

عشق جب سر میں سما جائے مزہ دیتا ہے
درد جب حد سے گزر جائے دوا دیتا ہے
بن کے لیلیٰ کسی مجنوں کو صدا دیتا ہے
وہ مسیحا ہے جو مردوں کو جلا دیتا ہے
جس نے ڈھونڈا اُسے رومی ملے عطّار لے

درد میں ڈوبے ہوئے ملتے ہیں لمحات کہاں
جس کی لذّت سے کھلے روح وہ سوغات کہاں
اُن سے مل آؤں تو لیکن ہو ملاقات کہاں
اپنی جانب جو نظر ڈالوں تو اوقات کہاں
ہم تو ہر طرح سے اپنے کو گنہگار ملے

دل میں ایسی کوئی الجھن تھی نہ سمجھا کوئی
زخمِ دل دیکھنے دنیا میں نہ نکلا کوئی
اپنا سر آپ لئے پھرتا تھا تنہا کوئی
چین دنیا میں کہاں چھاؤں کیا پاتا کوئی
بن کے یوسف بکے کوئی تو خریدار ملے

☆

چمپا کھلا چمیلی پھولی، گلشن کھلے ہزار
چمن میں لیکن بالم، کوَن مثال توہار
توہنسے مہکے جیون بگیا، اِی دھرتی گلزار

من مندر میں دیوتا بن کر تم ہے ناتھ سمائے ہو
سورج بن کر چاروں جانب ارس فرس چمکائے ہو
رنگ برنگی لہروں والی دریا میں لہرائے ہو
جان پڑا کہ جیون کیا ہے تم جب سے گھر آئے ہو

پاؤں تمہارے سر رکھنے کو دل میں چاہ سمائی ہے
کوئل بن کر کوکی نس دن تب یہ لاج گنوائی ہے
پریم اگنی میں جلنے والے دِل نے راحت پائی ہے
دیکھو ہو مد بھری بدریا اُمڑ گھمڑ گھر آئی ہے

نور نبی کا جیون دانی چو مکھ جگمگ ہوتا ہے
رٹتا ہے من نام اُنہیں کا بڑے چین سے سوتا ہے
نوری دھار بہی دھری پر اللہ روپ اُترتا ہے
نام سنو تو چت ٹھنڈائے دیکھے بھاگ بدلتا ہے

☆

پیا پیا رٹنا کرے پیا کے پیروا رتیا بولے لا پپھوا
جئیرا چھینے لا پپھرا جدوآ ڈارے لا پیروا
رتیا جاگے سووے ناہیں ایسی بھاگ لکھنیا
دنیا سووے پریمی جاگے پی پی کرے رٹنیا
پی پی کہہ کے ویاکُل منوا بولے ایسی بولیا
آگ لگے سینے کے اندر ہل جالے رے چھتیا
کوئی نہ جانے کون بتائے گھائل دل کی بتیاں
لاکھوں بولی بولے دنیا ایک نہ مانے بتیا

☆

ایسی رنگو رنگ ریج پیا کہ تمہرے ہی رنگ میں رہوں سئیاں
بات پرائی اب نہ سہوں گی تمہری کہی ہی کروں سئیاں
جوڑ لیا تو توڑوں کیسے ٹوٹ گئی تو پریت ہی کیسی
رنگ میں رنگ ملائے کے دیکھوں بس میں تمہاری رہوں سئیاں
چین پرت ناہیں مورے جیا کو وِیاکُل منوا کھوجے ہے موہن
ہمرے پران میں ایسے بسے ہو اب کیسے دور رہوں سئیاں
جو سکھ ساجن تمہرے چرن میں بیٹھ ملا وہ کہیں بھی نہیں ہے
اب سنسار کی بات نہ کری بے کب تک آنچ سہوں سئیاں
بانہہ دھرے کی لاج ہے اُن کو آس یہی من باندھ رکھوں گی
جب تم ساتھ سہارا ہو مورے کاہے کی چنتا کروں سئیاں

☆

میں پھلوا چنن گئی راجہ کی بگیا
میں شیام سندر پائے گئی راجہ کی بگیا

مورے پران ما ائیسی سمانی
دیکھ صرتیا میں ہو گئی دِوانی
بندیا ہرائی گئی راجہ کی بگیا

دیکھ مسکائے آس بندھائے گئیے
روم روم تڑپا آگ لگائے گئیے
میں تو بکائی گئی راجہ کی بگیا

لوگ بہت روِکن ہم ناہیں مانے
سینے میں کوَن بسا لوگوا نہ جانیں
میں بھاگ جگائی آئی راجہ کی بگیا

☆

منوا ڈولے تنوا ڈولے ڈولے کل سنسار ہو
دُنیا دیکھے مستانے کو ناچے بیچ بازار ہو

چھیلا میرا میرے آنگن دیکھو آیا آ ہا ہا
حسن سراپا بھایا من کو من کو بھایا آ ہا ہا
جلوہ نوری نوری جلوہ ہر سو چھایا آ ہا ہا
صورت مورت اللہ والی اللہ آیا آ ہا ہا

کئیسی دیکھ وہ صورت بھولی من بوْرایا آ ہا ہا
بجلی چمکی بادل گرجا دل لہرایا آ ہا ہا
باندھ پگڑیا بننا آیا بننا آیا آ ہا ہا
ایک تجلّی ایسی پھر کچھ اور نہ بھایا آ ہا ہا

☆

کوئی چیز ہے جہاں میں یہ پیامِ دلرُبائی
جہاں سُن لیا کسی نے اُسے نیند پھر نہ آئی

تری جستجو میں ہر شئے تری چاہ میں سبھی کچھ
تجھے پا گیا جو کوئی تو وہ پا گیا خدائی

کہیں اور کچھ نہ بھایا مجھے اور کچھ نہ آیا
مرے کام صرف آئی ترے عشق کی دُہائی

مرا ناز ہے اسی پر کہ گدا نواز تجھ سے
جو میں پا گیا کبھی کچھ تو حیات مسکرائی

یہ صنم پرست دِل ہے یہ صنم صنم کہے گا
یہی نام لیتے لیتے میری روح جگمگائی

☆

ہمری چنریا رنگائے دیو راجا ہم پہ دیا کرنا ہو
ہمری نگریا بسائے دیو راجا ہم پہ دیا کرنا ہو

منگتا کب سے دُوارے کھڑا ہے پیروں پڑا ہے
سووت بھاگ جگائے دیو راجا ہم پہ دیا کرنا ہو

صندل کایا بچائی لیوی ہمری ماٹی نہ ہوئی جائے
آپن نجریا گھمائے دیو راجا ہم پہ دیا کرنا ہو

ہمرے کرموا ما لکھ دیو توہری نگریا نہ چھوٹے
ٹوٹی مڑئیا چھوائے دیو راجا ہم پہ دیا کرنا ہو

کیسے کہے دُکھیا دُکھ آپن اتنی ارج ہے ناتھ ان چرنن
آپن پرجا بسائے دیو راجا ہم پہ دیا کرنا ہو

☆

میری حیات کا وہ مقدر بنا رہا
جانے وہ کون تھا جو نظر میں بسا رہا
بلبل چہک کے پھول کے قدموں پہ گر پڑا
سرِ عشق کا ہمیشہ تماشہ بنا رہا
مل جائے اُن کا دَر تو کہو زندگی ملی
ورنہ سرِ حیات کسے فائدہ رہا
ایسا کرم کہ خاکِ درِ میکدہ بنا
یہ آبرو ملی تو فلک دیکھتا رہا
اُن تک کبھی یہ خاک بھی پہنچے خدا کرے
میں تو دُعا ہمیشہ یہی مانگتا رہا

☆

آنکھیں کھولو جلوہ دیکھو دیکھو کیسا پردہ ہے
یاد میں اُس کی ڈوب سکو تو پردے میں ہی جلوہ ہے
یاد کرو اُس روزِ ازل کو جب تم نے دی پینے کو
اُس دن سے یہ حال وہی ہے جیسا بھی ہے اچھا ہے
شام سلونی ہوا معطّر رات نے گیسو کھول دیے
آج وہ قتلِ عام کریں گے گھر گھر اس کا چرچا ہے
سر پر ہو ولیوں کا سایہ ردِّ بلّیاں دشمن دُور
آج بٹے گا نور کا صدقہ ساجن کے گھر جلسہ ہے
ہم نے آنکھ موند لی اپنی یاد میں جس کی کھوئے ہیں
سجدہ گاہِ نورِ ازل ہے اس دنیا کا دولہا ہے

☆

پردے میں غیب غیب کے دل میں جمال ہے
ہر جا وہی ہے اور اُسی کا خیال ہے

ہر ذرّہ کائناتِ جنوں کا نہال ہے
چوکھٹ پہ اُن کے سر ہے عجب دل کا حال ہے

خوش قسمتی سے نورِ ازل تک پہنچ گئی
ورنہ اُدھر نظر بھی اُٹھے کیا مجال ہے

وہ برق جلوہ گر جو ہوئی طور جل گیا
اُن کی طرف نظر بھی اُٹھنا کمال ہے

وہ یاد بن کے ساتھ ہی رہتے ہیں ہر گھڑی
اس زندگی میں اُن کو بھلانا محال ہے

☆

ہمارا دِل کہیں بھرتا نہیں ہم کیا کریں بولو
تمہارے بِن کہیں لگتا نہیں ہم کیا کریں بولو

تمنّا خاک بن جانے کی ہے اب لاج رکھ لینا
بِنا اس کے صنم ملتا نہیں ہم کیا کریں بولو

یہ تصویرِ محبت جانے کیا کیا کھو کے بنتی ہے
یہ گھر بن کھو دیے بستا نہیں ہم کیا کریں بولو

وہ مستی بن کے آئے ہیں تو کیسے لوٹ جانے دوں
یہ نغمہ بارہا چھڑتا نہیں ہم کیا کریں بولو

☆

دلبر جانی ارے دلبر جانی
بدرا کی رم جھم رُت ہے سہانی

کارے بدروا پیا کو بلاؤ
رُت ہے سہانی ہم کا جیاؤ
ساغر و شیشہ لے کر آؤ
ہم تو پئیں گے جیسی پلاؤ

جانِ وفا یہ ایسی گھڑی ہے
گلشن و گل ہے کلی کھلی ہے
جانے کیسی ہوا یہ چلی ہے
جھوم اُٹھا دل دھوم مچی ہے

☆

چھاجن چھاؤ پیا گھر آئے بھاگ جگے مورے آنگن کو
گھی کے چراغ جرائے دھرواو پئیاں لگو یہی آون کو

ہردے میں سماؤ ھے من کے رِجھاون
نرالی اداؤں کے ہریالے ساون
یہ کہنا ہے تم سے پکڑ کر کے دامن
یہ دامن نہ چھوٹے سنو مورے ساجن

بنی ہے محبت بھکارِن تمہاری
تمہیں دیکھ کر کے یہ دنیا پکاری
چھبیلے کٹیلے رسیلے مراری
میری جان صدقے میں تم پہ واری

☆

برسے سُہاگ بنّا توہرے اگنوا
یہی رے اگنوا میں اٹکا با پرنوا

بھینی سی خوشبو کی لہریں اُٹھی ہیں
کلیوں کے جھرمٹ میں ڈالیں ہری ہیں
ایسی پھہاروں کی بوندیں پڑی ہیں
چاروں دِشائیں چومُکھ سجی ہیں

کیسے بتاؤں کیسا لگے ہے
صبح تجلّی جادو کرے ہے
ایسا کرشمہ دامن دھرے ہے
حیران دل ہے سجدہ کرے ہے

کیسی ہے شمع کیا پروانے
دیکھے تو مانے جانے تو جانے
رسمِ وفا کے یہ دیوانے
جان کی بازی نکلے لگانے

☆

میری جنت ہے دلبر تمہاری گلی اور جنت کہاں مجھ کو پرواہ نہیں
جس کو دیکھا ہے میں نے خدا ہے وہی اور کوئی خدا میں نے دیکھا نہیں

چڑھ کے سولی پہ منصور بتلا گیا زندگی عشق ہے عشق ہی زندگی
خونِ عاشق کی اللہ رے تازگی آج تک کوئی دنیا میں بھولا نہیں

مجھ کو دیر و حرم کی نہ راہیں دِکھا مجھ کو زاہد زہد کے نہ قصّے سنا
جب تلک درد سے دل نہ ہو آشنا اُن کے دَر تک کبھی کوئی پہنچا نہیں

اک تجلّی ہے ایسی کہ روزِ ازل سامنے میں نے اُس کے جھکایا ہے سر
میری نظروں کو بھایا ہے ایسا کوئی ساری دنیا میں کوئی بھی ویسا نہیں

رِند جب تک جیا میکدے میں رہا خیر پیر مغاں کی مناتا رہا
ایک گوشے میں بیٹھا ہوا جی گیا ایک ساغر سوا کچھ بھی چاہا نہیں

☆

پھول گیندوا منگاؤ شیام پیّاں پروں
موری بندیا سجاؤ شیام پیّاں پروں

دھندھ ساری چھٹے مور جئیرا جگے
جوت ایسی جگاؤ شیام پیّاں پروں

من کی بگیا کھلے روح کو رقص ہو
اپنی بنسی بجاؤ شیام پیّاں پروں

رات کیسے کٹے گی تمہارے بنا
دور ہم سے نہ جاؤ شیام پیّاں پروں

☆

بھوکیا نہ لاگے پِیسیا نہ لاگے موہیا لاگے ہو
توہری دیکھ کے صورتیا موہیا لاگے ہو

منگیا بھری ہے سیندور کی ریکھا
باندھے ہیں ہاتھوں میں کنگنا سہاگ
جوڑا ملا ہریالے بنے سے
مدھُوا پیت جیسے جاگے بھاگ

رادھا کے دِل میں کنہیا بسے ہیں
چکئی کے دل میں چکور
پیا پیا رٹت پپیہا بھئی ہوں
ہائے رے ہائے بلم چت چور

ندیا کی دھارا میں جیون کی نیّا
جیون کی نیّا میں بیٹھے کھویّا
سپنوں کے رنگوں میں من کے بسیّا
من کے بسیّا ہیں ایسے لگیّا

☆

ہاتھ باندھ آئے ہیں دَر پہ تمہارے
ہم تو تمہاری چاکری کریں گے

جیسے بھی چاہو ویسے نبھانا
عشق گلی یاد رہے ایسا بنانا
شمعِ وفا جلتی رہے ایسی جلانا
شاخ شاخ پھولے پھلے پیڑ وہ لگانا

درد بھرے دل کی درد بھری سن لو
بے صبرے دل کی بے صبری سن لو
عشق کے اثر کی جلوہ گری سن لو
اب تو چاہے جو بھی ہو دل کی ٹھنی سن لو

کس کی بنی دنیا میں ہم بھی کیا بنائیں گے
کس نے پا لیا کتنا ہم بھی کتنا پائیں گے
دھوپ جب کڑی ہوگی چھاؤں دیکھ آئیں گے
چین جس کو کہتے ہیں آپ ہی سے پائیں گے

جو بنوا آپن ہم تج دین
اَلکھ جگایو نام نرنجن آٹھ پہر ہم لین
سُدھ بسری سنسار بھلانا ایسی مدھو آپین

بیاہ کیو گون نہیں لایو
رہیا تکیو نر موہی نہ آیو
پریت تو منوا بھلائی نہ پایو
ایسی کیئے ہو تو کاہے رِجھایو
کئون خطا ہم کین

اُن ہی سہارے نس دن جیت
اَن سُون موتی ہار پروَت
ایسے بسے ہیں چت سے نہ اُترت
سب ہی بھلی ہوئی کا ہو سوچت
جو بِدھنا لکھ دین

☆

جیسی بھی گزرتی ہے آیئے گزر کر لیں
میکدے کے سائے میں زندگی بسر کر لیں

ایسے کون جانے گا اس جہانِ فانی میں
آیئے وفا سیکھیں دل میں جس کے گھر کر لیں

وہ کبھی نہ بھولیں گے ایسی ہو نمازِ عشق
دل جلے محبت میں اپنی آنکھ تر کر لیں

ننگے پاؤں چلنا ہے تپتی ریت ہے دُنیا
اُن کی چھاؤں مل جائے تو یہاں بسر کر لیں

حوصلے محبت میں پست ہو نہیں سکتے
وہ دِیا نہیں بجھتا جس پہ وہ نظر کر لیں

☆

مدھر رات ہے مدھر ملن ہے مدھر بجی شہنائی
یاد تمہاری جانِ عالم مجھ کو آج بہت آئی

یاد وہی بس آیا دل کو اُس کی خیر منائی
جس کی خاطر دھونی رمائی وِرہ آگ سلگائی

ایسی بیلا ایسا میلا ایسی پھاگ رچائی
جوبن گروی رکھ کر ہم نے دی رنگ کی رنگوائی

سونپ سکو تو سونپ ہی دینا خود کو خود میں رکھنا کیا
جَل نے ساتھ نہ چھوڑا مچھلی جل ہی جل جب چلاّئی

تن میں من میں بسے جو پریتم دیوتا وہی کہائے
ندی پریم کی منوا تیرے لہر لہر لہرائی

☆

جانِ تمنّا میرے دلبر
اس دنیا میں سب سے بہتر
نام تمہارا ہردم لب پر

تم مندر ہو تم ہو مورت
علی ولی مولٰی کی صورت
اللہ والے عرش کی نسبت
حاصل تم سے روح کو برکت
اپنے دِل، میں تمہیں بٹھاؤں
اِک پل تم کو بھول نہ پاؤں

تم رحمٰن رحیمی سایہ
تم اِک نور کی نوری کایا
تم ہو جیون تم جگ مایا
تم نے ہی یہ درد بسایا

جانا میں نے اور نہیں کچھ
بس اتنا کہ تم ہی سب کچھ
اس دنیا اور اُس دنیا میں
عشق تمہارا ہی ہے سب کچھ

☆

موری بنہیاں دھرو شیام پیّاں پروں
مورے دل میں بسو شیام پیّاں پروں
پارنیّا لگے دیکھو جگ نہ ہنسے
ایسی کرپا کرو شیام پیّاں پروں
دل کی حسرت مٹے ساتھ جیون کٹے
بات ایسی کرو شیام پیّاں پروں
جھوم جائے زمیں آسماں کھل اُٹھے
رنگ ایسا بھرو شیام پیّاں پروں
یہ اندھیرا ہے ایسا کہ ڈر سا لگے
ساتھ میرے رہو شیام پیّاں پروں

☆

جھومت آویں سجنا ہمار موری گوئیاں
پیا پیا پیا کی پکار موری گوئیاں
ڈولے لاگی امُوا کی ڈار موری گوئیاں
مرلی کی سُن کے گہار موری گوئیاں
ہلکی پڑت ہے پھُہار موری گوئیاں
جوبنا تو جیا کے جوار موری گوئیاں
توہری پگڑیا کی لیوں بلے ئیاں
یہ ہی سے تو ہمری بہار موری گوئیاں
دھوری چرنوا کی ماتھے لگاؤں
مورا یہی سورہو سنگھار موری گوئیاں

☆

پیا پیا رَٹ کے میں ہیو گئی پپیہوا
میں کا کروں ہائے رام تڑپے جیئروا

کئو نے سرن جاؤں کہاں ماتھا نواؤں
کہواں دُعا مانگوں کئون دیوتا مناؤں
آرتی میں کہیکی کروں کوئن بھجن گاؤں
اُن کے بنا چین کہاں چین نہیں پاؤں

کون ملے ایسا خدا جَیسے سجن مورے
دیکھ اُنہیں بھاگ جائے وِپت ہاتھ جوڑے
بھاگ مورا اُن سے بندھا بات کہوں تھوڑے
ایسے چرن پائے کوئی کیسے اُنہیں چھوڑے

☆

سیج یا کاہے نہ سجولیا گونوا کاہے نہ کرولیا
مورے نولکھیا راجانہ

توہرے ہو کے جَیبے بالم تم تو مور سپنوا
دین دھرم سے ناطہ ٹوٹا جلمی توہرے کرنوا
منوا بیچ سمایو ایسا جَیسے رہئیے پرنوا
ہائے رے ہائے دردیا کیسے جائی مور سجنوا

دِنوا دیکھ سرجوا جاگے رتیا دیکھ سترِوا
بدرا دیکھ کے مورواجاگے چندا دیکھ چکورِوا
جئی ہی کے سئیاں جاگت سوویں واہکا کئون سہروا
دیوتا سُن لیہو وِنتی موری تم کو مور پرنوا

☆

کوئل کوک دئی دیّا رے آئی نول بہار

آگ لگی برہی کی چھتیاں، ہلکی پڑت پھُہار
ساون رُت میں اُمگے جوبنوا، کیسے راکھوں سمبھار

ہرے ہرے پیڑوں پہ پھولے جو پھلوا، پھولوں پہ جئیرا انثار
بگیا جو مہکی جان پڑت ہے، اب ائی ہیں پیوا ہمار

لال چندریا موری رس بھیگی بندیا مور اُجیار
اپنے پِیا کو جو دیکھن نکلی مل گئے سیّاں بیچ بازار

☆

گھر گھر باجے بدھاوا
بلم مورا ہے سجنی آوا

آج تنی رنگوا میں رنگوا ملاوا
روپ سروپ کے جوبن دکھاوا
ڈار تنی نبوآ نورنگیاں لگاوا
آوا چلی انگنا دُوارا سجاوا

پیا کو جو دیکھوں تو جئیرا جڑائے جائے
اَنکھین میں کجرا کی دھاری ہیرائے جائے
چین ملے دل کو جو سیّاں رِجھائی جائے
رام کرے پیا مورا مجھ میں سمائے جائے

☆

میں دیکھ جڑائے گئی پیا مکھ چندا
مورے گلے بیچ لاگ گیو پھندا

سن لو ارج ہے پیا مورے اتنی
ہمری بنائی دیو چاہ لیو جتنی
ائیسی گزر جائے مونسے غریب کی
جان پڑے نہیں بیت گئی کتنی
پڑا رہے ایسا پریت کا پھندا

من میں ہمارے ائیسی سمائے گئی
توہری صورتیا دیکھ رِجھائے گئی
توھرے سمنوا جو پہنچی ہیرائے گئی
کئیسے بتاؤں جو پانا تھا پائے گئی
میں جان گئی میرا خدا یہی بندہ

☆

کھولو ہو صندل کیواڑ اِی من مانی نہ دیکھے بنا

تمرے کارن سب جگ روٹھے آئے جائے بہار
چاہے نہ ہووے سانجھ سویرا رتیا نہ پھولے ہارسنگھار
چاہے بکھر جائے جیون مالا بچھڑے کُل سنسار
اب ہمری بس چاہ یہی ہے ہوں کر جوڑے ٹھار

پریم اگن سلگاوے جو بنوا جارت تنک انگار
انکھیا سے نندیا بیرن ہوئی گئی سووے کُل سنسار
بھاگ لکھے کو وِدھنا جانے ہمکا نہ سوچ وِچار
باندھے با پریم دھرم کی ریکھا نِس دن اکے گہار

کعبہ کاسی کھیل کھلونا لڑکن کا بہکائیں
گڈّا گڑیا بیاہ رچاویں آپن من بہلائیں
چھلکا چھیلو پرت نکالو گودا تب چھلکائیں
انہرن کے گھر باجے بدھاوا ہم ناہیں بھرمائیں

☆

پِیا موہے بے گُن بنی مت چھوڑیو

تمہری بنی ہوں تو تمہری کہاؤں
اپنے کیئے کی لاج نبھاؤں
ہر دم ایکے پُکار

نظرِ کرم ہو مولا علی جی
مدد کی ہے بیریا دیریا لگی جی
دَیا کیجئے سرکار
ہر دم ایکے پُکار

چنری چٹک رنگ ایسی رنگایو
اپنی جھلکیا ایسی دکھائیو
جھومے ساری بازار
ہر دم ایکے پُکار

☆

میرے دل میں دلبر میرے بن کر چاند چمکتے رہنا
اس دنیا میں میری دنیا تم خوش رہنا جیتے رہنا

ہری بھری ہو ڈالی ڈالی کالی بدلی ساون والی
بن کر تم اس صحنِ چمن میں بھری بہار برستے رہنا

جانِ تمنّا میری خاطر اتنی بات نظر میں رکھنا
دریا دریا موجیں بن کر تم دھرتی پر بہتے رہنا

تم سے قائم جذبِ محبت تم سے زندہ دل کی دُنیا
میرے دِل کے گلشن میں تم بن کر پھول مہکتے رہنا

سر کو اُن قدموں پر رکھ کر ایک دُعا یہ مانگوں گا
دردِ محبت دل سے نہ جائے ایسی کرپا کرتے رہنا

☆

ترے پناہ کے سائے میں مسکراتی ہے
وہ زندگی جو ترے غم میں ڈوب جاتی ہے

مکاں وہ دیر و حرم سے بھی پاک تر نکلا
جہاں چراغِ محبت وفا جلاتی ہے

چلو کہ دیکھ لیں رنگینیٔ جنوں صدرنگ
کبھی کبھی تو کوئی رات مسکراتی ہے

نثار حسنِ مجسم پہ زندگی کرنا
وہ چھاؤں پا کے بھی کیا ہو جو بیت جاتی ہے

نہ بھول پائی کبھی تجھ کو تیرے در کی قسم
یہ بندگی جو ترا نام گنگناتی ہے

☆

کاہے کے پرتیا لگایو اکیلے جیا رہو نہ جائے

پریت کی ڈور سے ڈور پھنسایو
اَنکھیَن میں اُتریو دل میں سمایو
بوری بنائے کے دَر دَر پھرایو
سونی سیجریا ہے کاہے نہ آیو
کاہے کے پرتیا لگایو اکیلے جیا رہو نہ جائے

کوئل بن کوک اِی کاہے سنایو
اَنکھین سے نندیا کاہے چرایو
برہی بنائے کے کاہے جیایو
پوچھیو نہ رَتیا کیسے بتایو
کاہے کے سیجریا بچھایو اکیلے جیا رہلو نہ جائے

کووَنوا بنایو سگروا کھنایو
سگروا میں پانی کاہے بھرایو
پنچھی پیاسا کاہے اُڑایو
ظلمی اے بالم کاہے کہایو
کاہے کے جیروا جرایو اکیلے جیا رہلو نہ جائے

☆

کنہیا رے توری غضب کی بانسریا
لاگے کریجوا میں برچھی کٹریا

میں کا کروں موری مت باؤرانی
ہیرائے گئی گوئیاں بنی تھی سیانی
نجریوں کی ماری ہوئی یہ جوانی
جوشِ جنوں کی عجب گل فشانی
ہردم پُکارے سنوریا سنوریا

گزرتی ہے کیا کچھ یہ سدھ بدھ نہ آئی
کوئی شئے نہ اُس کے سوا دل کو بھائی
تمنّا میں ہے یوں تو ساری خدائی
مگر میں نے وہ چوٹ دل پہ ہے کھائی
خبر ہوگئی ہے نگریا نگریا

☆

زندگی اُن کا ٹھکانہ پا گئی
گرمیٔ دِل کام اپنے آگئی
یہ غریبی دل کی اُن کو بھا گئی
وہ نظر ایسا کرم فرما گئی
اب محبت زندگی پر چھا گئی

صورتِ جاناں مجھے کعبہ لگا
جان وتن بن کر دل و جاں میں رہے
ہر گھڑی نظروں میں وہ صورت پھرے
چاہتا ہے دل کہ بس دیکھا کرے
وہ ادا کچھ دل کو ایسی بھا گئی

تم ہی ہو وجہِ سکونِ دل مرے
میں مسافر ہوں ہو تم منزل مرے
میں ہوں کشتی اور تم ساحل مرے
تم مسیحا بھی ہو اور قاتل مرے
زندگی اپنی حقیقت پا گئی

☆

گونا کراُلیا اے پیا گھرے بیٹھ اُلیا
اپنے چھویلا اے پیا پُربی بنی جیا

کیکرا سے ہنسی بے (اے) پیا کیکرا سے بولی بے
کیکرا سے کہی بے ہو پیا جی کی بتیاں
اپنے چھویلا اے پیا...

کیکرے سرنواں اے پیا جائی پرنوا اے پیا
کیکرا سے پائی دل چینِیا اے پیا
اپنے چھویلا اے پیا...

کئونو جہنوا اِے پیا لگی ہے ناہیں ٹھکنوا
کیکرا سے کہی بے آپن جیا کے دردیا
اپنے چھویلا اے پیا...

☆

اب نہ پہی رب لال چنریا
لوگ وا نظر لگاویں نا

بالی عمریا بھری جوانی دیکھ کے من للچائے
رس کی گگری چھلکت جائے کیسے کوئی چھپائے
اب نہ پہی رب...

خوشبو پھیلی مستی والی سگرو جگ بورائے
توہری گجریا چلی بجریا من ہی من شرمائے
اب نہ پہی رب...

اللہ ہو کی زرکاری میں گوٹا لگا چمکنے والا
حیراں ہوکر رہ جاتا ہے صورتِ انساں تکنے والا
اب نہ پہی رب...

امو‌ا بیٹھی کوئل کوکی دیکھ کے بدرا کالے
سُلگت من میں آگ لگاوے درد کو اور بڑھاوے
اب نہ پہی رب...

گھروا ساس نندیا چھیڑیں طعنہ ماریں کس کے
پاپی دنیا ہنس کے پوچھے ساجن تمہرے کیسے
اب نہ پہی رب...

☆

کیسی رچنا ارے یہ رچنا ایسی جنت میں گھر اپنا
اُس کی جانب تکنا جیسے دیکھوں سپنا رے سپنا

روح میں مستی گھل گھل جائے
نینا مد بھرا کھل کھل جائے
اُس کی جانب تکنا...

آنکھ سے کجرا ڈھل ڈھل جائے
برہی آنسو رُل رُل جائے
اُس کے درد کو سہنا اُس کو دل میں رکھنا
اُس کی جانب تکنا...

باغ میں جیسے بلبل جائے
ڈالی ڈالی گل گل جائے
ایسے ہی اُس سے لپٹنا تکنا رے اُس کو تکنا
اُس کی جانب تکنا...

☆

ندیا کنارے بیلا کن نے بویا
اُن کو سلام کرو جن نے بویا

ہرے ہرے پیڑوا پہ ہری ہری پتیا
پتیا سے جھوم جھوم پھول کرے بتیا
چھتیا پہ رَتیا میں پریت کرے گھتیا
گھتیا کی بتیا یہ پوچھے ساری رتیا

عشق کے منڈوآ میں بیٹھے ساجن
رام کلی پریم گلی گھیرے آنگن
ایسی مہکیا میں ڈوبا تن من
لہروں کے شور سے پوچھے مدھو بن
ایسا بیلا کن نے بویا

☆

آس نراس میں جیون بیتا سنو ہو موہن پیارے
کب جھولنیا لئی ہونا

دل بے چین ہو رتیا جاگے، کے ہی کارن اِی بھاگ اَبھاگے
کب سیج رِیا ائی ہونا

لاکھ مناؤں من نہیں مانے، تو ہری دُور یا جھانکے
کب درسنوا دئی ہونا

پریتم تمرے ساتھ جڑے ہیں، جنم جنم کے ناطے
ہم کا بھول نہ پئی ہونا

تمہری پریت میں چھوٹ گئے ہیں سب اپنے او پرائے
کب تک راہ تکئی ہونا

☆

ہم کا جھولنی بنا ترسولیا بلم ہم تم سے راجی نہ
چولی منگایو انگیا منگایو جھلنی منگایو نا
ہم کا جھولنی بنا............

باغ لگایو بغیچا لگایو نبوا لگایو نا
ہم کا بنوا بنا ترسولیا بلم ہم تم سے راجی نا
ہم کا جھولنی بنا............

محلا بنایو دُو محلا بنایو کھڑکی لگایو نا
ہم کا کھڑکی بنا ترسولیا بلم ہم تم سے راجی نا
ہم کا جھولنی بنا............

بیلا منگایو چمیلی منگایو گجرا منگایو نا
ہم کا گجرا بنا ترسولیا بلم ہم تم سے راجی نا
ہم کا جھولنی بنا............

ٹکولی منگایو بندیا منگایو کجرا منگایو نا
ہم کا کجرا بنا ترسولیا بلم ہم تم سے راجی نا
ہم کا جھولنی بنا............

گروا لگایو مدھوا پلایو سیج پا سُلایو نا
ہم کا سیج پا بنا ترسولیا بلم ہم تم سے راجی نا
ہم کا جھولنی بنا............

☆

چندن وَن میں گرے رس کی پھوار
آج پیا بالم گھر مورے آئے

صندل سہاگ آیا ڈال بری آئی
بیلے کا گجرا مالِن لائی
ماتھے کی بندیا سرما سلائی
بھوروا نین ملے سنجھوا سگائی
جھر جھر بہے لے پُروا بیار ہو

رنگِ محبت آکاش پہنچا
موجوں میں گنگا کی تارا چمکا
اَموا بورے مدھوبن مہکا
ساغر کھنکے شرابی بہکا
رام سُنی آج موری من کی پکار ہو

☆

بیلا چمیلی منگائے دیو راجا ہم گجرا بنئی بے
سئیاں سے ہم کا ملائی دیو راجا ہم بھاگ جگئی بے

سانجھ سویرے اِی دھیان رہت ہے اِی من کرت ہے
تمہری نگریا میں ہم ہوں اے راجا مڑیّا چھوئی بے

ہم سے نہ روٹھیں ہمار مہاراجہ ہو دل بر راجا
اِی جوبنا اکارت نہ جائے ہم دیوتا منئی بے

گھروا دُوارا اَنگنا چمک جائے اِی جیون مہک جائے
ہمار من چاہی ہو پوری اے دیوتا ہم پوجا چڑھئی بے

اپنے غریب پہ راکھو نجریا کرپا بنی رہے
توہرے کرم کی دے بے دُہائی اِی جیرا جئ بے

☆

آئی یاد تمہاری یہ دِل لہک گیا
چمپا ایسا پھولی مدھوبن مہک گیا

سُدھ بدھ کی اب خیر نہیں دیکھیں کیا ہو
مَے سے بھرے پیالے شیشہ کھنک گیا

رِندو جاگو میخانے میں صبح ہوئی
رات کا آنچل رُخ سے سرک گیا

دامن میں تھی لگی ہوئی اک آگ کہ جس میں
پروانے کا تن من سارا دہک گیا

پیمانوں میں مجنوں کی میراث بھری تھی
جو بھی آیا میخانے میں بہک گیا

☆

ڈار دو رنگ ائیس موری گوئیاں
سئیاں کے رنگ میں رہوں میں

اونچی اٹریا کی ٹھاؤں کہاں یہ بھاگ کہ پاوے
بھاگ بنے تو بات بنے جے ہیکی بن جاوے
رنگ وہی اک رنگ کہ جو من پی کو سُہاوے
گانٹھ وہی کہ بندھی ہی رہے پھر ٹوٹ نہ جاوے

راہ وہی اک راہ کہ پی کے دُوارے پہ جاوے
بھاگ ملے بڑے بھاگ کہ پی جو پاس بُلاوے
ناتھ مہا دُکھ ہوئے کہ آپ کی چھانو نہ پاوے
جیون تو بس ایک وہی کہ ناتھ تمہارے ہی ساتھ بتاوے

☆

میں جان گئی رے اِی شیام مورا سگنا
میں باندھ لی ہوں تورے نام کا کنگنا

بناؤ بگاڑو جو چاہو وہ کرنا
ہمیں تو ہے بس اب یہیں جینا مرنا
ہمیں کیا ملا ہے ہمیں کیا ہے ملنا
تمہیں سونپ دی سب تمہیں اب سمجھنا

میں زندہ رہوں نام لے کر تمہارا
تمہاری محبت ہمارا سہارا
مجھے اپنے قدموں میں رکھنا خدارا
تمہارے لیے ہے یہ جیون ہمارا

☆

کئی گیو رے موپے جادو سنوریا
کئیسے بے دردی سے لاگی نجریا

دُکھوا نہ جانے پریتیا بے چاری
سُکھ سے گزر گئی سپنوا میں ساری
لاگی چندریا میں گوٹا کناری
پھر ناہی جئی بے ارے کئیسے اُتاری

پھولے جو چمپا تو راتوں میں مہکے
ائیسی مہکیا میں آگیا جو دہکے
وِیاکُل سُدھیا کرتیجے میں پیہی کے
پوچھے دردیا سے انسوآ اِی بہی کے

ہمری نگریا میں بلما بست ہیں
سُدھیا نہ بسرے چت میں رہت ہیں
چھلیا ہیں ائیسی چھل بل کرت ہیں
پیاسے نینوا پیاسے رہت ہیں

☆

بندہ نوازیوں پہ ہے شانِ کرم یہ ہے عطا
میرے جہاں پناہ کی خوبی تمہیں کہاں پتا
ایسے کرم نواز ہیں کہتا ہے دل اُنہیں خدا
ایسے خدا کی چاہ میں کوئی غریب جب مٹا
گلشن میں دو جہان کے وہ پھول بن کے کھل گیا
اُس کا نصیب کیا کہیں جو خوشبوؤں میں ڈھل گیا

تیرا وجود کچھ نہیں اس کو کبھی مٹا کے دیکھ
یار کی بارگاہ میں دل کی شمع جلا کے دیکھ
تجھ کو ملے گی سروری سر کو کبھی جھکا کے دیکھ
سجدۂ عشق کر ادا اپنا اُنہیں بنا کے دیکھ
جس کو ملے وہ دِلرُبا اُس کا جنم سپھل ہوا
یار کے دَر پہ جو مٹا اُس کا چراغ جل گیا

جذبۂ عشق پر فدا کتنے زمین و آسمان
مستیٔ دِل ملی جسے اُس پہ نثار دو جہاں
دنیا میں آکے زندگی بھٹکی پھری کہاں کہاں
اُن کو جو پا گئی تو پھر بھول گئی یہاں وہاں
یار سے یار جب ملا موسیٰ کو طور مل گیا
جس نے اُدھر نگاہ کی اُس کا نصیب کھل گیا

☆

کوئی مسجد میں اے شیخ سجدہ کرے یا بُتوں کا پجاری صنم چوم لے
مجھ سے کیا میکدہ بس سلامت رہے مجھ کو اے ساقیا اپنی خیرات دے
زندگی آ چلیں زندگی سے ملیں اُن کے کوچے ہی میں اب بسیرا کریں
چاہتا ہے یہ دل اُن کا ہی ذکر ہو اب اسے اور کچھ بھی نہ اچھا لگے
اس زمیں پر جیوں مست بن کر رہوں میرے ساقی مجھے آج اتنی پلا
لڑکھڑا کر گروں بے خودی گھیر لے عقل باقی نہ ہو ہوش جاتا رہے
ہم قدم چوم لیں اے مسیحا نفس تم ہو ابرِ کرم اس چمن کے لئے
جی گیا ہے وہ پا کر تمہارا کرم زندگی جس کو دنیا میں جینے نہ دے
ہے زباں پر مرے اے صنم مجھ پے میرے صنم کا کرم ہی کرم
مجھ میں جو کچھ بھی ہے اُس کا ہی دم قدم شکر جس کا کوئی کیا ادا کر سکے

☆

خانۂ دل میں آیئے رونقِ جاں بڑھایئے
آپ سے ہے یہ زندگی آپ نہ بھول جایئے
میری طلب کو اور کچھ اس کے سوا نہ چاہیے
لایئے ہاتھ دیجئے دستِ کرم بڑھایئے
مٹتی ہوئی حیات کو آبِ حیات چاہیے
یعنی کرم کی بات ہے شانِ کرم دکھایئے
میری عبادتوں سے کیا بندۂ نارسا ہوں میں
ایک توجۂ ہنسی آپ کی صرف چاہیے
میرے گمان سے بلند آپ کی پاک ذات ہے
آپ کی پاک ذات کی کیا مثال لایئے

☆

روگ لگا ہردے کو منوا پُکارا
دیوانہ کیے شیام کیا جادو ڈارا

زور کچھ نہیں چلتا بات کچھ نہیں بنتی
وہ اگر نہیں ملتے زندگی نہیں کٹتی
اور جب وہ ملتے ہیں بے کلی نہیں گھٹتی
چین کیسے آئے گا بات کچھ نہیں کھلتی

اک خیال سا ہردم درد بن کے بستا ہے
کس پہ کیا گزرتی ہے کون جان سکتا ہے
کون سی گلی ہے یہ جانے کون رہتا ہے
جس کی یاد میں یہ دل کروٹیں بدلتا ہے

☆

تم تو سرجو جی کے پنا جیا لہریا مارے نا
پیا لہریا مارے نا جِیا لہرِیا مارے نا

چندا ہنسَت چندنیا چھٹکے
بدرا ہنسَت سیواتی بُندیا
تم جو ہنسو تو بالم مورے
پھولے جیون بگیا

دین دھرم کیا کعبہ کاشی یہ تو گورکھ دھندہ
جادو بھرے نَین تمہارے دِل کرتے ہیں زندہ
اپنے گلے میں ڈالو یارو پریم گلی کا پھندا
اَیسی صورت اَیسی مورت خدا کہوں یا بندہ

☆

سنو ہو بلم نولکھیا ہمری نگریا بسایو
ہم تو توہرے جنموا کی چیری ہمری نگریا میں آیو

توہری اَٹریا پہ لاگی نجریا
میں تو بکائی گئی توہری بجریا
من میں سمائے گئی جب سے صورتیا
تڑپوں میں جیسے جَل بِن مچھریا

ہم پر کرم کی جو بیرِیا نہ آئی
تو ہمرا کریج وا کئیسے جڑائی
اِی انکھیا کے آنسووا کیسے سُکھائی
مورے خدا ہو توہری دُہائی

ہمرے کرموا کے لکھنی مٹایو
جگّے بھاگ مورا کرموا بنایو
بھنور میں ہے نیّا پار لگایو
ہم سے غریب کی سُدھ نہ بھلایو

☆

سئیاں مور پَرنوا ہوری کھیلن آئے نا
ماریں رنگ بھری پچکاری بھیگے مور پَرنوا نا

یار مرا گلکاری کرے ہے
لال ہرا من بھایا رنگے ہے
جان ہے جان میں رنگ بھرے ہے
نیک لگے چھوی ایسی دھرے ہے

چنچل ہے چت چوری کرے ہے
بؤرا بنا ہے بوری کرے ہے
گائے بجائے ٹھٹھوری کرے ہے
ہائے دئی برجوری کرے ہے

رنگ کی رنگائی میں جوبنا دوں گی
چیری بنی ہوں غلامی کروں گی
جیسی رنگاؤگے ویسی رنگوں گی
اے جاں کلیجے لگائے رہوں گی

☆

نگاہِ ناز کو آتش فشاں ہوتے نہیں دیکھا
بساطِ دِل پہ ہستی کو دھواں ہوتے نہیں دیکھا
بہاروں میں کبھی دل کو جواں ہوتے نہیں دیکھا
کبھی تم نے زمیں کو آسماں ہوتے نہیں دیکھا
کبھی تم نے زمیں پر یہ سماں دیکھا نہیں ہوگا
چلو دیکھو کہ تم نے آسماں دیکھا نہیں ہوگا

نہ ہو جو پار دریا تو اُسے کھینا نہیں کہتے
سکونِ دل نہ ہو جس میں اُسے جینا نہیں کہتے
بسا جس میں نہ ہو کوئی اُسے سینا نہیں کہتے
نہ آئی جس میں ہو مستی اُسے پینا نہیں کہتے
جہاں بکتی ہو مستی وہ دُکاں دیکھا نہیں ہوگا
ابھی تم نے ستاروں کا جہاں دیکھا نہیں ہوگا

گُلِ صدرنگ بن کر وہ اُسی گلزار میں آیا
عجب انداز سے وہ صورتِ دلدار میں آیا
سراپا ناز ہوکر وہ لباسِ یار میں آیا
تماشا دیکھنے اپنا وہ خود بازار میں آیا
زمیں پر ہے کہاں دل کی دُکاں دیکھا نہیں ہوگا
ابھی تم نے کبھی وہ جانِ جاں دیکھا نہیں ہوگا

☆

باغوں میں جھومی بہار، سون وَا آئی گئی لے سجنا
رِم جھم پڑے لے پھہار، سون وَا آئی گئی لے سجنا

ہم سے نہ بھولے توہری صورتیا
ہے مورے سئیاں سنا موری بتیاں
بِن توہرے کئون سنگار

انگ انگ ڈولے پُروا جو چھولے
ائیسے تو سجنا سب دُکھ بھولے
پر تیا نہ بھولے توہار

دیکھو ہو موہن تمہاری دُہائی
ایسا نہ ہو کہ ہو جگ ہنسائی
اتنی ارجیا ہمار

☆

پیا کے مندروا کی پھولی پھلی
چلو توڑ لائیں مالن بیلا کلی

سِروا پہ سوہے سہرا ملنا
ٹیکا جڑاؤ کا ماتھے جڑی
شوبھا براجے ہار گج موتی
نینوں میں مستی مدھوا بھری
اُن کی نگریا کی مہکے گلی

موتیوں سی جھلمل چنچل پری
کرے سورہوسنگھار لیے ڈال بری
رہی کجرا لکیریا جو انکھین بھری
کے ہوآئی جو چتوے تو ماتل پھری
اَئیسا رنگ و رنگوا تو لاگے بھلی

بانکا چلائے نظر تیر
موہنا بڑا بے پیر
ہائے دئی گھات کرے جمنا کے تیر
تو تیر چلے سرررر

جات رہی میں پنیا بھرن کو
پہنچی جمنا کے تیر
ٹھاڑے کنہائی دوڑ پڑے
تے ڈالیں مو پے نیر
میں بھیج گئی تھررررر

جھپٹ پڑی میں پکڑ نہ پائی
انکھیا بہاوے نیر
نشٹھُر موہن نکلے بیر
وہ بھاگ گئے پھرررر

☆

یہ نہ سوچو کے کیا کیا کریں
آؤ چل کے تماشہ کریں
بات ساری انوکھی لگی
کہیے کس کس کا چرچہ کریں
وہ ملے تو ملی زندگی
اور اَب کس کی پوجا کریں
وہ مرے ہیں بڑی بات ہے
کیوں نہ اُن کو ہی دیکھا کریں
دیکھ کر دیکھتے رہ گئے
ایسا جلوہ تھا ہم کیا کریں

☆

آرزو ہے یہی میرے دل کی اس طرح اُن کو دل میں بسائے
یہ چمن زندگی کا ہرا ہو پھول بن کر کلی مسکرائے
ایسی نظرِ کرم ہے کہ بندہ ماجرائے کرم کیا سنائے
یعنی میرا خدا وہ خدا ہے جان جس پر نچھاور ہو جائے
حسن خود اپنی صورت میں آ کر چار جانب تجلّی دکھائے
دیکھ لے جو نظر بھر کے اُس کو یاد جو کچھ ہو سب بھول جائے
کی یہی جب بھی کچھ التجا کی ہم نے ساقی سے بس یہ ہی مانگا
زندگی میکدے ہی میں گزرے عمر ساری یہیں بیت جائے
قافلہ دل کا تھا جس کے آگے جال دنیا نے کتنے بچھائے
ہم مگر دُھن میں اپنی جو نکلے تو قدم پھر کہیں رُک نہ پائے

☆

توہرے سپنوا میں ڈوبا پرنوا
ہمرا کریجا کب جڑئی ہو سجنوا

پانچ گانٹھ ہردی میں چنزی رنگایو
پیر پیمبر دیوتا منایوں
سینچ سینچ پریم کی بیل چڑھایوں
توہرے لیئے اَنگنا دُوارا سجایوں

گاڑ لیو کھونٹیا تہ باندھ لیہوں گنٹھیا
اِی گنٹھیا نہ چھوٹے لگائی لیہوں پھنسیا
اِی پھنسیا کے کارن چھوٹ گئی ہٹیا
سیندورا کی چھاؤں میں ایکے صرتیا

بابا کے انگنا میں نیمبوآ کے پیڑوا
بیٹھا پنجروا میں من کا سُگوا
گھیرے با گھیرے میں ایسا گھیروا
دُکھوا میں کا کروں کا کروں سُکھوا
ہمرے دھینوا میں ایکے دھینوا

☆

میرے خوشیوں کی بارات میرے جینے کی سوغات
مورا سر تاج بالما ہو سر تاج بالما

سورج چندا جیسی ذات، جیسے تاروں بھری رات
جیسے ساون کی برسات، ایسی میرے پی کی بات

جیسے ٹھنڈی ہوا آئے، تپی دیہہ سُکھ پائے
کھلیں پھول مرجھائے، جسے دیکھے چین آئے

جیسے کالی گھٹا چھائے، جیسے روح گرمائے
جیسے پھول مسکائے، جیسے گنگا بہی جائے

جیسے ندیا ہلورے، چاند چاندنی بکھیرے
ایسا لاگیں چتیرے،
جیسے چاندی کے کٹورے میں پڑا ہو گلاب

اُسے دل میں بسائے، کسی پل نہ بھلائے
دھیان ایسا جمائے، کہ وہ بھول نہ پائے
اُسے کیسے بھلائے، کہ وہ ایسا لگے
جیسے اُتری ہو کوئی آسمانی کتاب

☆

رام گلی پریم بیل باڑھی سنوریا
مور تور لاگ گئی باجی سنوریا

روپ دیکھ منئی کا ہم ناہیں بھرمائے
ٹھان لیا دل میں اب دل نہ کہیں جائے
جان گئے پریتم ہیں عشق بجا لائے
اللہ کے ساتھ جیے اللہ ہو جائے

جس کا نام تم لے لو نام وہی نام بنے
جس پہ نظر ہو جائے کام وہی کام بنے
ہاتھ جو ہو ساقی کے جام وہی جام بنے
پہنچے مگر تم تک وہی پہلے جو بدنام بنے

☆

نہ نِکست مُکھ بینا سجن چھوی دیکھت نینا
جادوگر کہو ہے نا یہ میرا بلم دِل چینا

مورے پیا برسائے دِہن رس کی گگری
بے لاج بھئی میں بھیگ گئی سگری سگری
جانے کہاں سے آئے گئے کہ میں پھند پھنسی
ایسی پھنسی کہ جان نہ ہائے رے دیّا بچی

پھول کھلے گجرا پہنے موہن متوارے
ایسی بھئی کہ پیا بنا کچھ ناہیں سُہاوے
ایئسا لگا یہ بان کہ کوئی کیئسے نکارے
ہے پیت وہی کہ ساری یہ جان اُنہیں پہ وارے

☆

رَت کے میں پیا پیا ہو گئی پپیہرا
جِیرا ہیرائے گوا ارے موری جئیرا

جانے کون گھڑی رہی دل میں سمائے گیا
ایسی نظر ہائے دئی بوری بنائے گیا
دِنوا نہیں چین پڑے رات نہیں نندیا

دل میں وہی درد بھری ایک صدا گونجے ہے
میری نظر اُس کو ہی بس شام سحر ڈھونڈھے ہے
دھومِل بھئی موری ماتھے کی بندیا

دل میں تڑپ ایسی کی ہوک سی اُٹھاتی ہے
اُس کی یاد ایسی کہ آگ سی لگاتی ہے
آگ وہ لگی ہے کہ جھلس جائے چھتیا

دل یہ میرا برسوں سے ایک دُعا مانگے ہے
بات نہیں اور کوئی دنیا میں جانے ہے
لَو تو لگی اُس سے ہی بس ایسی لگی دئیا

☆

ہرنا سمجھ بوجھ بن چرنا
من میں بات بھری بہورنگی
من کی بات نہ کرنا

پریم بنا سب کانٹا کانٹا
ان کانٹوں سے بچنا

گرد اُڑی تو آنکھ پڑے گی
سوچ وِچار کے چلنا

گیان بنا سب سونا سونا
آنکھ موند مت چرنا

ساتھ اگر وہ ہیں تو سب کچھ
جینا ہو یا مرنا
پار نہیں بن کر پا پائے
سدگرو نام سُمرنا

☆

پڑ گیا جھولا سَون رِتو آئی سکھی ری جھولن چلیے
کوئلیا یاد دِلائی سکھی ری جھولن چلیے
پریت چڑھی بوٗرائی کی ہم نے لاج گنوائی
بیریا پی کے ملن کی آئی سکھی ری جھولن چلیے
رنگ سجے مہاراجا کہ دیکھت جئیرا ہوی گے تماشا
کاری بدریا چھائی سکھی ری رِجھاون چلیے
پریم اگنیا جلائی پھیرے پھری ہے سگائی
پِیا گھر لے کے بدھائی دھوم مچاون چلیے
بھاگ ہمارے جگائی پی کی ہمرے خدائی
کیسی بہار سُوھائی سکھی ری گاون چلیے

☆

عشق نچاتا ہے مجھے سنو ہو موری گوئیاں
پیار جگاتا ہے مجھے سنو ہو موری گوئیاں
یار بلاتا ہے مجھے آ مستی میں
جام دکھاتا ہے مجھے سنو ہو موری گوئیاں
روپ دکھاتا ہے مجھے آ ہستی میں
یار بناتا ہے مجھے سنو ہو موری گوئیاں
ہوش گنواتا ہے میرے آ مستی میں
رِند بناتا ہے مجھے سنو ہو موری گوئیاں
ایک چھبیلا بانکا آ کر بستی میں
رات جگاتا ہے مجھے سنو ہو موری گوئیاں

☆

پھلوا پھولے بڑی رات ملِنیا کے ہی کے گرے ڈاریو
ہے بلما آوٗ سیج ریا بیری نندیا طعنہ مارے

کے کرے سرن جاؤں دیئوں دُہائی
آپن وِپت ناتھ کہیکا سُنائی
بگڑی بنائے جاوٗ سُدھ کے لیوئیا، بھاگ مورا جاگے

کوٗنے برن جیوں ایسا اندھیرا دیکھوں تو کچھ نہ سجھائے
کیسے نظر بھر دیکھوں پیروا اِتنا تو دیئو بتائے
دِینا جلائے جاوٗ سُدھ کے لیوئیا ہے جگ اُجیارے

بات بڑی ناہیں تمہرے خاطر تم تو جگت مہاراج
ایک اشارہ ہے کافی تمہارا بگڑے بنیں سب کاج
کرم گتی ناہیں ٹارے ٹرت ہے سئیاں بناوٗ نصیب ہمارے

☆

اپنے سیّاں کے جھلنا جھولیبے مور کواوٗ کا کری ہے
پیروں میں مہندی ہاتھوں میں کنگنا نینوں میں کجرا سجئی ہے
آوت جات نجارہ کری ہے دِل آپن اٹ کئی ہے
ہے سکھی سیّاں ڈولا جولئی ہیں ہم اُن کے سنگ جئی ہے
کاری بدریا گھر گھر آئی امواں پہ جھولا ڈلئی ہے
پیا پیا رٹت جو پیا مورے ائی ہیں اُن سے لپٹ جڑئی ہے
ہتھ وا پکڑ لے جابے بجریا سیّاں کا اپنے گھمئی ہے
سینا تان کے چلی ہے ڈگریا پتلی کمر لچکئی ہے
سیج یا بچھئی ہے سیّاں جو ائی ہیں لوک لاج نہ رکھئی ہے
اپنے پیا کو گروا لگئی ہے سووت بھاگ جگئی ہے

☆

اُٹھت جوبن نینا لڑ گئی لے ری دیّا
بان کرتیج وا میں گڑ گئی لے ری دیّا
بھری پچکاری لیے رس کی بھیگی
ہم کا دیکھی پسر گئی لے ری دیّا
لال گلال بنائیو ایسا
رنگوا مور اُتر گئی لے ری دیّا
تڑپت جیرا جو اُن کو دیکھِس
ہم سے آپن بسر گئی لے ری دیّا

☆

انگنا میں آئی بہار ہو گوری پیا گھر آئے
کئی لے او سور ہو سنگھار ہو گوری پیا گھر آئے

مدھر مدھر مسکائے کے آئے
بیلا چمیلی کھلائے کے آئے
مدھو بن سارا جھمائے کے آئے
شیام بانسریا بجائے کے آئے

جیسے لیے ہو ہاتھوں میں ساغر
بادِ صبا ہو جیسے معطّر
شاخوں پہ جھومے جیسے گلِ تر
ساری فضا میں جادو کا منظر

مشکل پڑے تو آسان کر دے
جینے کے سارے سامان کر دے
جس کے لیے بھی فرمان کر دے
قسمت پہ اُس کی احسان کر دے

☆

اب تو ہم یہ کام کریں گے
ساقی تیرا نام کریں گے

اُن کو اپنا رام کریں گے
مستوں والے کام کریں گے
اللہ ہو کی جرب لگا کر
برپا اک کہرام کریں گے

اُن کے نام کا ٹیکا دیں گے
عشق نگر آباد کریں گے
اُن کو دیکھ کے زندہ ہوں گے
اُن پہ نچھاور جان کریں گے

دین دھرم کیا جانیں ہم تو
عشق میں دل بدنام کریں گے
صبح سے اپنے سر کو اُن کے
قدم پہ رکھ کر شام کریں گے

ہستی میری ہستی ہوگی، اُن کے نام کی بستی ہوگی
ہر دم ہوگا اُن کا چرچا، ہر دم ذکر کی مستی ہوگی

☆

کاہے تونے جلوا دکھایا
تن من میں آگ کیوں لگایا
جا رے میرے بلما تو تو بڑا وہ ہے
واہ میرے بالما تُو تو بڑا وہ ہے

شیام تونے بنسی بجایا
مدھو بن میں مجھ کو رِجھایا
دل میں میرے درد یہ سمایا
چین کبھی پھر نہ مجھے آیا

جو یہ نگر پریم کا بسائے
چوٹ جگر پہ جو کوئی کھائے
اُن کو کبھی بھول نہیں پائے
یاد کرے آنسو بہائے

میری گلی شیام اگر آئے
بھر کے نظر دیکھ بھی نہ پائے
کیسے کوئی حالِ دل بتائے
کیسے کہوں کچھ نہ کہا جائے

☆

ہم کا نچاؤ شیام جیسے جِیا چاہے
بنسی بجاؤ شیام جیسے جِیا چاہے

سُدھ ناہیں بسرے کسک ناہیں نسرے
منوا کتوں جائے تم سے نہ بچھڑے
تمہری صرتیا چِت سے نہ اُترے
اَنکھیاں ہردم تم کو چِتویں

گھر تم سے آباد ہوا ہے
گھر تم سے آباد رہے گا
دِل کی ٹھنڈک من اُجیارا
سووَت جاگت یاد رہے گا

میں کا جانوں کون رنگ ساجے
تمہار من چاہی سلونی لاگے
تمہاری رنگیں بھئی جھم جھم باجے
اب کا سرم رہی اب کون لاجے

☆

سب مل موج مناؤ رے اپنے پیا کے کارن
گوئیاں منگل گاؤ رے اپنے پیا کے کارن

ندیا تٹ اُجیار بہت ہے
جشنِ بہار مناؤ اپنے پیا کے کارن

رَب سُبحان کی پاکی مناؤ
نرمل جوت نہاؤ اپنے پیا کے کارن

روح بہت بے چین ہوئی ہے
دیس وِدیس گھوماؤ اپنے پیا کے کارن

پریت کی ریت یہ کئی سی نرالی
جیتے جی مر جاؤ اپنے پیا کے کارن

پاؤگے کھو کے تو دیکھو
شکلِ خدا بن جاؤ اپنے پیا کے کارن

☆

منواں ما مورے براجے ہمار پیا
ہم کا بہت نیک لاگے ہمار پیا

گھروا، اٹریا، دُوریا براجیں
دمکے نگنوا انگنوا سو ہاویں
جوبنا آپن دکھاویں ہمار پیا

سانوری صورتیا ہروا گرے کا
چھلے آپ آپی جئیروا کرے کا
نینا سے جادو چلاویں ہمار پیا

بنسی کی لے پر سہانا بجاویں
جئیرا جیے کی رہیا بتاویں
رنگیلی چدریا اُڑھاویں ہمار پیا

☆

سگرو ہی رنگ ڈاری سنوریا
ہو رنگ ریجوا ہمار

میں تو پیا توری چیری کہاؤں
توہرے ہی پریم کی گنگا نہاؤں
کاہے کو کعبہ کاشی جاؤں
اب تو پیا بس توہری کہاؤں

لال میرا ارے لال ہی لال ہے
اُس کا تو ایسا کمال ہی کمال ہے
اُس کے ہی دم سے یہ رنگِ جمال ہے
اب تو یہ حال کہ حال ہی حال ہے

☆

تُو تو آپے چتر کھلاڑی رنگوا اَئیسن ڈاریو نائے
تن من دمکے دم دم راجا سووت بھاگ جگایو نائے

توہرے رنگوا سب پر بھاری
جیسے چاہا رنگا کھلاڑی
تم خوش تو یہ دنیا ساری
میں کا جانوں کئون بچاری
ہم تو توہرے در کے منگتا ہمری لاج بچایو نائے

دل سے دل میں راہ بناؤں
نَین نَین سے ڈور لگاؤں
ایک تُہی پر دھیان لگاؤں
پریتم بس تم کو پا جاؤں
دل میں ہر دم دھیان یہ رہتا ہمری آس نبھایو نائے

توہرا رنگ بہت من بھایا
ڈوب گئی یہ ساری کایا
کایا اندر رام کی مایا
مایا میں ہے رام سمایا
میری یہ وِنتی ہے داتا ہم کا بھول نہ جایو نائے

☆

تنی مارو نجریا کے تیر
بلم دل گھائل کئی دیو

سا سو نہ جانے نندیا نہ جانے
نہ جانے دیورا بے پیر
نجریا کے تیر

اونچی اٹریا پہ بیٹھے مہارانا
نظروں سے تاکیں بناویں نشانہ
ہمری بنایو تقدیر
نجریا کے تیر

دیکھت رہی جاؤں ایسا دکھائے دیو
جوگن بن جاؤں ایسا بنائے دیو
ایسی کرو تاثیر
نجریا کے تیر

آپن بنایو اپنے راکھیو
ہمرے ما کا ہے تم سب جانیو
تمہری نظر اکسیر
نجریا کے تیر

☆

ائی جھلکِیا نے ہائے رام بڑا دُکھ دینہا

پیاسی گگریا بھرت ناہیں موری
اَبھاگی سیجریا جگت ناہیں موری
سجن مورے وِپدا کٹت ناہیں موری
سنور مورا بانکا سُنت ناہیں موری

کہوں من کی چاہی جو موری سنو تم
سجن ہو مندروا میں دیول بنو تم
جُڑا جائے منوا جو کرپا کرو تم
کہوں کا ہے جو موری چھتیا لگو تم

کنور ہاتھ دامن تمہارا نہ چھوڑے
سجن پریم پاگل دُوَارا نہ چھوڑے
نَین دُوار جھانکے موہارا نہ چھوڑے
لگن آس راکھے سہارا نہ چھوڑے

☆

میں تو شیام سندر سنگ کھیلوں گی ہولی
چِت لاگ گئی جو بھی ہونی تھی ہو لی

کوئی رنگ چڑھے میری بات بنے
میرے بھاگ جگے میرے پیا جو ملے
میرے پیا جو ملے تو میں کھیلی رے کھیلی

پیا تیری بھلی ہر بات بڑی
میں تو ہار گئی میری کچھ نہ چلی
جانے کیسی ہے کیا تیری گلی رے گلی

تورے پیّاں پڑوں جو ہے من میں کہوں
کہو کاہے ڈروں توری ہو کے رہوں
میرے من کی کلی ارے کھلی رے کھلی

☆

سیّاں دغے باز مورا جیرا ڈیرالا

رنگ بھری سیج سجی پھلوا بچھاوا
تیل بنا باتی کے دینا جراوا
دھیان لگا الکھ جگی آپا گماوا
آئی گوا کب ہوں او کبھوں نہ آوا

سانجھ بھئے مدھوبن میں بانسری بجائی
چور چور چوری کیا دوڑو رے بھائی
بات صاف صاف کہوں میں بورائی
کیسا ڈھیٹ ہائے ہائے کیسی چتورائی

لاگ گئی ہردے میں روم روم چھائی
ہرا ہرا بنّا بنا ہری ہر بھائی
مول تول بھاؤ بنا بھاؤ کے بکائی
سدا سدا عشق پھلے عشق کی دُہائی

☆

سیّاں لے آئے موتین کے ہار
واہ مرے یار، میں واری گئی سرکار

پریت کی چھئیاں تو ہار
واہ مرے یار، میں واری گئی سرکار

راجا کی بگیا انار
کتنے ہوئے بیمار
واہ مرے یار، میں واری گئی سرکار

راکھوں میں کتنوں سنبھار
چھپائے چھپے نہیں پیار
میرے گلے کا ہار
واہ مرے یار، میں واری گئی سرکار

ندیا کی دھارا تیز بہت ہے
میں تو ڈری سو بار
پھر بھی اُتر گئی پار
واہ مرے یار، میں واری گئی سرکار

دیکھوں صورتیا چندا چمک جائے
اَنگنا ما مورے نور برس جائے
سجدہ کروں سو بار
واہ مرے یار، میں واری گئی سرکار

☆

سندیسا مورے بلما سے کہیو جائے
اکیلی میں نہ جھولوں گی مہاراجا

مورے دل چین تمہیں آنا پڑے گا
گھرے گھرے بدرا برسانا پڑے گا
آگ لگی من کی بجھانا پڑے گا
اَنگ اَنگ بن کے رنگ چھانا پڑے گا

تمہیں پائے چین ملے دُکھ سُکھ بھولے
بیل بیل پات پات پھول نیا پھولے
تم ایسی کوَن کرے شیام چترائی
موری سُدھ تمہیں چھوڑ اوَر کسے آئی

☆

ہمہو نہائے لین گنگاسُنو ہو گوری
ہوئی گا ہمار من چنگاسُنو ہو گوری

رام کسم جُلمی نے ایسی نظر دیکھا ہے
ہائے دئی ہائے دئی روم روم بھیجا ہے
مست کیا مدھوا نے حال ہوا ایسا ہے
ہست ہوئی ہستی تو روپ نیا دیکھا ہے

ترچھی نظر تیز اثر روم روم گھیرے ہے
ایسا رنگ رنگِ جنوں ہائے غضب پھیرے ہے
دل کو وہی ایک ادا جانِ حیا گھیرے ہے
ایک صدا نام وہی میری وفا ٹیرے ہے

☆

سیّاں کے نگر چلو گوریا سنبھار کے

نینوں میں کجرا گلے میں گجرا
پھول لاؤں چن چن کر بہار کے
پیا گھر جاؤ صورتا سنوار کے

جھنک ہوئی اَنگنا
تو بولے لاگی سُگنا
جئی یو پایلیا اُتار کے
سیج پے جائیو گوریا سنبھال کے

ٹھگوا جو ملی ہے
تو گٹھریا چھینے ہے
دیکھیو تنی اَنکھیاں اُگھار کے
پیا گھر جایو رہیا نہار کے

سیجیا مہکے تو
من والھکی ہے
پیا کی صورتیا نہار کے
سیّاں کو رِجھایو منگیا سنوار کے

☆

ساتھے راکھیو ہو مورے سجنا اپنین ساتھ جیا یو
پریم اگنیا سگرو لاگی مدھو بن مور جرایو
من پیاسے کی آس بڑی ہے بدرا بن چھا جایو
اب کا اوُر کہی تم جانو گھروا مور بسایو
آس بڑی مہاراج تمہاری چاند سورج بن چھایو
ندیا نارا کھوہی کھوہا آندھر سمجھ ڈکایو
دھرتی پر آکاش براجے منئی روپ نہاریو
کنگنا ہاتھ وہی سے باندھیو جاسے من پتی پایو
پریم کہانی سُنو رے بھائی ایک میں ایک سمایو
اِن ہِن سے سب رشتہ ناطہ اِن ہن سے بتلایو

☆

کیا ہے دنیا یہ نہ سوچا کیجئے
کس کا جلوہ ہے یہ دیکھا کیجئے
اور کچھ اب دل کو بھاتا ہی نہیں
جس کا ہے یہ اُس کا چرچا کیجئے
یار وہ ایسا ہے کہ مل جائے تو
زندگی اُس پر اُتارا کیجئے
جب نظر میں کوئی بھی ویسا نہ ہو
تو اُسے ہی کیوں نہ سجدہ کیجئے
آدمی تو ہے مگر اُس میں وہی
خود وہی ہے اُس کی پوجا کیجئے

☆

کیسریا بالم اب کی سون گھر آجا

نیمبو آنار کے پیڑ وا بڑے ہیں، جھولے پڑے ہیں
ہم ہوں کے جھولا جھلائے جا

بات کہوں کا ہے بنواری، کئیسے گزاری
بن کے بدروا چھائے جا

سگری رین موہے تڑپت بیتی، ہائے کئے سے بیتی
آکے صورتیا دکھائی جا

کون سُنے دُکھ مجھ برہن کے، اس پاپن کے
اُجڑی مڑیا چھوائے جا

ساس نندیا طعنہ ماریں، ہم کا جانیں
آپن لاج بچائے جا

☆

مٹئی کا روپ دھرے سجنا ہے مانو
اللہ دیکھو اللہ ہو جانو

دھار بہی گنگا کی دھرتی سوہائی
آر پار روح گئی جھومی خدائی
ذات بے چین ہوئی ملنے کو آئی
ایک صفت ایک رنگ رنگ کی دُہائی

اُن کی گلی آ کے کھلی من کی کلی ہائے رام
کیسا لگے کیسے کہوں من میں دبی ہائے رام
گھات گھات بات بات روز نئی ہائے رام
اُن کے بنا چین نہیں جان گئی ہائے رام

پھول کھلا پھولوں میں پھول آسمانی
جس کی نظر پہنچی اُدھر ہو گئی دِوانی
پریم ڈگر ایک وہی خاک وہی چھانی
دُنیا نے لاکھ کہا ہم نے نہ مانی

☆

ندیا بہی جائے گوری کیسے نہاؤں

میخانے میں صبح ہوئی ہے
شاخ شاخ بلبل چہکی ہے
پھولوں سے مستی ٹپکی ہے
حالت مست عجب دل کی ہے
یار تمہیں کیسے کہاں سے پاؤں

چھٹکا رنگ انوکھا نیارا
اندر باہر کروں نظارا
اوّل آخر ظاہر باطن
میم احد سے روشن سارا
کیسے جگ دھار تمہیں دل میں بٹھاؤں

ایک نہ دو ہے چار نہ ساتا
ایکے ایک میں ایک سماتا
نام روپ اللہ من بھاتا
کام روپ جگ جیون داتا
اُن کا من جیتوں کون ٹونا جگاؤں

نیرے ہو بالم اور تنی نیرے

جانِ جہاں مجھ میں بسو روم روم گھیرو
لہر اُٹھے سانس سانس اللہ ہو چھیڑو
تم سا رنگ روپ ملے ایسا رنگ پھیرو
اب جو بسو دور تو یہ جان مری لے لو

پریم رس دھار بہی گنگا جل چھلکے
گوری لیے گاگر چلی پتلی کمر لچکے
راہ دیکھ جیا ڈرے سیّاں کو بلاوے
دیکھو کہیں بیٹھ جائے ہمت نہ ہارے

شمع ساتھ پروانہ چاہ بڑی گہری
صورت جو دل میں بسی چت سے نہ اُتری
روح ساتھ چاہ جڑی روح سے نہ بچھڑی
چاہ کی ہی چاہ رہی چڑھ کے نہ اُتری

☆

تھرک تھرک جائے جِیا، سیّاں کو دیکھے

بیچ بجریا چوٹائے گئی دیّا رے
بے مول میں تو بکائے گئی دیّا رے
نولکھّا جوبنا لُٹائے گئی دیّا رے
چنری رنگیلی رنگائے گئی دیّا رے

مَن کی کہانی کہوں کیسے ہائے رام
مدماتے جوبنا سہوں کیسے ہائے رام
سیّاں کی بہیاں گہوں کیسے ہائے رام
منوا سنبھالے رہوں کیسے ہائے رام

صورت مورت کی چھوی نیاری
برج کے چھیلا اَودھ بہاری
نورِ دو عالم جگ اُجیاری
مکی مدنی شوبھا نیاری

☆

دھن دھن دھن دھن دھن دھن ری سجنی
سُن سُن سُن سُن سُن سُن ری سجنی

کہوں کہانی سوزِ جگر کی
دھوم مچی ہے آہِ سحر کی
گہری دنیا قلب و نظر کی
بات چھڑی ہے اُن کے گھر کی

رام کا سورج دیکھو چمکا
گوشہ گوشہ روح کا دمکا
ہری کے دُوارے ساجن من کا
جھن جھن جھن اک تارا جھنکا

انا اعطینک الکوثر
ساقی میرا علی پیمبر
مست نظر مستانہ دلبر
توبہ ٹوٹی کھنکے ساغر

☆

مور چندریا رنگ دیوا ایسی ہے بالم رنگ ریج

پیروا مورا گلے لگاوے
سیجریا سُکھ کی نیند سُلاوے
جنموا مور سُپھل ہوی جاوے

کجرا ایسا مور سوہاوے
دھرتی جھومے لگنا گاوے
پتّی پتّی تال بجاوے
کہ منواں لہر لہر لہراوے

باروں ایسی دینا باتی
جا کی جوت سرگپور جاتی
مالِن ایسا ہار بناتی
کہ مہر مہر مہکاوے

جب سے لاگ لگنیا لاگی
اَنکھیا نیند نہ رَتیا لاگی
برہِن پی کی یاد میں جاگی
بس پی پی رٹن لگاوے

☆

دل کے اندر دلبر جانی
مچھلی مچھلی کتنا پانی
جتنا ڈوبو اُتنا پانی

ڈوب گیا تن من دھن سارا
چھایا مٹی تو اُبھری کایا
کایا اندر رام سمایا
مایا جڑی تو دل گرمایا

رنگ سنہرا روشن اعلیٰ
چمک رہا ہے اللہ تعالیٰ
اللہ جانی کی اک مورت
سما گئی آنکھوں میں صورت

تیرا رنگِ حسن نرالا
تیری خاطر جینے والا
سدا رہا تیرا متوالا
ٹوٹی چاہ نہ چھوٹا پیالا

☆

ہے سجنی ہے سجنی ہے سجنی آؤ
گھوم گھوم آرتی اُتاریں بلم کی

رِیجھ گئی میں تو اپنے پِیا پر
بیٹھ گئی بات یہ اب تو جیا پر
بے ہوئے اُن کی دیوانی بنے نا
بِن تمہرے بالم جیون کٹے نا

نَین موند دیکھا دِل کے بیچ پایا
جھاڑ و بہار و کیا پلنگا بچھایا
ہاتھ جوڑ کھڑی رہی سیجیا پہ آیا
جوڑ لیا جنم گانٹھ ساجن بنایا

ہاتھ باندھ آئی میں علی جیؤ کے دُوارے
ہے ناتھ نارائن ہے پران پیارے
ہے جیون داتا بانکے بہاری
میری جان صدقے میں تم پہ واری

☆

کہیں بولے کا گا ارے موری گوئیاں
بھور ہوت میں اَنگنا بُہاروں
پیا اَئی ہیں آج ارے موری گوئیاں

گج موتی ہار گلے اَنکھیوں میں کجرا
جادو بھرے نینوں سے چھلکے مدھوآ
سپنوں کا راجا مور من بسیا
جئ را نکس جائے دیکھے صورتیا

دیکھ لییو پیا کو تو جئ را جڑائے جائے
پیر بڑھی ہردے کی گوئیاں پٹائے جائے
اَنکھیاں میں کجرا کی دھاری ہیرائے جائے
رام کرے پیا مورا مجھ میں سمائے جائے

☆

بنواں پھولے بسنت ہو بَو رایل مورا جیروا
آیل مورا پیروا

لاوُ تنی ہمکا مدھوآ پیاء دیو
ہمرے سُہاگ کے بھاگ جگاء دیو
آیل مورا پیروا

بِدھنا جو لکھّن ہے کیسے مٹائی
کئیسے نہ سسُر ار پیا سنگ جائی
بوَ رایل مورا جیروا

☆

کون دُعا مانگوں آج موری گوئیاں

لال لال چوڑیا میں چمکے دُلار بنا
جوڑا سجیلا میں مہکے بہار بنا
گجرا میں پھولوں کی مہکے پیار بنا
لال لال سیـــجیـــا پہ چمکے ہمار بنا

گنگا نہائیں آؤ چلو ری
نظام گرودوارا جھانکو سکھی ری
خواجہ پیا روزِ جوت جگی ری
دیوتا پجاؤں منگیا بھروں ری

جگر مگر ہوئے بہے امرت کی دھارا
مور مہاراجہ مورے دل میں براجا
ندیا کمل کھلا پھولوں کا راجا
آؤ تنی جھانکے اَنگنا دوارا

☆

چھمّک چھیّاں چھمّک چھیّاں

موری گوئیاں موری گوئیاں

دھرتی براجیں مور مہاراج چلو پرنام کریں

آؤ گوئیاں آؤ گوئیاں

چونر رنگائے لیو دھانی تو ٹیکا لگاؤ چمکیلا
رنگ برنگی اَنگیا منگاؤ چولا جماؤ مہکیلا
سورج مُکھی کا گوٹا کنارا چندر پھول چٹکیلا
اَنگ اَنگ شِو ناد براجے علی شمبھو کجریلا

چندا سورج اَنگنا اُتر آئے آؤ دکھائیں
روپ سروپ کی جوت جگی آؤ گنگا نہائیں
تال تلیّا بھر کے بہیں ندّی بن جائیں
میں تم میں ہوں تم ہو مجھ میں کیا بتلائیں

☆

آؤ چلو جانِ بہار
اُن کو چادر چڑھا آئیں

دل لے چلو بے قرار
آؤ چلو اُن کو دکھا آئیں
گج موتیا گلے کا ہار
صندل ماتھے چڑھا آئیں
نینوا اَنجن سار
چمکت بجلی دکھا لائیں

اُن کو جانا اِیسُور کو جانا
نام روپ کا بھید نہ مانا
کعبہ کاشی صرف بہانا
اُن کے قدموں میں ہے ٹھکانا
ہم نے تو بس اتنا ہی جانا

☆

جوت جگی آسمانی
چونر موری دھانی
سجنوا ہو، بلموا ہو
آج جی بھر کے دیکھو

چندا بن گگنا میں چمک ہے
مدھوبن میں پھولوں کی مہک ہے
پاگل کرنے والی لہک ہے
بجلی ہے بجلی میں لپک ہے

دیکھو وہ آئے راج دُلارے اجمیر والے پی یروا
غوث وقطب آئے دھوم مچاوت جھوم اُٹھا ہے جی یروا
کالی بدریا سے موتی برسے منگیا میں چمکے جیسے ستروا
ہمرے سہاگ ما ہیرے جڑے ہیں دم دم دم کے جئیسے نگنوا

ساگر میں سیپی، سیپی میں موتی
موتی میں چمکے پیا کی صورتیا
پیا کی صورتیا میں دیکھ بھلائے گئی
اپنے پرائے کی سگروبتیا

ہمری اٹریا آؤ ہو بالم
دیکھا دیکھی تنک ہوئی جائے

لاگل کریجوا میں بان گوہراوے
پریت توہری رہیا میں انکھیاں بچھاوے
کجرا نینوا میں سپنا سجاوے
اَنگ انگ پھڑکے نندیاں نہ آوے

بگیا مہک جائے پھلوا جو پھولے
یادوں کے جھولے میں منوا جھولے
دریا میں موج اُٹھے ساحل کو چھو لے
دل میں بسا ہو جو کون اُسے بھولے

رنگِ جنوں چمکے تو منوا لہک اُٹھے
ناز بھری چتون سے خوشبو مہک اُٹھے
درد بھرا دل میں رہے جیون دمک اُٹھے
ایسا کرو بالم یہ ذرّہ چمک اُٹھے

☆

کونے البیلے کی نار
چھما چھم جائے بجریا

کون محل چڑھی کون اٹاری
کونے نگریا میں اُتری سواری
کون لے آیا یہی پار
کہ سا سو نند کھری ماریں نجریا

ٹیکا سوہاگ جڑاؤ گج موتیا
جیسے اکاس سے اُتری صورتیا
جو دیکھے اک بار
لگن لاگ جائے دھرے پریم ڈگریا

اُن کی پریتیا میں وَیاکُل بھَیے سب
ایسا نسانہ کہ گھائل بھَیے سب
چت سے نہ جائیں سرکار
مجنوں کی طرح پھرے سگرو نگریا

☆

میں تو بِکائے گئی گوئیاں
پیروا مورا بڑا بانکا رسیلا

صورت موہنی موہنیا لاگے
دھرتی چتوے گگنا تاکے
بڑے بھاگ سے عشق براجے
اُنکو دیکھے جیرا جاگے

سورج نکلا سیاہی بھاگی
بھولی ہستی مستی جاگی
نبی کے گھر کی خواجہ والی
بڑی تیز اُف رے متوالی

دل میں جب یہ صورت آئی
ہریالی ہر سُو لہرائی
خوشبو بھینی بھینی چھائی
روح نے لی ایسی انگڑائی

☆

رنگائے لیو چنری ارے موری گوئیاں

خواجہ جی رنگاویں قطب پیا پہریں
گنجِ شجر مگن بھئے گگن بیچ لہریں
نظام پیا دلبر دھرتی پہ دمکیں
جگ اُجیار ہوا چارو دِشا چمکیں

چونر ما موتی ٹکے نولکھیا
دیوتن کی دیکھے دھڑکے چھتیا
اِترا گلاب کی بھینی مہکیا
پیا من بھاوے نیکی صورتیا

پریم رنگ ڈوبی بھئی سگرو مہکِ ہے
گھٹا اُٹھی روم جھوم امرت برسِ ہے
سُر جو چڑھی نادِ علی گونج گُنجِ ہے
اللہ ہو اللہ ہو ایک بنی رہِ ہے

☆

بھلا ہُوا موری مٹکی پھوٹی
میں تو پنیا بھرن سے چھوٹی
مورے سر سے ٹلی بلاے
کبیرا بھلا ہوا
ہر بسرے کبیرا بھلا ہوا

یہ مٹکی مورے من میں اٹکی
مٹکی لیے سر بوجھ میں اَٹکی
دیس پرایا دیکھ کے ٹھٹھکی
جان رہی اس تن میں اَٹکی

میں تو جکڑ گئی دِن رینا
چلا گیا سُکھ چین سے رہنا
جینا ہو تو مدھو آ پینا
ورنہ پھر کس کام کا جینا

☆

ہری ہر نام سُمر لے بھائی
اِی دنیا کچھ کام نہ آئی

مایا اِی بہورنگی بہت ہے
اِس سے ہار گئی چتورائی

لپٹ گئی تو دُکھ دے جائی
کا کری ہیں بیدا بیدائی

وہ نوری سنسار ملے بِن
مایا بھوگی چین نہ پائی

جو گرُو چرنن دھیان لگائی
بھرم بنا سُکھ سادھن پائی

جوت امر جھکے چت اُترے
اورے کچھ ہو کا سمجھائی

دیکھو کیسی پھول رہی ہے
نور بھری نوری پھلواری

اجر امر ہر پھول کھلا ہے
رہتی دُنیا مہک نہ جائی

سُمرِن سادھو کر لے بھائی
بنت بنت اِک دن بن جائی

☆

یہ زمیں نہیں ملتی آسماں نہیں ملتا
تم اگر نہیں ملتے کچھ یہاں نہیں ملتا

خوشبوؤں کے جھونکوں میں روشنی ستاروں کی
چاند تم نہ ہوتے تو یہ سماں نہیں ملتا

دِن سکون سے گزرے چلیے اُن کے کوچے میں
ڈھونڈھیئے نہ دنیا میں اب یہاں نہیں ملتا

یار مجھ کو لگتا ہے میری روح ہو جیسے
ساتھ ساتھ رہتا ہے یہ کہاں نہیں ملتا

اُس کے ہی لیے ہم نے جینے کی قسم کھائی
ہم وہاں نہیں ہوتے یہ جہاں نہیں ملتا

☆

یہ رنگِ جنوں جب سے اس درد کو بھایا ہے
کچھ یاد نہیں رہتا کیا کھویا کیا پایا ہے

ہر وقت نگاہوں میں وہ جلوہ سمایا ہے
ہم نے تو خدا اپنا اس دل میں بسایا ہے

اے شیخِ حرم یہ بھی دیکھو تو کبھی آ کے
اک کعبہ محبت کا رِندوں نے بنایا ہے

چلنے کی اگر ہمت کانٹوں پہ ہو آجانا
دیوانوں نے ویرانہ کیا خوب سجایا ہے

کیا فکرِ غمِ ہستی کیا خوف تلاطم سے
قدموں میں جگہ جس نے اُس یار کے پایا ہے

☆

یہ ذرۂ دِل آپ کے قدموں میں پڑا ہے
کچھ دل کی تمنّا تھی مگر بھول گیا ہے

دامن یہ مرا اُس کی عنایت سے بھرا ہے
جو کچھ بھی ملا ہے اسی کوچے سے ملا ہے

اس زلف کی خوشبو سے ہوئی جان معطّر
اے بادِ صبا تونے بڑا کام کیا ہے

اس میکدۂ دل سے کوئی آ کے نہ لوٹا
سو رنگ کی لذت ہے عجب رنگ بھرا ہے

وہ چیز ہی کچھ اور ہے اے دنیا پرستو
اے مست نظر تجھ پہ نچھاور جو ہوا ہے

☆

درد جب تڑپتا ہے اشک تب مچلتے ہیں
آسمان سے بادل یوں نہیں برستے ہیں

میرے دل کی دُنیا سے جب بھی وہ گزرتے ہیں
سائے اُن کی یادوں کے دیر تک مہکتے ہیں

اپنے چاک داماں پر مطمئن ہیں دیوانے
یہ کفن لیے نکلے گھر سے جب نکلتے ہیں

چھین کر نہ لے جائے اُن کا غم ارے دنیا
ہم انہی چراغوں کی روشنی میں پلتے ہیں

کیا بتاؤں کیسے ہیں اتنا جان لیجے کہ
وہ مرے کلیجے میں روح بن کے بستے ہیں

☆

کعبہ میں بھی جلوہ ہے کاشی میں نظارا ہے
میں جس کا پجاری ہوں وہ سب کا سہارا ہے
آنکھوں سے لگایا ہے اس کوچۂ جاناں کو
اُس خاک کا ہر ذرّہ اس جان سے پیارا ہے
دُنیا جسے کہتے ہیں تم چاہ کرو اُس کی
ہم جس کے سہارے ہیں وہ پیر ہمارا ہے
تم جان نہ پاؤ گے یہ خاک نشیں کیا ہیں
منگتا ہیں یہ جس دَر کے وہ راج دُلارا ہے
کچھ خوف نہیں رکھتے طوفان ڈبو دے گا
ہم جس کے ہیں اُس کا یہ دھارا ہے کنارا ہے

☆

میری طلب تھی کیا کہیں اُس سے کہیں سوا دیا
جانِ حیات آپ نے یہ کیا سے کیا بنا دیا
جن سے پناہ مانگنے آئی تھی بے کسی کبھی
ایسے کرم نواز نے جینے کا حوصلہ دیا
صبحِ چمن تھی یار کے آنے کے انتظار میں
بادِ صبا نے جھوم کر جب یہ خبر سنا دیا
جایئے ڈھونڈھ لایئے اُن سے بڑا کوئی نہیں
اُن کی نگاہِ مست نے کعبہ نیا بنا دیا
جس کا صنم ہو سامنے اُس کی نماز ہوگئی
آیا نظر وہ جب مجھے سجدے میں سر جھکا دیا

☆

اِی جنموا سُوارتھ سجن کئی دِہن
کئی کے آپن اِی جیرا مگن کئی دِہن
ایسی کرپا کہ بھگوان جیسی کریں
اِی سجن اِی سجن اِی سجن کئی دِہن

بارگاہِ اماں اُن کی جو پا گیا
اَئیسی ڈالی نظر کہ چمن کئی دِہن
حسن کے گلستاں میں جو پھولا پھلا
تھا وہ غنچہ مگر گل بدن کئی دِہن

جب برسنے لگی رحم کی وہ گھٹا
زندگی کٹ سکے اِی جتن کئی دِہن

☆

جلوۂ جاناں نور ہی نور
ائیسا چمکیں جئیسے طور
ردِّ بلئیاں دشمن دُور
میری دُنیا میرے حضور

میرے سر پر اُن کا سایہ
یا رب میرے یہی ضرور
اُن کو دیکھ کے دل یہ بولے
بھر بھر چھاجوں برسے نور

دل کی میرے ایک تمنّا
اُن کی دَیا رہے بھرپور

☆

دل والے ہیں دلدار ہیں سرکار بھلے ہیں
ہم اہلِ وفا اُن کے ہی قدموں میں پڑے ہیں

دُنیا نے بھلی بات نہ کی دل سے کوئی بھی
جب اُن کی دَیا پائی ہے تو زندہ رہے ہیں

فردوسِ تخیل میں بسی دُنیا نرالی
یہ میرے صنم حسن کے سانچے میں ڈھلے ہیں

مانا کہ بہت تیز ہے یہ دھوپ کڑی ہے
ہم بھی تو کسی پیڑ کے سائے میں کھڑے ہیں

جس دل میں وہ رہتے ہوں وہی سب سے بڑا ہے
اس بھول میں مت رہیئے گا کہ آپ بڑے ہیں

☆

ہم نے دل دے دیا دلبری کے لئے
کٹ گئی ساری اُن کی خوشی کے لئے

دل سلامت رہے وہ سلامت رہیں
اتنا کافی ہے اس زندگی کے لئے

اُن کے گھر میں ہے اُترا وہ نوری دِیا
اور جاؤں کہاں روشنی کے لئے

ہم نے قدموں پہ ساقی کے سر رکھ دیا
ایک دَر ہے یہی بندگی کے لئے

اُن کی نظرِ کرم اُن کا دستِ رحم
اور کیا چاہیے آدمی کے لئے

☆

جا گا ہو جا گا ہوا سوتل اے راجا
توہار نندیا ناہیں ٹوٹل اے راجا

دَیا کا بھکاری پُکارے کریجا
صنم کا پجاری پکارے کریجا
سنو ہو ہماری پکارے کریجا
تم کو مراری پکارے کریجا

توہرے دھینوا میں رَتیا بتائی
دھینوا میں پھلوا کے بگیا لگائی
اِی بگیا میں توہرے مہکیا سوہائی
مہکیا کے ماتل اِی دیلا دُہائی

☆

یہ دل کرے سوال تو ہم کیا جواب دیں
کیسے ہوا یہ حال تو ہم کیا جواب دیں

وہ کون تھا جو زلفِ معنبر بکھیرے تھا
بادہ فروش بن کے سرِ راہ پھرے تھا
چھلکی ہوئی شراب کے ساغر سا لگے تھا
مدہوش ہوکے ہوش جسے سجدہ کرے تھا

کس کی گلی میں جاکے یہ دنیا ٹھہر گئی
یہ ہوش ہے کہ ہوش کی سب کچھ بسر گئی
وہ مست ناز کون تھا جس پر نظر گئی
کس کی ادائے ناز اِسے قید کر گئی

☆

چھاؤں میں اپنی رکھئے دیا کیجئے
ہو دَیا اے مسیحا دیا کیجئے

جانِ عالم یہ دل بھی عجب چیز ہے
آپ دِل ہی میں میرے رہا کیجئے

زندگی ساری کٹ جائے قدموں تلے
یہ قدم اب نہ چھوٹیں دُعا کیجئے

اُن کی ہستی میں ہے میری ہستی چھپی
اُن کا میرے پتے پر پتہ کیجئے

دیر و کعبہ میں یہ رسمِ دل ہے کہاں
جا کے اُن کی گلی میں پیا کیجئے

☆

مٹا مٹا کے مقدر بنایا جاتا ہے
مجھی کو میرا تماشہ دکھایا جاتا ہے

جو درد دل میں نہ ہو بندگی نہیں ہوتی
یہ بت کدہ ہے یہاں دل سجایا جاتا ہے

صنم تراشا ہے ہم نے بڑی محبت سے
یہ وہ نہیں ہے جسے بھول جایا جاتا ہے

وہ جلوہ جس سے دل و جاں یہ زندگی پائے
وہ بارگاہِ محبت میں پایا جاتا ہے

جیئے ہیں رسمِ جنوں لے کے میکدے والے
یہ وہ جہاں ہے جہاں دل بنایا جاتا ہے

☆

اُونچی اَٹریا چڑھت ڈر لاگے
سئیاں ہمار تنی بہیاں پکڑ لیو

توہرے کرموا کی دھوم بہت ہے
توہرے ہی دَم سے اِی جئیرا جِیت ہے
دیکھے بِنا اِی کریجا جرت ہے
اَرَج اِی سُن لیو جئیرا کہت ہے

رتیا میں جاگے، نہ دِنوا میں سووے
پریتیا لہریا ہلور بہت مارے
اپنے کرے جئو کے کئیسے نہارے

اُترے نہ چِت سے بھلائے نہ بھولے
صورتیا میں اٹکا پرنواں میں جھولے
سیجیا پہ پہنچے تو جئیرا اجڑا وے

☆

کتنے عاشق ہیں سرِ دار محبت میں مٹے
یہ جیالے ہیں یہ سنسار میں ایسے ہی جیے
پردۂ غیب سے ظاہر ہے تجلّی کوئی
ہم بھی اب اُن کی محبت کے تماشائی بنے

زندگی جیسے کہ گزری ہو کئی بار اِدھر
دل کو بھولے ہوئے افسانے کئی یاد آئے
جانے کیا سوچ کے خاموش رہا ہے ورنہ
اُن کے دیوانے کو تھا کون کوئی بات کہے

رسمِ دل سیکھ کے میخانے میں آنے والے
یاد رکھنا کہ نہ ساقی کی کوئی بات ٹلے

☆

پریم کا مدھوا پینے والے بول ہری ہر بول ہری ہر
عشق نگر میں جینے والے بول ہری ہر بول ہری ہر
پالا اُس نے جیون جیسا کہیں بھی کوئی نہیں ہے ویسا
جے جے کاری کرنے والے بول ہری ہر بول ہری ہر

دردِ محبت سہنے والے اُس کے دھیان میں رہنے والے
نام پہ اُس کے مرنے والے بول ہری ہر بول ہری ہر
پریت کی آگ میں جلنے والے جیتے جی ہی مرنے والے
خود کو بھول کے جینے والے بول ہری ہر بول ہری ہر

دُکھ دنیا کے سہنے والے ٹیڑھی تیکھی سننے والے
پھر بھی دھیان میں رہنے والے بول ہری ہر بول ہری ہر

☆

یہ دَر وہی ہے جہاں ہم نے سر جھکایا ہے
یہ بارگاہِ کرم ہے خدا کا سایہ ہے
مجھے وفا نے سلیقہ یہی سکھایا ہے
اُسی کے ہو کے رہو جس سے دل لگایا ہے
تمام عمر اسی ایک آرزو میں کٹی
یہ شاخ دل کی نہ سوکھے جسے سجایا ہے
چراغ میں نے جلائے ہیں اُس صنم کے لئے
یہ درد میرا مجھے بُت کدے میں لایا ہے
صنم پرست اگر ہو تو دے کے دونوں جہاں
خرید لو کہ یہ سودا جو دل کو بھایا ہے

☆

مری نگاہ میں ایسا کوئی سہارا ہے
خدا سمجھ کے جسے بارہا پُکارا ہے
ہمارا اپنا یہاں کچھ نہیں سوا اُس کے
اُسی کے نام یہ سب کچھ ہے جو ہمارا ہے
ملے جو چین تو کعبہ کی سمت ہی جائے
یہ میکدہ تھا جہاں چین سے گزارا ہے
غمِ حیات کے ہاتھوں بکھر گئی ہوتی
اُسی کرم نے مری زندگی سنوارا ہے
پناہ میں اسے اپنے ہمیشہ رکھئے گا
بڑا غریب ہے یہ دل بڑا بچارا ہے

☆

اس جلوۂ رنگیں سا دلدار نہیں کوئی
اس یار سوا میرا اب یار نہیں کوئی

اے جانِ مسیحا تو اس دل میں بسا جب سے
خوشبو میں بسا ایسا گلزار نہیں کوئی

یہ اہلِ محبت ہے اُن کے لئے جیتے ہیں
مصروفِ غلامی ہیں بیکار نہیں کوئی

لوٹیں گے یہاں سے پھر ایسا نہ سمجھیئے گا
میخانہ محبت کا بازار نہیں کوئی

جائیں گے کہاں اُٹھ کر پائیں گے کہاں ایسا
سرکار مرے تم سا سرکار نہیں کوئی

☆

خود کو ہم اس لئے قدموں سے لگا دیتے ہیں
آپ تو دردِ محبت کی دوا دیتے ہیں

وہ خماری ہے کہ پھر مر کے بھی اُترے نہ کبھی
جانے کیا گھول کے امرت میں پلا دیتے ہیں

دور تک ڈھیر ہوں دامان و گریباں کے جہاں
کس طرف راستہ جاتا ہے پتہ دیتے ہیں

رسمِ دل تم سے الگ ہے یہ محبت والے
پھول تو پھول ہیں کانٹوں کو دُعا دیتے ہیں

ایک پیکر ہی نظر آتا ہے چاروں جانب
خود وہی بولتا ہے جس کو صدا دیتے ہیں

☆

پھولوں کا ہروا جانے جگروا
چمکے زمیں پر جئیسے ستروا
مورا پیئروا رے مورا پیئروا
جئیسے کہ مورے گلے کا ہروا

مدھووا کی مستی پائی گئی ہستی
مہنگی بہت تھی مل گئی سستی
مجھ کو کیا ملتی میری کیا ہستی
مورے پران میں بلما کی بستی
اُس میں سمایا مورا پرنوا
پھولوں کا ہروا...

نظروں میں چھایا دل میں سمایا
اَئیسے بھی آیا وئیسے بھی آیا
جئیسے بھی آیا جلوہ دکھایا
پھر اور کچھ بھی دل کو نہ بھایا
مورا پرنوا مورا پرنوا
پھولوں کا ہروا...

☆

اے یارِ من دیارِ من
بے کس ہوں غم گسارِ من

کچھ بھی نہیں ہے زندگی
تیرے بغیر یارِ من

تیرے نثار جان و دل
تجھ سے بھری بہارِ من

دیکھا ہزار رنگ میں
تم کو یہاں اے یارِ من

جانے کہاں کہاں پھرا
تیرے لیے اے یارِ من

جان و دلم اے جانِ جاں
لطفِ من و قرارِ من

☆

گلی سے اُس کی اب مجھ سے کہیں جایا نہیں جاتا
کہ دل کا چین دُنیا میں کہیں پایا نہیں جاتا
اُسی کو دیکھ کے جیتا ہے خوش ہے اُس میں گم ہو کر
یہ دل ہے جس پہ نغمہ دوسرا گایا نہیں جاتا
اِسے اس چاک دامانی سے ہی آرام آتا ہے
یہ دیوانہ کھلونے دے کے بہلایا نہیں جاتا
صنم ملتا ہے اُس کو بُت پرستی جس کو آ جائے
ہو جب لَو لگی اُس سے تو گھبرایا نہیں جاتا
جسے ہم پوجتے ہیں اُس کے دَر پر سر جھکاتے ہیں
یہ کعبہ خود ہی بن جاتا ہے بنوایا نہیں جاتا

☆

جینے کی تمنّائیں ہم پایا نہیں کرتے
اس دِل میں اگر میرے وہ آیا نہیں کرتے
ہنسنا نہ کبھی دل کے گلشن پہ جہاں والو
یہ پھول محبت کے مرجھایا نہیں کرتے
سجدے میں گرا ہے دل سر اُس کے قدم پر ہے
جس سے ہو لگی بازی بھلوایا نہیں کرتے
مِنّت سے خدا راضی رہتا ہے سمجھ لینا
نادان مسیحا سے ٹکرایا نہیں کرتے
ہر وقت تڑپ دل میں دیدار کی رکھتے ہیں
جس جا نہ صنم پائیں ہم جایا نہیں کرتے

☆

اے جان و دل کے مسیحا مری خبر لینا
اسی پناہ میں گزرے نگاہ کر دینا

جو پائے سجدۂ پائے صنم وہ قسمت ہے
میرا نصیب بھی ایسا بنے نظر رکھنا

یہ دیر و کعبہ کے جھگڑوں سے دور رہ کے جئیں
تمہیں ہی دیکھ کر جئیں ایسے تو بھلا کہنا

نشہ سا اُن کی محبت کا گھیرے رہتا ہے
کرم ہے اُن کا کہ ہم کو بھی آ گیا پینا

یہ آرزو ہے سلامت رہے سدا دل میں
وہ ایک جلوۂ جاں جو سکھا گیا جینا

☆

تقدیر محبت کی ان قدموں میں پل جائے
مانگی ہے دُعا یا رب یہ بات نہ ٹل جائے

اب مان لیا ہم نے اُن کو ہی خدا اپنا
دُنیا سے یہ کہہ دینا جلتی ہے تو جل جائے

کھنکیں گے ابھی ساغر مدہوش بنا دیں گے
کچھ صبر کرو رِندو میخانہ سنبھل جائے

جینے تو نہیں دیں گے یہ شور تلاطم کے
پانا ہو کرم جس کو اُس دَر پہ نکل جائے

بیکار نہ جائے گی یہ آہِ سحرگاہی
چمکے گا ابھی سورج یہ رات تو ڈھل جائے

☆

جی بھر کے نہیں دیکھا دُنیا نہ کبھی بھائی
اُن کے ہی لیے ہم نے جینے کی قسم کھائی

آغوشِ محبت میں وہ رنگ سمایا تھا
لگتا ہے کہ اِک جنت اس دِل میں اُتر آئی

کوچے میں کشش اُن کے کیسی ہے خدا جانے
اس دل نے کہیں ایسی تسکین نہیں پائی

یہ کیسے بتاؤں کہ پایا ہے صنم کیسے
اس دَر پہ وہی آیا تقدیر جسے لائی

دیوانے کی دنیا میں رہتے ہیں یہی دونوں
اِک درد محبت کا اِک عالمِ تنہائی

☆

رات کٹی تو صبح ہوئی اور دن گزرا تو شام ہوئی
اچھی گزری جیسی گزری جب سے اُن کے نام ہوئی

بزمِ جہاں میں نوری سایہ میخانوں پر چھایا ہے
دیوانوں کو پینا آیا جب سے رحمت عام ہوئی

ایک کشش موہک بیتابی وجہِ سکونِ دل میری
اُس کی محبت بھولوں کیسے جس کی صورت رام ہوئی

رِندوں کو سمجھائیں نہیں کچھ شیخِ حرم جانے بھی دیجے
ان کی ہستی اور ہی کچھ ہے ساری وقفِ جام ہوئی

پی کر نکلی اُن کی گلی سے ایسا وفا نے ٹھان لیا
گھوم کے پھر کچھ اور نہ دیکھا کتنی ہی بدنام ہوئی

☆

سوچا ہے شہنشاہ کہوں ایسا لگو ہو
اے تم تو عجب شان سے اس دِل میں رہو ہو

اِک موجِ طلسمات ہے یہ حسن تمہارا
شیشہ سا کھنک جائے ہے جب بات کرو ہو

پھر قید سے اس زلفِ دُتا کے نہیں چھوٹا
جس پر بھی نظر ڈالو کرامات کرو ہو

سجدوں کے نشاں دیر و حرم جا کے پڑے تو
بے پائے صنم کچھ نہ ملا یہ بھی سنو ہو

آتی ہوئی صدرنگ کی بوچھار ملے گی
اس صحنِ چمن کی طرف اے یار چلو ہو

☆

بارگاہِ حسن کی یہ کرم نوازیاں
آپ مسکرا دیئے مٹ گئیں سیاہیاں

کیا کہیں نہیں کوئی آپ کے سوا کہیں
جو سنے غریب کے دل سے اُٹھی دُہائیاں

عقل خود کو ہی کبھی خود سے نہیں سمجھ سکی
عشق نے سنا دیا کتنی نئی کہانیاں

میکدے کے سائے میں تم نہ سمجھ سکے کبھی
دیر و حرم سے دور دور کتنی اُٹھی بڑائیاں

دل کی طرف ہی دیکھئے زندگی اور کچھ نہیں
کوئے صنم میں ہی سدا گونجی ہیں خوش نوائیاں

☆

پھلوا جئ سی مہکیا توہری گمکے من کے اَنگن وا
ڈار پہ بئ ٹھا سُگنا بولے آئے مور سجنوا
بالم دیکھ لی رات سپنوا

ہردم تم کو نینا چِتویں ٹوٹٹ نہیں دھینوا
توہرے ہو کے رہی بے ساجن تم تو مور سپنوا
منوا نیچ سمایوا ئیسا جئ سے رہت پرنوا

پریم کی مدھوا چڑھ گئ ائیسی
جانے سکل جہنوا ں
توہرے دِھیان میں ڈوبا جئیرا
لپٹا جائے چنرواا

☆

نور سراپا جاما اُس کا جان و تن میں بستا ہے
ذرّہ ذرّہ میری وفا کا اُس کی یاد میں رہتا ہے

سجدہ کرتے اُس کی جانب بجلی سی لہراتی ہے
جانے کیا ہے اُس پیکر میں دیکھ کے ہوش تھرکتا ہے

دل کی دُنیا میخانے میں پیمانے میں صورت اُس کی
اُس کی صورت جس نے دیکھا دیوانہ سا پھرتا ہے

دل نے دیکھی ہے وہ مستی اُس عالم کا حال نہ پوچھو
بھول گئیں سب ہوش کی باتیں ایسا رنگ برستا ہے

دیوانے کی دُنیا دیکھو جام و سبو سے یاری دیکھو
نام خدا کا لینے بیٹھا ساقی ساقی کہتا ہے

☆

چلو کہ بادۂ گلرنگ آج چھلکائیں
بہار آئی ہوئی ہے نشے میں لہرائیں

یہ رنگ رنگ کے ساغر یہ میکدے کی فضا
ملے جو ساقئ میخانہ اور کیا چاہیں

میری وفا جسے جھک کر سلام کرتی ہے
نہ جی سکیں گے اگر ہم وہاں نہیں جائیں

جسے نصیب ہو قدموں پہ یار کے سجدہ
وہ خوش نصیب بہت ہے چلو بتا آئیں

اے شیخ میری عبادت صنم کی پوجا ہے
مرے جنوں کیلئے آپ کچھ نہ فرمائیں

☆

پریتم مور چنریا رنگ دیو ائیسی کی لہرائے
جنموا مور سپھل ہو جائے

دھرتی گمکے جوبنا چمکے او منوا لہرائے
چھیلا میرے ائیسا کئی دیو پریت بھلی بن جائے
اُن کے روپ کی ندیا جیرا ڈوب ڈوب اُترائے
اُن چرنوں کی داسی بن کر سارا جنم بتائے

بانکے چھیلا بندیا چمکے ائیسی بھلی دکھائے
چتوے جے بھرپور کریجوا پکڑی پکڑی رہی جائے
کجرا اَنکھیاں بیچ سوہائے جو دیکھے للچائے
ریجھے پریتم ایسا جیسے کجرا نین سمائے

☆

توہری اور نہارے نِس دن مانت ناہیں منوا
توہرے دھیان میں سُدھیا ڈوبی سروا دھرے چرنوا
بالم تم تو مور پرنوا

جئیسی بیتی بیت گئی سب تمہری یاد سہارے
یاد رہو تم اتنا بس ہو سنو ہو موہن پیارے
بانہہ گہے کی لاج نبھانا میرے چاند ستارے
جینا بھی کیا پھر اس جگ میں ساجن بنا تمہارے

پریم کی بھٹّی مدھووا پائے ایسی جوت جگی ہے
چین نہیں پڑتا بِن دیکھے ایسی پھانس گڑی ہے
ایسی یہ تقدیر کہ دیکھو جا کے کہاں لڑی ہے
جن سے یہ سنسار سوہائے اُن سے ارج کری ہے

☆

باغ میں محبت کے پھول مسکراتے ہیں
اُن کی یاد کے بادل جب بھی گھر کے آتے ہیں
غم اُنہیں زمانے کے یاد پھر نہیں آتے
جن کے دل کی بستی میں آپ مسکراتے ہیں
لے چلو وہیں اِس کو دل کہیں نہیں لگتا
یہ اُنہیں کے در کا ہے جو اِسے جلاتے ہیں
میکدے کے سائے میں جو پناہ پائے ہوں
دَیر و کعبہ والوں سے دور گھر بناتے ہیں
شوخ ہیں بہت اُن کی وہ نگاہِ مستانہ
جانے کتنے ہی اپنی توبہ بھول جاتے ہیں

☆

دل کے یار سلامت رہیے روز دُعا یہ مانگی ہے
بھولیں کیسے اُس کو جن کی یاد میں عمر گزاری ہے
اُن پر میری جان نچھاور ردِ ّبلائیاں دُشمن دُور
کعبۂ دل میں صورت اُن کی مجھ کو جان سے پیاری ہے
میرا مذہب بُت کی پوجا بادہ نوش ازل سے ہوں
میخانے سے دل باندھا ہے کوئے صنم سے یاری ہے
ساقی نے جب دی پینے کو اُس دن سے پھر ہوش نہیں
ہوش بھی آیا تو اتنا کہ دھوم سے پینا جاری ہے
باندھ کے لایا ہوں دل اپنا اُن کی زلفِ معنبر سے
دیر و حرم سے دور یہ دنیا اس کی رسم ہی نیاری ہے

☆

مجنوں کی طرح بن کر سنسار میں آئے ہیں
ہم شورِ جنوں لے کر بازار میں آئے ہیں
اس نقشِ کفِ پا پر سجدوں کا دھرم لے کر
یہ اہلِ وفا اپنی سرکار میں آئے ہیں
جلتی ہوئی دُنیا سے بچتے ہوئے گزرے تو
پانے کو اماں کوچۂ دلدار میں آئے ہیں
کل صبح عجب مستی میں بادِ صبا نکلی
کہتی ہوئی گزری وہ گلزار میں آئے ہیں
ہم اہلِ محبت سے مہکی ہے زمیں ساری
یہ تو نہ کہا کیجے بیکار میں آئے ہیں

☆

جب سے دل میں شیام براجے اچھا لگتا ہے
دھرتی کو آکاش نوازے اچھا لگتا ہے
پھولوں کی خوشبو سے دل کی دُنیا مہک اُٹھی
دھوم دھام سے باجن باجے اچھا لگتا ہے
روپ سلونا دیکھ کے اُن کا ہریالی چھا جائے
جھوم جھوم کے جیرا ناچے اچھا لگتا ہے
جانے کیا ہے موہن میرا، میرا موہن میرا موہن
اور کہوں کیا اِس کے آگے اچھا لگتا ہے
اُس کا آنا دل کو بھانا کیا سمجھاؤں ایسا جیسے
سورج نکلے دُنیا جاگے اچھا لگتا ہے

☆

اے دردِ محبت اب کیا اور کوئی پائے
یہ بھی تو بہت ہے کہ وہ پوچھنے کو آئے

پھر اُس نے کبھی دل کا دربار نہیں چھوڑا
جو اُن کی محبت میں جینے کی قسم کھائے

جس پر وہ نظر کر دیں وہ پھول سدا پھولا
وہ رنگ نہیں اُترا جو رنگ پیا بھائے

ہو جس کی تمنّا ہی قدموں سے لپٹ جانا
وہ گردِ کوئے جاناں اب اور کہاں جائے

جس پر بھی کرم کر دیں دیوانہ بنا دیں گے
میخانے سے وہ نکلے لہراتے ہوئے آئے

☆

زندگی گزری وفادار غلاموں کی طرح
ہم جلے کوچۂ جاناں میں چراغوں کی طرح

ہو نہ ہو اُنکا گرفتار ہی ہوگا کوئی
جانے کیا کہتا رہا درد کے ماروں کی طرح

منتظر پھول ہیں گلزار میں کھلنے کے لئے
تم چلے آؤ کسی روز بہاروں کی طرح

دیکھ کر جی گیا اُن کو کوئی مرنے والا
کون بھولے گا اُسے جو ہو خداؤں کی طرح

کوچۂ عشق سے پھر لوٹ کے آیا نہ گیا
اور نکلے بھی تو پلٹے ہیں صداؤں کی طرح

☆

کئیلا کلکتوا گلزار ہو
کچوڑی گلی سُون کئیلا بلمو
بسرایو نا سُدھیا ہمار
سپنوں میں نا ائیلا بلمو

کنور ہاتھ دامن تمہارا نہ چھوڑے
سجن پریم پاگل دُوَارا نہ چھوڑے
نَین دُوَار جھانکے موہارا نہ چھوڑے
لگن آس راکھے سہارا نہ چھوڑے
ہو تم ہی سے سارا سنسار

ہے وِیاکُل ارجیا ہماری، نہ چھوڑیو
اِی لاگی لگی ہے، اِی لاگی نہ چھوڑیو
پیاسی گگریا، پیاسی نہ چھوڑیو
سیجرِیا سُہاگن، ابھاگی نہ چھوڑیو
ہو وِیاکُل اِی جئیرا ہمار

☆

سلسلہ اپنی عنایت کا بنائے رکھئے
ہم غریبوں پہ کرم کیجئے جلائے رکھئے
دیکھئے اور بھی دنیا میں تماشے لیکن
اُن کی تصویر کو سینے میں بسائے رکھئے
عشق ہے عشق یہ، اس پیر کی زنجیر نہ دیکھ
اس شمع سے ہی اُجالا ہے جلائے رکھئے
دیکھ کر دوڑ پڑی اُن کو گری پیروں پر
یہ غلامی ہے اِسے یونہی سجائے رکھئے
یہ بہاروں سے ہی نکلا تھا بہاریں لے کر
داغ ہے اُن کی محبت کا لگائے رکھئے

☆

کرپا کرا مہاراجہ بھکاری دُوَارے پہ آوا
دوسرے سرنیا نہ جائی چھینکلے ہو توہرے دُوَارا
منواں ما رکھ لے ہو داتا کہ بھِکیا تونہئ سے لے اِئی
کونو دیوئیا جگت میں ہو ناہیں جو سُدھ لے وِدھاتا
کہواں اِی دھونی رمائی کیکرے بھروسے جِیائی
اِی جئیرا بڑا سُکھ پائی جو کئی دیو رحم کا اشارا
آئی بپتیا تہ جائی توہرے کرموا جیائی
توہنسے نہ پائی تو جائی کہاں کون ائیسن ہو داتا
اِی آسا کی کھڑکی کھلل ہو آس ہمرے اِی دِل میں بسل ہو
خوشبو کے جھونکا اُو آئی جون بھیجلے ہو اُو گُل ہجارا

☆

کون روگ دے دیہلا ایک ملاقات میں
دِنوا میں چین ناہیں نندیا نہ رات میں
توہرے دھیسنوا میں ڈوبل پرنوا
بات ہولے توہرے ہے ناتھ بات بات میں
پھلون میں گمکے توہرے مہکیا
توہرے صورتیا دیکھا لے پات پات میں
بسرولے ہو نیہیا اِی تنوا جھنوا
نرکھیلے ڈوب ڈوب ہو کوؤنو گھات میں
مل جابیا جب ہی اِی جئیرا جڑائی
چین ناہیں توہرے بنا کوؤنو سوغات میں

☆

ہم تمھیں ڈھونڈھتے رہتے ہیں سہاروں کے لئے
جیسے بے تاب ہو منجدھار کناروں کے لئے
یہ سہارا ہی محبت میں بڑے کام کا ہے
پھر وہی رات بلا لاؤ ستاروں کے لئے
ایک دلکش سی فضا کیف و طرب میں ڈوبی
میکدہ آؤ کبھی ایسے نظاروں کے لئے
اور کچھ اُن کے مقدر کا نہیں ہو تو خیر
یہ تبسّم ہے بہت رنج کے ماروں کے لئے
رنگ پھر بادۂ گل رنگ جمائے اپنا
ساقیا ایسا کرم کر دے ہزاروں کے لئے

☆

پھر وہی جام و صراحی کا زمانہ آیا
لب پہ ہر رِند کے ساقی کا ترانہ آیا

موج در موج چلی گلشنِ ہستی میں صبا
وہ کبھی آئے تو موسم بھی سہانا آیا

جب کہیں عشق کے زنجیر کی جھنکار سنی
اُن کے دیدار کو بیتاب زمانہ آیا

واہ رے دیر و حرم سارے گنہگا ر پھنسے
بس وہی اُن کا بنا جس کو نبھانا آیا

ایک مجنوں سے ہی دنیا میں عجب رونق تھی
پھر تو بازار لیے اُن کا گھرانہ آیا

☆

یہ رنگِ جنوں حسن کے جلوؤں سے ملے ہیں
دیوانے بڑی دھوم سے دنیا میں پلے ہیں

سینے میں چبھن کم نہ ہوئی جب سے دھنسے ہیں
یہ تیر محبت کی نگاہوں سے چلے ہیں

میخانے کے سائے میں کٹی عمر ہی ساری
ہم رسمِ خرابات کے سانچے میں ڈھلے ہیں

اُن کے ہی لیے ہم نے قسم جینے کی کھائی
سوچا ہی نہیں اور کچھ جب گھر سے چلے ہیں

ہر روز اُجالے کے لیے یادیں سمیٹی
ہر شام یہ یادوں کے دِیے گھر میں جلے ہیں

☆

وجود اپنا مٹا کے آؤ نگاہ اپنی جھکا کے آؤ
خدا کو نکلے ہو دیکھنے تو چراغ دل کا جلا کے آؤ
زبان کیسی پیام کیسا سلام کر لو یہی بہت ہے
یہ بارگاہِ ادب ہے اس میں جو یاد ہو سب بھلا کے آؤ
ملے جو نسبت تو فخر کرنا اُسی پہ جینا اُسی پہ مرنا
دیارِ دل میں گزر جو پانا تو بات اتنی بنا کے آؤ
یہ سرفروشی یہ جان بازی وفا کے کوچے کی ساری رونق
جسے یہ دنیا ہی بھا گئی ہو یہ عشق کیا ہے بتا کے آؤ
لگاؤ دِل سے یہ میکدے کی فضا رسیلی بہار جیسی
سناؤ دیر و حرم میں چل کر جو بے خبر ہوں بتا کے آؤ

☆

کیسے وہ حسنِ طرحدار بھلایا جائے
یہ جنم اُس کی محبت میں مٹایا جائے
ہم وہی وہ بھی وہی میری تمنّا بھی وہی
یاد اَب اور نہ کچھ مجھ کو دِلایا جائے
کیوں کسی اور کے جلوے کا طلبگار بنوں
ایسا جلوہ اسی دنیا میں دکھایا جائے
اُن کے سجدوں سے ہی فرصت نہ ملے یہ بھی سنو
ہوش کو پھر نہ کبھی ہوش میں لایا جائے
جا کے میخانے میں پھر لوٹ نہ پایا کوئی
ہاتھ کچھ سوچ کے اُس سمت بڑھایا جائے

☆

چمپا کے ہار البیلا منواں پُکار کرے نا
جوبنا پہ ہو جا نثار گوریا سنگار کرے نا

ائیسی لگنیا کئیسی سنبھاری بارے بلمُوا ایک ٹک نہاری
دھرتی سے جئیسے پھہار دلبر دُلار کرے نا

ائیسے گزاری تہ کئیسے گزاری پریتیا بے چاری
آوا ہو اے منیہار سیج یا گوہار کرے نا

انگوری پہ چڑھی گئل ماتھے پہنچ گئیل ہائی دئی
ائیسن پگڑیا توہار ناگن شکار کرے نا

دینا جراوے رتِیا بتاوے گوری ڈگریا نہار
لوٹے نہ موہن کھیلے کہ جابے بزار کرے نا

☆

چھاؤں ہے محبت کی نرم نرم سایہ ہے
ایسی ایک دنیا بھی عشق نے بسایا ہے

کیا بیاں کرے کوئی زندگی ملی کیسے
اتنا جان لیجے کہ حسن مسکرایا ہے

کس بَلا کی مستی ہے اس ہوا کے جھونکے میں
اُن کے زلف کی خوشبو ساتھ لے کے آیا ہے

یہ وفا پرستوں کی بھیڑ ہے اُنہیں جن کو
اُس نے اپنا دیوانہ سوچ کر بنایا ہے

عشق کو خدا سمجھو حق صنم پرستی کو
یہ سنو ذرا لوگوں اُس نے کیا سنایا ہے

☆

اب کہاں کون دے دردِ دل کی دوا ڈھونڈھنے کوئی چاہے کدھر جائے گا
مل نہ پائے گا ایسا کسی کو دھنی رِند ہی اب تو میخانے میں پائے گا
کوئی ایسا نہیں جو بھرم رکھ سکے زخم کھائی ہوئی جان کے بھر سکے
آپ لیں گے خبر تو گزر جائے گی ورنہ پھر بے سہارا کدھر جائے گا
آپ ٹوٹے ہوئے دل کا مرہم بنیں آپ دم دیں جسے آپ ہم دم بنیں
ایک مرتے ہوئے پر کرم جو کریں آپ بن جائیں جس کے وہ جی جائے گا
جانبِ میکدہ رِند بن کے گیا جام و ساغر سے یاری نبھاتا رہا
جس نے دل دے دیا میکشی کے لیے اُس کو دنیا میں اب کوئی کیا پائے گا
جس کا ہے یہ اُسی کی طرف جائے گا چین دُنیا میں پا جائے ممکن نہیں
جب کبھی اس کو موسم گلابی ملا دیکھنا رنگ کیسا جنوں لائے گا

☆

مورے چِت ما براجے ہمار پِیا
ہمکا بہت نیک لاگے ہمار پِیا
ہار نولکھیا ائیسن اے گوئیاں
آگے اَنکھیا کے ناچے ہمار پِیا
ائیسی مہکیا کی من ہو وِیاکُل
پھول بگیا سا لاگے ہمار پِیا
میخانے آئے تو سُدھ بُدھ بھلانی
ائیسی مدھوا پلائے ہمار پِیا
سانوری صورتیا ہروا گرے کا
سنو، ہمکا جیاوے ہمار پِیا

☆

اب شام ہو رہی ہے چلو میکدے چلیں
کالی گھٹا اُٹھی ہے چلو میکدے چلیں

اس پیاس کی طلب ہے اسے اور کچھ ملے
بے چین ہورہی ہے چلو میکدے چلیں

اِس کو اُتارنے کا طریقہ کوئی نہیں
شاید نظر لگی ہے چلو میکدے چلیں

یوں تو گزارنے کو گزر جائے گی مگر
کس کی یہاں بنی ہے چلو میکدے چلیں

بادِ صبا بھی صبح کو نکلی تھی باوضو
کہتی ہوئی گئی ہے چلو میکدے چلیں

☆

دل سکون پاتا ہے دَر پہ سر جھکانے سے
خواجہ اب نہ جائیں گے اُٹھ کے آستانے سے

ایسا دَر زمانے میں باخدا نہیں ہوگا
جس جگہ سنی جائے صرف سر جھکانے سے

یہ یہاں نہیں ہوتا کوئی مانگنے والا
مانگنے اگر آیا رہ گیا ہو پانے سے

آسمان جیسا ہے آپ کا یہ دَر خواجہ
شان آپ کی کیا ہے کیا کہیں زمانے سے

ہم غلامِ خواجہ ہیں ناز ہے ہمیں اس کا
ہم نے زندگی پائی چشتیہ گھرانے سے

چندا مُکھ صورتیا توہری چمکے جئیسے سونوا
چم چم چمکے تور بدنوا
راجا تم تو مور پرنوا

توہری صورتیا دیکھ کے پھلوا جھومے ڈالی ڈالی
کویل کوکے مدھوبن جھومے چھائی ہے ہریالی
نینوں میں سجنی نے اپنے دُنیا ایک بسا لی
کیسے بھولے کوئی تم کو ایسی نظر جما لی

پریم کی ندیا ڈولے نیّا نیّا بیچ کھویّا
بالم کھیونہار کہ جن سے میری جنم متئیا
میری پوجا کے دیوتا تم میرے کرشن کنہیا
چاہ میرے دل کی بس اتنی لیئیوں تور بلئیاں
جھک جھک چوموں تور چرنوا

☆

خواجہ میرے دنیا میں آپ کا سہارا ہے
آپ کا کرم پا کر ہم نے دن گزارا ہے
ہم رعایا ہیں خواجہ آپ کی حکومت کے
آپ کو صدا دینا کام ہی ہمارا ہے

بات کچھ نہیں بنتی خود کبھی بنانے سے
زندگی مرے خواجہ آپ نے سنوارا ہے
یہ سہارا کافی ہے اس جہاں میں جینے کو
آپ کا دیا صدقہ جان و دل ہمارا ہے

جتنی سانس بھی گزرے اُن کی یاد میں گزرے
بندۂ وفا بن جا عشق کا اشارہ ہے

☆

اے خواجۂ کون و مکاں اے شمع بزمِ حیدری
دنیا میں ہے چاروں طرف داتا تری جلوہ گری
انداز دلدارانہ ہے تو حسن کا کاشانہ ہے
دیکھی تو ہے دنیا بہت لیکن تو چیزِ دیگری

تیرے نظر کی بات ہے اُٹھ جائے تو سب دُکھ مٹے
اے داروئے دردِ نہاں اے چارہ سازِ بے کسی
تیرا کرم سب کے لیے تیرا رحم ہر ایک پر
تو سایۂ رحمت فشاں تو شمع برجِ سروری

فردوس سے آتے ہوئے خوشبو کے جھونکے چہار سو
مہکی ہوئی ہے ہر طرف خواجہ تمہاری دلبری

☆

اے ولی خواجہ مرے تجھ پہ دل قربان
اے سخی راجا مرے تجھ پہ دل قربان

تیرے دَر پہ جو بسی ہیں اُن بہاروں کو سلام
جو چلیں آنگن میں تیرے اُن ہواؤں کو سلام
رات بھر جو تجھ پہ چمکیں اُن ستاروں کو سلام
جو دَیا بٹتی ہے تیری اُن سہاروں کو سلام

تجھ کو یہ دل بھول جائے یہ کبھی ممکن نہیں
تیرا ہو تیری نہ گائے یہ کبھی ممکن نہیں
سر جھکائے کچھ نہ پائے یہ کبھی ممکن نہیں
لوٹ آئے پھر نہ جائے یہ کبھی ممکن نہیں

رہروِ راہِ وفا کی یہ سلامی تیرے نام
زندگی بھر کے لیے اب یہ غلامی تیرے نام
میری کیا ہے آبرو ہر نامِ نامی تیرے نام
جتنا کچھ ہے میرا تیرا یہ تمامی تیرے نام

☆

ہمرے اوپر جو توہری نظر ہوئی گئی
زندگی مورے خواجہ بسر ہوئی گئی
کوئی ایسا رحم کرنے والا نہیں
ہمرے ائیسن پہ توہری نظر ہوئی گئی
کچھ نہ کر پائی توہری دَیا سامنے
ساری دنیا اِیہر کی اوہر ہوئی گئی
شاخ جھومی ہری ہو کے پھولے چمن
توہری کرپا نظریا جیہر ہوئی گئی
وہ نہ جانے کی تم سے بڑی چیز کیا
اس حقیقت کی جس کو خبر ہوئی گئی

☆

آپ کی نظروں کے گھائل خواجہ دیوانے بہت
بستی بستی صحرا صحرا اُن کے افسانے بہت
کارسازی کبریائی آپ کی نظروں کا کھیل
جن کے دل اچھے ہیں اُن کے لب پہ شکرانے بہت
سجدہ کرتے اس زمیں تک قافلے در قافلے
عشق جب زندہ تھا آئے دل کے نذرانے بہت
تم نہ سمجھوگے یہی عرشِ بریں کا ہے مقام
ہم نے واعظ سے کہا آئے تھے سمجھانے بہت
کشورِ جود و سخا میں جو گدائی کر سکا
کھل گئے اس کے لیے دنیا میں میخانے بہت

☆

جھکائے سر یہ غلامی ہے یا غریب نواز
یہی غریب نے ٹھانی ہے یا غریب نواز
قبول اس کی تمنّائے بندگی کیجئے
غلام در پہ سلامی ہے یا غریب نواز
تمہاری یاد میں بیتے یہ زندگی جس کی
بڑے کرم کی نشانی ہے یا غریب نواز
وفا پرست بڑے درد سے پکارے ہے
تمہیں کو لاج بچانی ہے یا غریب نواز
ملے جو تم سے وہی ہے بڑے نصیب کی بات
مرے نصیب نے جانی ہے یا غریب نواز

☆

اے خواجہ میرے اے سرکار دو جہاں والے
تمہارے دَر پہ جھکے ہیں کہاں کہاں والے
کشش ہے ایسی کہ آتے ہیں حاضری دینے
یہ آدمی بھی فرشتے بھی لا مکاں والے
مثال اور کہیں بھی نہیں ہے دنیا میں
یہ رنگ دیکھ کے دنگ ہیں یہاں وہاں والے
چراغ ایسا جلا ہے کہ بجھ نہیں سکتا
یہ وہ ہے جس کو جلاتے ہیں آسماں والے
جو دَر پہ آیا ہے اُس کی سنی مسیحا نے
اُنہیں کے سائے میں زندہ ہیں اس جہاں والے

☆

جب کبھی دِل پر ہمارے غم کا بادل چھا گیا
اے مرے خواجہ تمہارا نام لب پر آگیا
جب بھنور میں ناؤ چکرائی پھنسی منجدھار میں
نام لیتے ہی کنارے پر سفینہ آگیا
آپ سے جلوہ ہے سارا اور دنیا کچھ نہیں
آپ سے ہیں رونقیں جو پانے والا پا گیا
کچھ نہیں ہے روح کی لذت حرم کی راہ میں
بندۂ دل وہ بنا جو آپ کا دَر پا گیا
خواجہ میرے آپ کے قدموں پہ جب سر رکھ دیا
رکھئے گا اپنی نظر ہم کو یہ جینا بھا گیا

☆

یہ جیون سپھل ہو ہمارے اے خواجہ
کرم چاہیے بس تمہارا اے خواجہ
نہ تم سے کہیں گے تو کس سے کہیں پھر
ہمیشہ تمہیں کو پکارا اے خواجہ
نکل آئیں گی ناؤ اپنی بھنور سے
بھروسہ ہے تم پر ہمارا اے خواجہ
نظر خاک کو پاک کر دے ہے ایسی
ہزاروں کو تم نے سنوارا اے خواجہ
بڑی بات ہے یہ جسے مل گیا ہو
تمہارے کرم کا سہارا اے خواجہ

☆

خواجہ میرا راج کرے راج آسمانی ہے
جیسے کسی دریا میں بہتا ہوا پانی ہے
اس کی نظر پیار بھری ایسی نورانی ہے
جس سے صدا قائم یہ دنیا کی روانی ہے
اُن کے دَر پہ آؤ چلیں بات یہ سنانی ہے
تم سے بڑا کوئی نہیں ساری دنیا چھانی ہے
جیسے بھی ہو دنیا مری آپ کو بسانی ہے
آپ دَیا کریں تو یہ دنیا ہی سہانی ہے
آ کے کوئی لوٹ گیا ہو یہ کبھی ہوا نہیں
سب پہ کرم کرتے ہیں ایسی مہربانی ہے

☆

دور دیس سے آیا جوگی خواجہ تمہرے دُوارے
تمہرے نام کی مالا پھیرے داتا سانجھ سکارے
عشق راگ میں بسی بنسریا لگی آگ ٹھنڈاوے
تمہری دَیا کے کارن خواجہ دُکھیا دَر پر آوے
جھولی خالی بھر لے جاوے بھیک دَیا کے پاوے
راج عشق کا نہیں رہے تو سب سُکھ جل بل جاوے
پائے بنا سہارا کوئی نیّا پار نہ جاوے
تم نے دھیان ہٹایا جس سے اُس کو کون تراوے
اس دنیا میں تم سا کوئی دانی سمجھ نہ آوے
جس نے آس لگایا تم سے وہ جیون سکھ پاوے

☆

سب پہ کرم ہے ترا کام تیرا کرم ہے سب پہ عام
خواجۂ خواجگاں سلام ہادئ بے کساں سلام
رونقِ دو جہاں سلام رہبرِ عاشقاں سلام
اے میرے دلرُبا سلام اے میرے دلرُبا سلام

میرا سلامِ جان و دل خواجہ قبول کیجئے
میری غریب روح کو خواجہ نواز دیجئے
وجہِ سکونِ دردِ دل میرا علاج کیجئے
میری دوا یہی ہے بس خود سے جدا نہ کیجئے

تیری تلاش میں ہے دل اپنی مجھے خبر نہیں
کوچۂ یار کے سوا اب کوئی رہ گزر نہیں
دنیا بھری ہوئی تو ہے لیکن اُدھر نظر نہیں
اب تو ہے کیا ترے سوا اس کی مجھے خبر نہیں

عاشقِ دردمند کو چاہیے آسرا ترا
میری نگاہ میں کوئی ایسا نہیں ہے دوسرا
سر کو جھکا کے باادب عرض ہے میری اے خدا
کون سنے غریب کی کوئی نہیں ترے سوا

☆

خواجہ دل دریاؤ نظریا رحمت والی
ایسی ٹھنڈی چھاؤں کہ جیسے جنت پالی

ایک نظر ایسی کہ دنیا بدل گئی
لے کر اُن کا نام طبیعت سنبھل گئی
روح بہت بے چین تھی لیکن بہل گئی
چھوڑ کے دنیا اُن کے دَر پر نکل گئی

دردِ محبت کے درماں ہو یا خواجہ
رنگِ محبت کے ساماں ہو یا خواجہ
میری محبت کے ارماں ہو یا خواجہ
لطف و کرم ہو جانِ جاں ہو یا خواجہ

☆

کُکُر ٹکڑا مانگے خواجہ
آپن کرپا را کھیو نائیں

ہمری کیا اوقات کہ خواجہ ہم کچھ اپنا کر لیں گے
سنگ رہو گے تو سب کچھ ہے جی لیں گے اور مر لیں گے
بِن کرپا کے پیا تمہاری کیسے پار اُتر لیں گے
دِل کو ہے یہ بڑا بھروسہ ہمری آپ خبر لیں گے

آدم کے اس پردے اندر دیکھو کون سمایا ہے
زندہ قائم رہنے والا نور زمیں پر چھایا ہے
درد غریبوں کا جانے ہے رحم بہت فرمایا ہے
ہمت کر کے آنے والا دُکھ سکھ کہنے آیا ہے

☆

مانگی مراد ہم پائے
پیر مورے جُگ جُگ جیو
خواجہ مورے جُگ جُگ جیو
داتا مورے جُگ جُگ جیو

تم سورج تم چندا ساجن
تم سے جگ اُجیارا ہو
تم جیوا کے میت متیا
تم سے بڑا سہارا ہو

فضلِ خدا ہو تم اس جگ میں
تم رحمت کی دھارا ہو
ابرِ کرم تم بن کر برسو
تم سکھ چین ہمارا ہو

ہم مانگے تم دیون ہارے
اللہ روپ تمہارا ہو
سدا دیا رکھنا منگتا پر
تم دانی تم داتا ہو

☆

کرم ایسا کہ پھر ایسا کرم ہم نے نہیں دیکھا
کوئی کیا کر سکے ایسا رحم ہم نے نہیں دیکھا
وہ سینہ جس میں ہو دنیا کا غم ہم نے نہیں دیکھا
زمانے میں یہ اندازِ کرم ہم نے نہیں دیکھا
میرے خواجہ تمہارے دَر پہ تقدیریں بدلتی ہیں
زمانے میں کسی کا ایسا دم ہم نے نہیں دیکھا

یہ کاکل گیسوئے پُر پیچ وخم ہم نے نہیں دیکھا
کہیں دنیا میں ایسا جامِ جم ہم نے نہیں دیکھا
کسی کا اس طرح جاہ وحشم ہم نے نہیں دیکھا
یہاں آکر کوئی سر ہو نہ خم ہم نے نہیں دیکھا
مرے خواجہ تمہیں سے عشق ہے آباد دنیا میں
صنم تو ہیں، مگر ایسا صنم ہم نے نہیں دیکھا

☆

رَٹا کرے نام جپا کرے نام
خواجہ توہرا غلام کرے تم کو سلام

ہم پہ مہر ہو کرم ہو تمہارا
پربھو دین دُکھی کے سہارا
تمہرے کرم کا بس اِک اشارہ
سب کچھ یہی ہے جگ میں ہمارا

توہری دَیا جو میں خواجہ نہیں پاؤں
تو کیسے پہاڑ سا جیون بتاؤں
شاہِ کرم توہری خیر مناؤں
کرم کریو روز یہی الکھ جگاؤں

☆

خواجہ کے دُوارے پہ میلا
ارے البیلا عجب رنگ کھیلا

چم چم چماچم دھرتی سجی ہے
ساری کی ساری جادو بھری ہے
جیسے بہارِ جنت یہی ہے
ایسی ہے جیسے کوئی پری ہے

شانِ کرم کی جلوہ نمائی
جلوؤں میں پنہاں شانِ خدائی
اُن کی خدائی میں سب کی بھلائی
دم دم دما دم مشکل کشائی

وِنتی سنو سرکار مہاراجہ ہو مورے خواجہ

میں ہوں غریب دَیا رہے تمھری
تمہارا کرم رہے جب ہی سپری
اپنے غلام کی جانیو بگری
ہمری اِی قسمت تمہی سے سدھری

شام سبیرے مالا جپت ہوں
تمھرے ہی نام کی تسبیح پڑھت ہوں
تم تو خدا ہو تم سے کہت ہوں
اتنی عرض خواجہ تم سے کرت ہوں

ہردے میں ہمرے پریتیا بسائے دیو
آ جائے جینا اُو جینا سِکھائے دیو
تم سے ملا دے اُو رہیا دِکھائے دیو
من موہ لے اُو بنسی بجائے دیو

☆

خواجہ تو ہنسے لاگی ہے نجریا
کرم کی آئی بیریا نا

آپ ہیں سرتاپا رحم آپ کی خدائی
آپ دَیا دھرم کریں آپ کی دُہائی
آپ سنیں دل کی سدا، آپ لیں خبریا

آیا ہے بھکاری کوئی راجہ کے دُوارے
دیکھو تمہیں خواجہ بڑے درد سے پکارے
اُترو ہو اٹریا تنی، جھانک لیو دُاَریا

کتنے مست آئے ہیں حالِ دل سنانے
خواجہ تمہیں حالِ جگر حالِ دل بتانے
دیکھو تنی رنگ رنگ، آوَ ہو بجریا

☆

پھولے پھول تو رَتیا مہکے ہو گلشن گلزار
نگریا خواجہ جی کی دل کا چین قرار
کہوں میں اپنے جی کی، خواجہ سنو پکار
ہمرے بالاپن سے تمہن ایک ہمار

سُدھیا ہمری راکھیو خواجہ
ہمرا جیئو جیاؤ خواجہ
ہمرا بھاگ جگایو خواجہ
تمہری کرپا پائے، گلمو تمہن پر اِترائے

کا جانوں اِی من کی مایا
جاگا بھاگ تماشے آیا
دیکھ کے نوری نرمل کایا
تم کو اپنا خدا بنایا

☆

ہمری وِنتی کے سنوئیا ہمرے خواجہ راجہ نا
ہمری بگڑی کے بنوئیا ہمرے خواجہ راجہ نا

وہیں چلو من جہاں وِراجیں دُکھین کے سنوئیا
ایسن دُکھ اب کیسے کٹیہے دیو وہیں دُہئیا
دھرتی کے سب کاج کرئیا ہمرے خواجہ راجہ نا

پاپی جئیرا پائے ٹھکانا اورکہاں پھر جائے
آنکھ میں آنسو دُکھیا تیرے وہیں ٹھکانا پائے
دُکھین کے من دھیر دھرئیا ہمرے خواجہ راجہ نا

پیاسی دنیا پانی مانگے بدرا جب گھرائے
خواجہ توہری رحمت پر یہ دنیا سب اِترائے
سگرو جگ میں دھوم مچئیا ہمرے خواجہ راجہ نا

☆

میں اپنے پیر لاثانی کے صدقے
معین الدین اجمیری کے صدقے

کمالِ کبریا صورت گری میں
جمالِ خوب تر جنّ و پری میں
عیاں بہتر سے بہتر بہتری میں
خدا میرا مری اس زندگی میں

غریبوں کی غریبی کاٹتا ہے
دوا دردِ جگر کی باٹتا ہے
نظر کے پھیر سے دُکھ ٹالتا ہے
نگاہِ آسمانی ڈالتا ہے

میرا دل اُن کا گھر ہو واہ رے ہم
کرم بھی اس قدر ہو واہ رے ہم
اُنہیں میری خبر ہو واہ رے ہم
مسیحا، چارہ گر ہو واہ رے ہم

یہ دَر شاہوں کا یہ سر کیا بتاؤں
کہاں لایا مقدر کیا بتاؤں
یہ قطرے میں سمندر کیا بتاؤں
نظر میں ہے جو منظر کیا بتاؤں

☆

مجھ پر نظر کرم کی کرنا
خواجہ میرے خواجہ میرے
میں پرجا ہوں آپ کے دَر کا
راجہ میرے راجہ میرے

دین دَیال بڑے کرپالو
دُکھیا اوپر سدا دیالو
اس جیون میں جیون بھرنا
آس بندھی ہے نراس نہ کرنا

ناتھ اَناتھ کے پالن ہارے
چاند سورج دھرتی اُجیارے
کرپا آپ کی پائے کے رہنا
اُس جیون کو جیون کہنا

منگل چرن سُمنگل کاری
سُکھ سمپت پاوت نر ناری
جھکے دھیان لگا اِن چرنا
اس جینے کا پھر کیا کہنا

☆

دَر پہ سجدہ کرنے آیا خواجہ ایک بچارا
آیا درد جگر میں لے کر رکھنا رحم خدارا
میرے خواجہ تم ہو داتا تم سے چلے گزارا
ہم ٹکڑوں پر جینے والے تم نے دیا سہارا
اس دھرتی پر جینا ایسے ممکن نہیں ہوا ہے
ہر منگتا کا جیون خواجہ تم نے سدا سنوارا
جس نے پائی روح بقا کی اس دَر سے ہی پائی
کامل ہوکر وہ نکلا جو دل سے تمہیں پکارا
جلوہ ہے اِک جنت جیسے اس دھرتی پر اُترے
راتیں جگمگ لگیں سلونی صبح کا منظر پیارا

☆

اے خواجہ آپ کے دَر پر پناہ ملتی ہے
بنا رحم کے کسی کی کہاں گزرتی ہے
جو اَبر بن کے دَیا آپ کے برستی ہے
ندی جو سوکھ گئی ہو وہ پھر سے بھرتی ہے
گلی جو آپ کے دربار سے گزرتی ہے
یہ خاک پائے غلاماں وہیں پہ بستی ہے
چلو کہ بارگہہِ عشق میں یہ سر رکھ دیں
وہیں اے اہلِ وفا آبرو سنورتی ہے
غریب دل کی سنیں گے مرے غریب نواز
نجات در پہ مسیحا کے میرے بٹتی ہے

☆

توہرے بنا کون لیئی سدھ مورے خواجہ
بنائے دیئو بگڑی میں پئیاں لاگوں خواجہ

کیسی عجیب بھئی یہ دھرتی
دھرتی پہ اب نہ براجے کہیں مستی
مستی بغیر بنی ہستی نہ ہستی
سُدھ لیئو دیوانوں کی اُجڑ گئی بستی

اب تو بنا پائے رحم برکھا نہ ہوئی
کھیتی سُکھائی گئی کئیسے جئیے کوئی
توہرے رہت بھیے اب کا اِیہے ہوئی
راجہ کے پرجا اب کھائے بنا سوئی

خواجہ یہی آس لیے منگتا ہیں آئے
جتنی ہے اَلا بلا سب مٹ جائے
سارا دُکھ ایک اشارے پہ جائے
آپ جسے چاہیں اُسے دنیا سوہائے

☆

خواجہ خواجہ کرے لا ہو خواجہ کے پجاری
پجوا کر یلا ہو پُجر یا
سر وادھر یلا ہو پُجر یا
گوڑ والگیلا ہو پُجر یا

درشن دید کی بھکھانی اَنکھیاں
اُن کے روپ کی دیوانی اَنکھیاں
جاگے ناہیں سووے ناہیں بیت جالے رَتیا

دِینا بار یلا ہو مندروا
پھلوا وارے لا ہو مندروا
اَئیسی صورت ائیسی مورت خواجہ کے مندروا

تھرکت آو یلا ہو سنوریا
واری ڈار یلا ہو سنوریا
تنوا وارے منوا وارے خواجہ کی صورتیا

☆

دم دو خواجہ مجھ کو دَم دو، دیکھو میرا حال غریبی
زندہ کر دو مجھ کو خواجہ، اس جیون میں جیون بھر دو

تم اِک پھول کہ جس کی خوشبو سے یہ چمن مہکتا ہے
تم اِک سورج رحم و کرم کے تم سے رحم برستا ہے
سوکھا جیون ہرا کرے ہو تم سے چمن سنورتا ہے
خالی جھولی لے کر کوئی اِس دَر سے کب پھرتا ہے

تمھرے جیسی آن بان سے خواجہ ہے دنیا خالی
سورج اور بہت سے اُبھرے لیکن ملی نہ یہ لالی
ذکر تمہارا ہر بستی میں شان بڑی رحمت والی
ایسا منگتا نہیں ہے کوئی جس پر تم نے نظر نہ ڈالی

تمھرے رہتے کیسے کوئی پیڑ رہے گا سوکھا خواجہ
تم نے پال بڑھایا جگ کو کتنے چاؤ سے رکھا خواجہ
زہر بنا امرت کی دھارا دُکھیا نے سکھ چکھا خواجہ
اتنی پروا کرنے والا کوئی نہیں ہے تم سا خواجہ

☆

داتا ہمارے خواجہ ہمارے
خواجہ معین جگت اُجیارے

کشتی ہماری بیچ بھنور میں
تم نہ بچاؤ تو کون بچائے
اپنی اپنی سب کو پڑی ہے
چھوڑ تمہیں اب کسے پکاریں

تم نہ بناؤ بگڑی ہماری
تو پھر غریب کی کون بنائے
کس کے سہارے پار ہو نیّا
تم ہی ہو کھیون ہار ہمارے

پاک تجلّی جلوہ بہ جلوہ
اُترے زمین پر چاند ستارے
دیکھے جو کوئی حیران ہو کر
خواجہ ہی خواجہ ہر دم پکارے

☆

میرا خواجہ رے مہاراجہ رے
آپ ہی کا سب پہ کرم راجہ رے
میرا راجہ رے مہاراجہ رے

اُن کی گلی جائے کوئی
مانگنے جو آئے کوئی
پیر ایسا پائے کوئی
جھوم جائے گائے کوئی

رنگِ جنوں اور چڑھے
اُن کی طرف اور بڑھے
جائے وہیں سجدہ کرے
جھوم جھوم دل یہ کہے

آر گلی پار گلی
دلبرا انارکلی
دھوم دھام مہابلی
ایسا ولی ایسا ولی

☆

خواجۂ خواجہ پرستم ناز برداری کُنم
اے شہہِ شاہاں رحم بس آپ رکھئے گا رحم
مانگنے آیا سوالی صدقۂ مولیٰ ملے
آرزو ہے زندگی بھر اب نہ چھوٹے یہ قدم

طور پر پھر نور کا جلوہ عطا فرمایئے
ہر گھڑی یہ آرزو رہتی ہے اے میرے صنم
آپ کی جانب نظر ہے المدد خواجہ معین
میں پجاری ہوں اِسی دَر کا اے میرے محترم

کاروبارِ زندگی بھلوا نہ دے دَر آپ کا
اے مسیحا آپ ہی کی یاد میں بیتے جنم

☆

کعبۂ دلبری غریب نواز
عظمتِ برتری غریب نواز
باعثِ فخر شان ظلِّ نبی
دولتِ سرمدی غریب نواز

سر گروہِ تمام جنّ و ملک
مطلعِ سروری غریب نواز
پُشتبَانِ ہمہ مراد و مرید
داروئے بے کسی غریب نواز

ذات مَعْبود ضمیر لاہوتی
سطوتِ حیدری غریب نواز

☆

دنیا آپ کی دیوانی اے خواجہ پیا
تم سا نہیں جانِ جانی اے خواجہ پیا
خوشبو ہی خوشبو ہر سو معطر
توہری نگریا سہانی اے خواجہ پیا
طور کا جلوہ نوری منظر
توہری گلی آسمانی اے خواجہ پیا
کتنے رحم سے شاہی کرت ہو
تمہرا نہیں کوئی ثانی اے خواجہ پیا
توہرے غلامن کی آن بچی ہے
توہری بڑی مہربانی اے خواجہ پیا

☆

یہ تو مورا نصیب کی میں جو بکی اپنے خواجہ کے ہاتھوں اے ری سکھی
وہ رین کٹی اُجیار ہوا مورے بھاگ جگے میں تو واری گئی
کہو کاہے نہ خواجہ خواجہ رٹوں وہاں شکر کا سجدہ میں کیوں نہ کروں
وہ شانِ کرم وہ پاک قدم جس جا ہیں وہاں رحمت اُتری
اے دل ذرا سن یہ ہے اُن کی گلی ہے جن کے کرم کی دھوم مچی
محتاج غریب کھڑے کتنے پناہ جنہیں یہاں آ کے ملی
یہ ہے پھولا پھولا شاداب چمن جہاں جانے جہاں سراجِ زمن
خیرات کرے دن رات کرم کیسی ہے گھٹا رحمت کی گھری
کرے کون نہیں اُسے یاد بھلا کہ وہ دور کرے گردابِ بلا
چلی ناؤ اُسی کے سہارے پر یہ ہمیشہ اُسی کے سہارے پر

☆

اے خواجۂ کون و مکاں اے پھول گلشنِ پنجتن
تم پر نچھاور جان و دل تم پر تصدق جان و تن

میری طرف بھی دیکھئے اے خواجۂ ہر دو سرا
مولیٰ مرے مشکل کشا آقا ہو ہر دُکھ کی دَوا
اس روح کو منزل ملے یہ روح ہو محوِ بقا
سرکار زخمی ہے ہرن دیجے کوئی اچھی دوا
اے خواجہ...

جوشِ جنوں کو گرمیٔ صہبا عطا فرمایئے
پیدا تجلّی ہو کوئی اس روح کو گرمایئے
خاکِ درِ میخانہ کو مستی عطا فرمایئے
سونی پڑی ہے انجمن اس روح کو تڑپایئے

سرکار تم سا تو سخی ہوگا نہیں ایسا کہیں
ایسا کرم ایسا رحم ہم نے کہیں دیکھا نہیں
ایسی دَیا ایسا دھرم کرتا کوئی ملتا نہیں
ہم سے غلاموں پر دَیا بخشش عطا کیا کیا نہیں

☆

خواجہ پیا ہم دیکھو لائے ہیں بدھاوا
جھانکو تنی اپنے روزِ بہار

آس بندھاؤ نراسا جائے
لوٹ نہ دیکھو پیاسا جائے
آنے والا اس چوکھٹ پر
خالی ہاتھ نہ داتا جائے

چاروں کھونٹ کو تم ہی راجہ
تم سے بنے جگ میں سب کاجا
دونوں جہان میں راکھیو لاجا
تمہری دُہائی ہو مہاراجہ

لاکھوں کو تم نے عزت دی ہے
جانے کتنی دولت دی ہے
اِک منگتا ہے کھڑا دُوارے
بھیگی اَنکھیاں ہاتھ پسارے

☆

تم سے بڑی مانگ مانگیو ہو مورے خواجہ

بانسری اپنی بجا دو تو کوئی بات بنے
روح کو رقص میں لا دو تو کوئی بات بنے
اس کو آکاش دکھا دو تو کوئی بات بنے
اس میں سورج کو بٹھا دو تو کوئی بات بنے

زندگی دربدر ہونے سے بچا لو خواجہ
ناؤ ٹوٹی ہوئی ہے پار لگا دو خواجہ
غم کے ماروں کو نگاہوں میں بسا لو خواجہ
ان چراغوں کو سرِ بزم جلا دو خواجہ

عشق رگ رگ میں بسا دو تو بھلا ہو جائے
آگ تن من میں لگا دو تو بھلا ہو جائے
اس طرف ہاتھ بڑھا دو تو بھلا ہو جائے
رِند کو مست بنا دو تو بھلا ہو جائے

☆

میں واری واری واری خواجہ بنرے پر
تاج سرِ اولیا
خواجہ بنا خواجہ بنا خواجہ بنا
پیر مرا بادشاہ، خواجہ بنا بادشاہ

آسمان اور زمین، ایسا کہیں اور نہیں
مثل نہیں دوسرا، پیر مرا بادشاہ

نام بڑا کام بڑا، جب بھی کوئی وقت پڑا
دوڑ گیا پیر پڑا، میری طرف ہاتھ بڑھا
بیڑا میرا پار لگا، پیر مرا بادشاہ

شور پڑا ہو ہو کا، جھونکا اُڑا خوشبو کا
ہوش گیا بیہوشی، کیف لائی جینے کا
مزا ملا پینے کا، پیر میرا بادشاہ

رنگ بھری ایک نظر، ڈال گئی گہرا اثر
ہائے غضب کیسی بھئی، رنگ گئی ساری عمر
چاہے اُس نے جیسا رنگا، پیر مرا بادشاہ

☆

خواجہ جی سلام کرے آپ کے سگنوا
دَیا کرو بنتی کرے دھئی لے با چرنوا

آپ ہی کی بات بڑی آپ بڑے بھاری
آپ راج کاج کریں آپ تلک دھاری
دُکھین کو چھاؤں ملے توہرے کرنوا

خواجہ جی ہم لائے ہیں بھاگ جو لکھائی
رام لکھیں توہرے بنا اور کے مٹائی
خواجہ تنی ناک دیئو جی اُٹھے پرنوا

ناتھ ہو اَناتھوں کی لاج کے رکھیٔیا
منگتا کی جھولی بھرو بھیک کے دیوئیا
آپے کا رحم کرم جیت با جھنوا

☆

گوڑ والگوں میں پئیاں پڑوں
نام تمہارا لے کے جیوں
ہے مہاراجہ خواجہ میرے بنتی سُنیو ہمار
مانگن موری کرپا کئی دیو پوری ہو سرکار
خواجہ ہمری سُنیو گُہار

تو ہرے کرم کی دھوم بڑی ہے
ناؤ بھنور میں آئے پھنسی ہے
ہے سرکار یہ آس جڑی ہے
سیس جھکائے دَر پہ کھڑی ہے

بگڑی بنایو ہے مہاراجا
بھاگ جگایو ہے مہاراجا
موری ارج گہار تمہی تک
جیرا جیایو ہے مہاراجا

چھاؤں گھنی ہے تو ہری خواجہ
ارجی سن لیو ہمری خواجہ
چھان لیہوں سب نگری خواجہ
اونچی تو ہرے پگڑی خواجہ

☆

ہے سرکار مہاراجہ مورے خواجہ
مجھ پے دیا کرنا
ہے مورے راجا خواجہ
مجھ پہ دیا کرنا

میں ہوں بھکاری دَر کا تمہارے
جیون نیّا تمہارے سہارے
میں کیا سورج چاند ستارے
پھرتے سبھی ہیں گرد تمہارے

دل میں جو ہو فریاد سُنی ہے
بگڑی ہوئی تقدیر بنی ہے
منگتوں کی اِک بھیڑ لگی ہے
دَر کی تمہارے شان بڑی ہے

شانِ کرم کے ابر ہو داتا
سوکھا کھیت ہرا ہو جاتا
دُکھیا من سکھ تم سے پاتا
تم نے رحم کیا ہے داتا

☆

جلوۂ طور نہ جنت کے ہور چاہیلا
ہم تو خواجہ تورے چرنن کے دھور چاہیلا

توہری رحمت پہ گنہگار سہارا کئی کے
بے کھٹک ہو کے جیا دھیان تمہارا کئی کے
پار ہوئی جابے کری نام تمہارا لئی کے
وہیکا کا کچھ نہ ملا تم ہو سہارا جیہی کے
اِک نظر اَئیسی اے خواجہ ضرور چاہیلا

ایک جُگ بیت گیا توہری تمنّا کئی لے
پریم کی راکھ ملے پریت کی رہیا دھئی لے
بان لاگل جو کریجوا ہو تماشا کئی لے
ہمری بنتی جو سنا ناتھ تو کچھ بات بنے
تمہرے دَر کا جو بنا دے وہ نور چاہیلا

جام ہم ہوں کے عطا ہو مورے کوثر کے دھنی
نام لے لے کے پیئیں گے تیرا اے ظلّ علی
بات مستوں کی یہ مستوں کی زباں سے ہے سنی
کوئی مایوس نہ لوٹا ہے ترے دَر سے کبھی
پھر نہ اُترے جو کبھی وہ سرور چاہیلا

☆

میں پیّاں پڑوں مورے سرکار خواجہ
کنہیاں ہمارے جگت مہاراجہ

فرشتے بڑھے ہیں جبینیں جھکانے
تمنّا چلی با ادب آستانے
یہ سنتے ہیں سب کی جو آئے سنانے
چلو سر جھکانے مقدر بنانے

بنائے ہی رکھنا ہے داتا ہمارے
ہمارا مقدر تمہارے حوالے
غریبوں کی دنیا کو تم ہو سنبھالے
سخی پیر و مرشد بڑے عرش والے

☆

دَم دَم دَم دمکے روضہ چمکے جیسے نگنواں
توہری دیہری دیکھ کے خواجہ جاگے مور پرنواں

کاج پڑی تو آئی صاحب بنتی کرے غلموا
خالی ہاتھ نہ جائی منگتا ائیسن تور رحموا
بات بڑی ہے خواجہ توہری سروا دھروں چرنوا
توہری کرپا برس پڑی تو پھولا پھلا جھنوا

جیسی شان تمہاری دیکھی کیسے کروں بینواں
دیوتا چومیں دھرتی توہری پربھو کریں بکھنواں
بستی بستی دھوم تمہاری جانے سکل جھنوا
جہاں بدریا رَس کی برسے توہرے ایک ٹھکنوا

☆

خواجہ معین جگت اُجیارے
ندیا کی دھارا تیز بہت ہے
نیّا ہو جائے پار

تمہری دَیا کی چھاؤں گھنی ہے
سگرو تمہاری گھار
لاج نبھانا ہم سے غریب کی
ہمرے تو تم ہی سہار
چھاؤں گھنی کبھوں نہ ہٹایو
پھولے ہمیشہ بہار

کیسے نصیب بنے کیا سنورے
تم نہ گزارو تو کیسے گزرے
پیاسی زمین کرم کو ترسے
ابرِ کرم تم چاہو تو برسے

خواجہ توسے نینا لاگے رے
چھمک چھم چھم چھمک چھم چھم
پائل باجے رے

میں کہوں کیا کیا ہوا کہ کھو گیا من میرا
روپ کی گنگا میں بہہ کر دھل گیا تن میرا
جاگے بھاگ مورے جاگے رے

کچھ نہیں بس کام آیا اس گلی کا پھیرا
جی رہا ہوں نام لے کر یہ کرم ہے تیرا
جاگے بھاگ مورے جاگے رے

اور ہو جب تک زمین پہ آسماں کا پھیرا
آپ کے دَر پر پڑا ہو تن میرا من میرا
جاگے بھاگ مورے جاگے رے

☆

توہری نگریا میں لاگی بجریا
ایسے بجریا ہو خواجہ سنوریا
کہ ہائے رام جیرا لوٹ لوٹ جائے

دل کا چمن ہو راحتِ جاں ہو
ہر اک عالم میں جلوہ فشاں ہو
کیسے بتاؤں جانے کہاں ہو
اُس لامکاں میں بھی ایک مکاں ہو

سب سے ہو بہتر کامل تمہیں ہو
ہستیٔ دل کا حاصل تمہیں ہو
اس جان و تن کی محفل تمہیں ہو
میرے جنوں کی منزل تمہیں ہو

یہ دستِ گدا تو ہے لیکن بھرا ہے
تمہارے کرم سے ہی سب کچھ ملا ہے
یہ سر سجدۂ شکر میں جھک گیا ہے
تمہاری غلامی میں کتنا مزا ہے

☆

مہادیوا ہو کہو دیوا ہمار بڑے راجہ
مورے خواجہ ہو کہو خواجہ ہمار بڑے راجہ

مان بڑا ہے شان بڑی ہے
اُن کے دَر کی آن بڑی ہے
دنیا میں پہچان بڑی ہے
اس دھرتی میں جان بڑی ہے

کام پڑے پر کام وہ آوے
سب ہونٹوں پہ نام وہ آوے
نام جو لو تو شیام وہ آوے
سب سکھیوں کے کام وہ آوے

میرے بنے کی بات بڑی ہے
رحم کی بدری برس رہی ہے
دُکھیاروں کی بھیڑ لگی ہے
دنیا آکے پاؤں پڑی ہے

☆

خواجہ بنا ہریالہ
سکھی ری دیکھن چلیئے

صندل روپی سندر کایا ایسی کہ رام دُہائی
دھول چرن کی پریم پجاری اپنے ماتھے لگائی
سورج چمکا دھرتی جاگی نئی تازگی آئی
شیام بانسریا بجی باوری سُدھ بُدھ سب بسرائی

روح سراپا جانِ عالم قبلہ و کعبہ گاہے
رات اندھیری راہ گزر میں نوری دینا بارے
ٹوٹے دل کی آس بندھائے پاپی جئیرا تارے
چاند ستارے سورج اُس کے گرد پھریں متوارے

☆

اے خواجہ سلام کرے آپ کے غلموا
اِی دَیا باٹے توہری کی جیت با پرنوا

کئونے زباں سے کروں خواجہ کے بکھنوا
اُن ہی کے دھیان باٹے رَتیا بہنوا
اُن کے چرنوا ما بَسل با پرنوا
اِی سُگنا رٹت رہے اُن ہی کے نموا

توہرے کرم باٹے توہری خدائی
کئیسے غلام آقا تمکا بھلائی
ہمری زباں پہ خواجہ توہرے بڑائی
توہرے بڑائی با نظر میں سمائی

☆

خواجہ خواجہ بول ری اری او گوئیاں بول ری
کانوں میں رس گھول ری اری او گوئیاں بول ری

جو مانگا وہ تونے پایا
اُس رحمت نے شان دکھایا
جو بگڑی تقدیر بنایا
رنگ چمن میں خوب جمایا

اُن کی رحمت بڑی گھنیری
ڈوبی ناؤں کرم سے تیری
رحمت برسی نگری نگری
شاہِ کرم خواجہ اجمیری

خواجہ میرا رام دُلارا
جگت گرو سنسار سے نیارا
کرم دھرم میں جیون سارا
ہم دُکھین کے وہی سہارا

☆

میں جانوں جانوں رے آئے خواجہ مورے اَنگنا
میں پایوں پایوں رے سکھی ناز بھرا کنگنا

خواجہ جی مورے سُدھ کے لیوئیا
ہم سے غریب کے مان کرئیا
جگ میں ہماری لاج رکھئیا
کرپا کے ساگر کرپا کرئیا

دستِ کرم ہی اُن کا بڑا ہے
دنیا میں مشہور جود و سخا ہے
بیمار دَر سے پائے شفا ہے
جیسے خدا ہو ایسی عطا ہے

کوئی تمنّا اُن سے جو کی ہے
جاؤں میں صدقے وہ شئے ملی ہے
ڈالی چمن میں پھولوں بھری ہے
خواجہ سے دنیا جنت بنی ہے

☆

میں خواجہ بجریا بکاے آئی گوئیاں
میں آپن مقدر بناے آئی گوئیاں

مانگیوں میں اُن سے کہ مور سُدھ راکھیو
اَئیسے رحموا سے ہمکا تاکیو
گوٹا کرم کا چنریا میں ٹانکیو
کہی دیئو جاوٗ چرن سُکھ چاکھیو

میں کئیسے بتائی کہ کیا لے کے آئی
اَبھاگن گئی تھی سُبھاگن ہو آئی
ہری ہر ہرا ہے اُسی کی خدائی
اُسی پر یہ دنیا ہے میں نے لٹائی

چمن زارِ اُلفت کے مالی ہیں خواجہ
مہکتے ہوئے گل کی ڈالی ہیں خواجہ
محبت کے سورج کی لالی ہیں خواجہ
جنوں بیچتے ہیں کمالی ہیں خواجہ

☆

خواجہ جی کے روضے بہار پیا تنی ہم کا دکھائے دیو
سن لے اَو ہے خواجہ پُکار روضے تنی ہم کا بلائی لیو

پھولوں کی ڈالی، لایا ہے مالی
لالوں کے لال پہ، چھائی ہے لالی
لال لال پھلوا ہزار
پھولوں پہ جئیرا اثار

دلکش بہت ہے، دیکھے بنت ہے
روضے پہ آکے، اَئیسا لگت ہے
کہ سوئے ہیں سجنا ہمار

صندل چڑھاؤں، ماتھے لگاؤں
اَئیسی صورتیا، کئیسے بھلاؤں
پئیاں تمہارے، سروا جھکاؤں
خواجہ جی ہم سیوک تو ہار

☆

تم تو بڑے مہاراجہ سنو ہو پیر خواجہ
بھاگ موراجا گا

تمہری دَیا کی سب جگ بھکاری
رکھتی ہے زندہ کرپا تمہاری
تم سے ہی خوشبو ہے دنیا میں ساری
تم دیوتا ہم تمہارے پجاری

روشن دل و جاں میں شمع تمہاری
یہ روشنی ہے اندھیروں پہ بھاری
میرے دل کی چینا پگڑیا تمہاری
یہی تو ہے دنیا میں دنیا ہماری

☆

روم روم میں ہردم جاری، لگا تار بس رٹن تمہاری
ایکے ارجی خاص ہماری، نظر بنی رہے بنواری
مولا ہو پت موری راکھیو
خواجہ ہو پت موری راکھیو

اس دنیا کے اندھیارے میں تم اِک شمع نور سراپا
یار ہمارے تم سے ہی تو جوشِ جنوں کا رشتہ ناطہ

چندن جیسا ذکر تمہارا یاد تمہاری مہکی مہکی
ہردم دل کی جانب دیکھوں صورت جب سے دل میں اُتری

جانے یہ کیسی دنیا ہے اپنے بھاؤ بدل دیتی ہے
لیکن شانِ کرم تمہاری ہردم ایک سی رہتی ہے

☆

بیلا چمیلی کے ہار منگاؤ
چندن چوکی چندنیا بچھاؤ
آئے ہیں خواجہ ہمار
قدموں پہ اُن کے نثار
پڑتی ہے نوری پھُہار، گوئیاں منگل گاؤ

سچ مچ بڑا ہے، سچا لگا ہے
جیسا کہا ہے، ویسا کیا ہے
ممکن نہیں ہے، اُن کے کرم کا شمار

سب کی سنی ہے، ایسا دھنی ہے
آیا ہے جو بھی اُس کی بنی ہے
پھولی پھلی ہے، اُن کے ہی دم سے بہار

کیسا بھلا ہے، اچھا لگا ہے
قدموں پہ گر کے، سجدہ کیا ہے
میری نظر میں، میرا خدا ہے
کیسے گناؤں، اُن کا کرم ہے ہزار

☆

میں کا جانوں گورکھ دھندا اے خواجہ پیا
تم ہو خدا میں ہوں بندہ اے خواجہ پیا

تمہری سُرت انمول سُرتیا
چمکے جئیسے آکاس میں چندا، اے خواجہ پیا

چوکھٹ پہ تمہاری ساری گزر جائے
ڈار لیہوں میں پھندا، اے خواجہ پیا

توہری بجریا میں سدھ بدھ بھلائے گئی
اب کا کرب کئونو دھندا، اے خواجہ پیا

ہر میں دیکھا تو تم ہی براجے
کا کہوں کئون بھلا کئون مندا، اے خواجہ پیا

☆

نظر نواز نظارہ مرے غریب نواز
جمالِ حسن دلارا مرے غریب نواز

نگاہِ رحم اُسی بے نشاں کی رکھتے ہیں
پُکارے کیوں نہ بچارا مرے غریب نواز

اسی بھروسے پہ گزری وہ لیں گے میری خبر
غریب دل کا سہارا مرے غریب نواز

سکون بخش تجلّی مسیحِ رنجوراں
سبھی کی آنکھ کا تارا مرے غریب نواز

دلِ غریب ہے حاضر سلام کرنے کو
نظر اِدھر بھی خدارا مرے غریب نواز

☆

زمیں پہ نور کا ایسا سماں ہم نے نہیں دیکھا
ہو انساں اس طرح جلوہ فشاں ہم نے نہیں دیکھا
کسی دَر پر بٹے دونوں جہاں ہم نے نہیں دیکھا
کوئی بے کس کہیں پائے اماں ہم نے نہیں دیکھا
مرے خواجہ ہزاروں نے یہیں سے زندگی پائی
خدا ایسے کہیں ہو مہرباں ہم نے نہیں دیکھا

بہت دیکھے ہیں یوں ہم نے زمانے میں کرم والے
کہ جن کی دھوم تھی کہتے تھے سب اُن کو رحم والے
بہت دیکھے ہیں دنیا میں ہزاروں جامِ جم والے
یہ ہیں سب تو مگر وہ اور ہیں لطف و کرم والے
تمہارا دَر ہے وہ خواجہ جہاں رحمت برستی ہے
کہیں ہو ایسا کوئی آسماں ہم نے نہیں دیکھا

☆

سروا دھرے گئی لوں خواجہ کی دُوَریا ، دُوَریا پر
ٹھاڑ رہلیں خواجہ ہمار سن رے سکھیا
جاگ گئیل قسمت ہمار سن رے سکھیا

ڈال بری آئی ناز بھری آئی
رنگوا ہلورے بجی شہنائی، دُوَریا پر
خواجہ جی کے دَم سے بہار سن رے سکھیا

آر گلی مانگیوں میں پار گلی مانگیو
مانگیوں میں سورہو سنگھار، صدقے میں
پائی گئی لوں نولکھا ہار سن رے سکھیا، صدقے میں

آلِ نبی آئے فاطمہ کے جائے
لاڈلے علی کے داتا سبھی کے
خواجہ میں تم پہ نثار سجدے میں، میں سجدے میں
سُنے اَئیلن ہمری گہار سن رے سکھیا، میں سجدے میں

☆

چادر آپ کی نرالی مرے خواجہ پیا
کملی آپ کی ہے کالی مرے خواجہ پیا

ولیوں کے سرتاج ہو آقا
آپ کا رُتبہ ہے عالی مرے خواجہ پیا

دَر پہ کھڑے محتاج ہیں کتنے
دُنیا آپ کی سوالی مرے خواجہ پیا

آپ کے ایسا کوئی نہیں ہے
دُنیا ہم نے دیکھ ڈالی مرے خواجہ پیا

عشق میں تن من بیچ دیا ہے
انگ بھبھوت رما لی مرے خواجہ پیا

جس نے بھی سر اِس دَر پہ جھکایا
اُس نے قسمت اپنی بنا لی مرے خواجہ پیا

☆

خواجہ ہو تو ہری نظر البیلی
اَب کے برس موری چونر رنگ دیئو
سب سکھین میں چونر موری میلی
اب کے برس موری چونر رنگ دیئو

خواجہ ہو چشتی شان دکھاؤ، اپنے کرم کی آن بڑھاؤ
خواجہ تم ہی مہاراجہ کہاؤ، رنگ اور نور کے دریا بہاؤ

تم تو اے خواجہ جانِ جہاں ہو، باغِ اِرم ہو جنت نشاں ہو
دھرتی کے اوپر تم آسماں ہو، ورنہ تو پھر یہ رونق کہاں ہو

خواجہ نظام کے دُوارے جو رہیے
گنجِ شکر جی سے آس لگیئے
بابا قطب جی کو سجدہ جو کریئے
تو خواجہ معین سے کاہے نہ کہیے

حاصل دولت قلب و نظر ہو، دل میں ہمارے تمہارا گھر ہو
دَر پہ تمہارے ہمارا سر ہو، ہم پہ اے خواجہ ایسی نظر ہو

☆

راجا میرا راجا میرا راجا میرا خواجہ
خواجہ میرا خواجہ میرا خواجہ میرا راجہ

گوشۂ دل میں آنکھ کے تِل میں ہر محفل میں خواجہ
جذبۂ دل میں ہر بسمل میں اِنکے دل میں اُنکے دل میں خواجہ

دیدہ ور کے قلب وجگر میں رنگِ جنوں کے چشمِ تر میں خواجہ
ہر ہر جانب کوچہ ودَر میں اِنکے گھر میں اُنکے گھر میں خواجہ

سات سمندر پار کو ڈیرا بستی بسی سہاگن کھیرا
نوری عالم نوری گھیرا دولہا بنا ہے خواجہ میرا

داتا میرے بھلا ہو تیرا میں منگتا ہوں تیرے دَر کا
تم سے ناطہ شام وسحر کا میں بندہ ہوں تیرے گھر کا

☆

نہیں کوئی ایسا کہیں دھرتی پر
ارے خواجہ خواجہ ہردم جپا کر

خواجہ جی ہمارے سئیاں گوسئیاں
سئیاں ہمارے اِیسور کی نئیاں
کوئی نہیں ایسا اُن کے برابر

بستی کہیں بھی ایسی نہ بستی
رحمت جو اُن کی یوں نہ برستی
شاہوں سے بڑھ کر اُن کے گداگر

رنگِ جمالی خوش رنگ و خوشتر
اعلیٰ سے اعلیٰ بہتر سے بہتر
خواجہ ہمارا زرکار و زرگر

☆

تو ہری کرپا کے کاگا، بولن لاگا
دَر پہ تمہارے خواجہ، بھاگ مورا جاگا
خواجہ مورا مہاراجہ، بھاگ مورا جاگا

کیسے بتاؤں کیسی بنی ہے
میلی چندریا کیسی رنگی ہے
سلما ستارہ موتی جڑی ہے
خواجہ ہمارا کیسا دھنی ہے

جگت مہاراجہ کی رینی چڑھی ہے
نور کی چادر کیسی تنی ہے
بدری رحم کی کیسی گھری ہے
ہمیشہ غریب کی بِنتی سنی ہے

روز نیا ایک رنگ دکھاویں
اپنے غلام کا جیو جیاویں
پالنہار ہیں خواجہ کہاویں
دھرتی سے آکاش ملاویں

☆

خواجہ تورے روضے نظر لاگا ہمری
اب تو کرموا کے بگڑی بھئی سدھری

سووَت جاگت رین کٹت ہے
عشق نگر اک برہی بست ہے
آس جگائے راہ تکت ہے
مجنوں بنا ہے ہر دم کہت ہے
من ماموری للک جاگی توہری

بھاگ جگے تو کام بنت ہے
بِن کرپا کے کون جِیت ہے
جگ میں غریب کی کون سنت ہے
ایسی کرپا کون کرت ہے
صورت توری خواجہ دِلوا میں اُتری

یہ دھرتی یہ جیون ناطہ
تمہرے کرم سے سب ہے وِدھاتا
شانِ عطا ہو جیسے خدا کا
تم ایک دریا جود و سخا کا
نور سراپا تم لم یزلی

☆

تم راجہ ہو اس نگری کے تمہری دِیا دُہائی
تم مہاراج بڑے داتا ہو تمہرے ہاتھ خدائی
کشتی پڑی بھنور یا خواجہ - رحمت بھری نظر یا خواجہ

ہے خواجہ تم درد دِلوں کا پل میں دور کرے ہو
زندہ رکھے رحم تمہارا تم یا خواجہ بہت بڑے ہو

رحمت بھری بدریا ہو تم اپنی شان دکھاؤ
آس لیے آیا ہے منگتا دل کا درد مٹاؤ

پاک تمہارا دامن ہاتھ آجائے تو کہنا کیا ہے
ایک اشارہ دل کی جانب ہو جائے تو کہنا کیا ہے

☆

چلو آؤ سکھی اجمیر چلیں
خواجہ کی دُوارے چھم چھم چھم

دُکھیا کی بھی خواجہ لیجئے خبر، میں تمہرے دُوارے بتاؤں عمر
بس اک نظر خواجہ ایک نظر، موری قسمت دمکے دم دم دم

مستانی ہوا شاداب چمن، ہر سمت ہوا میں سوندھا پن
اُترا ہوا ہے دھرتی پہ گگن، خواجہ کی نگریا چم چم چم

ہو روح جو مست تو ہستی ہے، بے مست بنے کیا ہستی ہے
خواجہ کے نگر میں برستی ہے، چلی آؤ گزریا چھم چھم چھم

ہے راج دُلارے خواجہ بنا، ہے راجہ بنا ہریالا بنا
اس دل میں بھی اپنا ٹھکانا بنا، ہے خواجہ سنوریا رحم رحم

☆

خواجہ کے دُوارے کنچن موتی
بدرا رِم جھم برسے رام

شاخ پہ چڑیا جھرمٹ باندھے گا نوے راگ سریلے
بھیتر من امرت ٹپکائیں اَنہد بول رسیلے
رام کی مایا رنگ برنگی ستر نگوں کے میلے
پیا سے نین ایک ٹک چتویں ساجن ایسے چھیل چھبیلے

ذات خدا کی بقا میں دیکھو سمجھو کیا سمجھاتی ہے
عشق کا جلوہ خاص جو ہو تو روح امر ہو جاتی ہے
صفت صفت سے جڑی ہوئی ہے ناگن سی بل کھاتی ہے
وہ خود ہی ہو جلوہ گر تو بجلی سی لہراتی ہے

شیشہ ساغر جام صراحی بھرنے والا خواجہ میرا
ایک نظر میں زندہ دل کو کرنے والا خواجہ میرا
مجھ کو ناز کہ میری دنیا بسی ہوئی ہے اُس کے دم سے
اس دنیا میں ہم کو زندہ رکھنے والا خواجہ میرا

☆

مورے لکھیا بابل خواجہ، تمہری اوریاں روز نہاروں
تمہن پالن ہار، خواجہ موری سنو پکار

مانگن موری بھاگ میں لکھو دیو
اُجری اُجرتن چنری کئی دیو
کئی دیو من اُجیار، چنری لاج ہمار

صدقۂ آلِ پاک بٹت ہے
ہم سے غریب کی بپدا کٹت ہے
بپدا کٹے سرکار، تمہری کرپا اپرمپار

اللہ روپ میں اللہ ہوئی
جان سکت ہے برلے کوئی
برلے مور کرتار، سجدہ کروں سرکار

جانِ وفا ہو روحی فدا ہو
دردِ جگر کی میرے دوا ہو
دردِ جگر کے یار، مری دوا ہو سرکار

☆

ازلی نور سے چمکے روضہ راج کرے مہرا جا میرا
خواجہ جی کیا شان تمہاری راج دولارا خواجہ میرا

نظر نظر یہ نظر بڑی ہے
قائم جس سے دل نگری ہے
عرشِ بریں پر دھوم مچی ہے
دنیا کیسی جھوم رہی ہے

کھو کر دیکھو پا کر دیکھو
آؤ تو کچھ لا کر دیکھو
دامن تو پھیلا کر دیکھو
کہہ دوگے تم جا کر دیکھو

نگری نگری دُوارے دُوارے
بسے ہیں من میں خواجہ پیارے
خواجہ پیارے جگ اُجیارے
دُکھیوں کے انمول سہارے

من مندر کے رام
خواجہ کروں سلام، چڑیا بولن لاگی
رٹے تمہارا نام، چڑیا بولن لاگی

پانی سے قطرہ بن آیا
ذات صفت کی صورت لایا
لا اور الا اللہ ملایا
احمد روپ خواجہ کہلایا

صورتِ رحماں احد صمد میں
ناد بجا بے حد اَن ہد میں
سارے فرشتے اُن کی مدد میں
خواجہ آدم آدم حد میں

دل کے ساتھ رہے دل والا
ذاتِ تجلّی عکس نرالا
بنسی ڈھول مجیرے والا
ہرا بھرا خواجہ ہریالا

☆

لاؤ جام صراحی
جوشِ جنوں نے لی انگڑائی
نظرِ وفا لائے سودائی
راجہ ہو تنی دیکھو تو
خواجہ ہو تنی دیکھو تو

جھانجھ مجیرا ڈھولک تاسا
گمک پڑی تو منوا ناچا
دیکھ تجلّی ہوا تماشا
تان کے چادر سویا راجا

قطب بناویں موتن مالا
دِیا فرید نے جھومر بالا
چوندر ٹانکی صابر اعلیٰ
پیا نظام سے پی کر پیالہ

تن میں ساجن من میں ساجن
ساجن کے گھر باجے باجن
کوئل کوکی جھوما مدھوبن
آئے ساجن آئے ساجن

☆

اجمیر نگر میں گھوم گھوم، یہ تن من میرا جھوم جھوم
یہ سانس سانس اور وم روم
بس کہا کرے خواجہ خواجہ

اے ظلّ نبی اے روحِ علی
اے ذاتِ مقدس عکسِ جلی
سائے سائے یہ دنیا پلی
بگڑی بگڑی تقدیر بنی
بس کہا کرے خواجہ خواجہ

اے مرتبۂ عالی ہمت ور
اعلیٰ نصبی اعلیٰ جوہر
تمہیں دیکھ لے جو کوئی دیدہ ور
تو بھول کے سب کچھ آٹھ پہر
بس کہا کرے خواجہ خواجہ

کوئی شور نہیں اے در دِ جگر
تری فکر میں ہے کوئی چارہ گر
کوئی عرش نشیں کوئی شمس و قمر
یہی رنگِ جنوں سب سے بہتر
بس کہا کرے خواجہ خواجہ

☆

خواجہ جی مہاراج بڑا ہے
اُس کے سر پر تاج بڑا ہے
صاحب جی کا راج بڑا ہے
بولو جی مہاراج بڑا ہے

میری نیّا کھینے والا
دُکھیوں کو سکھ دینے والا
صاحب شان کریمی والا
ندیاں ناؤ سفینے والا، خواجہ جی...

دیکھو تو مہاراج کہاں کا
رکھّا ہے سرتاج وہاں کا
اُس کی دنیا ایسی دنیا
بندہ ہے محتاج جہاں کا، خواجہ جی...

صاحب تیری شان بڑی ہے
تجھ سے دنیا مانگ رہی ہے
خلقت کی ایک بھیڑ لگی ہے
چاروں جانب دھوم مچی ہے، خواجہ جی...

☆

دیکھنے خواجۂ خواجگاں کو چلیں اپنے جینے کا اے دل سہارا کریں
نور برسے جہاں رات دِن اب وہیں دُور دنیا سے رہ کر گزارا کریں
شاخ کیسی ہری جلوۂ برتری لم یزل شانِ مولیٰ کی جلوہ گری
آفتابِ زمیں ہادیٔ دل نشیں تاج عرشِ بریں کا نظارہ کریں
شانِ رحمت جواں ایسا دل ہے کہاں رات دن گل فشاں کچھ نہاں کچھ عیاں
خواجۂ خواجگاں اِک ٹھکانہ تو ہے ہم غریبوں کا جس پہ سہارا کریں
ایک نظر چار سو ہر گھڑی جستجو کون آیا ہے چارہ گری چاہیے
بندۂ دل جو ہوں مذہبِ عشق کے اس خدائے زمیں کو پکارا کریں
یہ مقدر مرا اُن کی چوکھٹ پہ سر جن کے ہاتھوں میں ہے قسمتِ ہر بشر
راحتِ جان و دل میری خواجہ پیا کیوں کبھی آپ سے ہم کنارا کریں

☆

وہ موجِ صبا جب آئی تھی دل سینے میں لہرا ہی گیا
جب میرا مقدر جاگا تو جو ڈھونڈ رہا تھا پا ہی گیا
عشق میں جوگ لیا میں نے در در میں پھرا پانے کو جنہیں
مایوسِ کرم تو تھا لیکن میں اُن کے قدم تک آ ہی گیا
چاہا تو بہت کہ شور نہ ہو اور موج نہ اُٹھنے پائے کوئی
میخانے میں اُس ساغر سے یہ شیشۂ دل ٹکرا ہی گیا
اِس دل میں مرے وہ سایہ ہے جو طور پہ بجلی بن کے گرا
پہنچا جو کوئی اُن کے دَر تک وہ بچ نہ سکا غش کھا ہی گیا
یہ بات کرم کی تھی اُن کے ورنہ یہ مری اوقات کہاں
یہ روح مری صدقے اُن کے کہ اِس کو تڑپنا آ ہی گیا

☆

پوچھے نندیا ہے گوئیاں کئون جتن کیہو
کہ لالن بڑے سندر ہو

مہارج بڑے سر تاج دھرے یہ راج کرے
تقدیر سکندر ہو
اجمیر گلی کے بھاگ جگے جو پائے گئی
یہ دین دیال بڑا پاون ہو

اُترے دھرتی مہاراج غریب نواز
کہ پھولا پھلا یہی آنگن ہو

اِک آس بندھی ہے غریبوں کی سب کاج بنیں
جن ہاتھن میں یہ دامن ہو

میں ڈھونڈ پھری نگری نگری تو پائے گئی
میں جان گئی اِی ساجن ہو

☆

رحم مانگتا ہے رحم کی ہے بیریا
اے خواجہ اے خواجہ دَیا کی نجریا
بھروسا ہے اُن پر وہ لیں گے خبریا
ملے ہیں ہمیں جگ کے تارن سنوریا
کرم ہے اُنہیں کا جو پھولی پھلی ہے
ہماری نگریا تمہاری نگریا
تمہاری طرف ہی ہو جائے وہ بھائی
ہمیں اور کوئی نہ بھائی ڈگریا
یہ دنیا ہے حیران صدیوں سے اِس پر
سجی ہے سنوریا کی ایسی بجریا

☆

نگاہ رحم کی رکھیئے مرے غریب نواز
غلام آپکا جی لے مرے غریب نواز
یہ پنجتن کے گھرانے کی شان ہے مولا
کہ آپ اچھّوں سے اچھے مرے غریب نواز
سہارا اور نہیں کوئی زندگی کے لئے
سہارا آپ ہی دیجے مرے غریب نواز
فقیر دَر پہ پڑے ہیں پناہ پائے ہوئے
اسی پناہ میں رکھیئے مرے غریب نواز
زمانہ اور بھی مشکل ہوا سخی داتا
سدا غریب کی سنئے مرے غریب نواز

☆

چمکا رنگ مقدر اعلیٰ، کس کے پالے ہیں ارے ہم خواجہ والے ہیں
ہم بھی اپنا دل سے اُن کو کہنے والے ہیں ارے ہم خواجہ والے ہیں

خواجہ میرے شیام سلونے روشن تارے ہیں
بستی بستی دھوم ہے اُن کی سب سے نیارے ہیں

درد بھری فریادیں سب کی سننے والے ہیں
جو بھی مانگو بھیک دَیا کی دینے والے ہیں

جتنے بھی اس جگ کے اندر جینے والے ہیں
سب پر اپنی دَیا نظریا رکھنے والے ہیں

دِل دے کر جتنے بھی اُن پر مرنے والے ہیں
مرنے والا مت کہنا وہ جینے والے ہیں

اپنی جان جو اُن کے غم میں کھونے والے ہیں
سدا بہاری خوشبو جاری رکھنے والے ہیں

نوری عالم نور سراپا رکھنے والے ہیں
اُن کے دَر کے منگتا کیسے رُتبے والے ہیں

☆

یہ سر غلام جھکائے ہیں یا غریب نواز
سلام کرنے کو آئے ہیں یا غریب نواز

زمیں پہ آپ کی رحمت ہمیشہ برسی ہے
یہ آپ ہیں کہ جلائے ہیں یا غریب نواز

سہارا آپ سے پانے کی آرزو ہے انہیں
سبھی نے آپ سے پائے ہیں یا غریب نواز

نگاہ پھیر نہ لیجئے گا اپنی پرجا سے
غریب مانگنے آئے ہیں یا غریب نواز

مہر نگاہِ کرم کی ضرور فرمائیں
دَیا یہ آپ کی مانگے ہیں یا غریب نواز

☆

ہیں رنگ ونور کے دھارے مرے غریب نواز
غریب دل کے سہارا مرے غریب نواز

بلائیں آئیں تو لیکن نگاہ فرمایا
غلام جب بھی پکارا مرے غریب نواز

سہارا پانے یہیں آئے کل جہاں والے
ہیں آپ سب کے سہارا مرے غریب نواز

کبھی یہ پوچھا نہیں آپ نے کہ کیا ہو تم
ہو چاہے جیسا بچارا مرے غریب نواز

قدم پہ آپ کے جو سر جھکانے دل سے گیا
تو چمکا اُسکا ستارا مرے غریب نواز

☆

ظلّ لولاک لما شاہِ زمن قطبِ جہاں
دل کی دنیا کے معین خواجۂ اجمیر مکاں
شان وہ، کوئی بیاں کرنے کے قابل ہی نہیں
ایسی رکھتا ہی نہیں کوئی فقیری ہے یہاں
رسم کچھ اُن سے چلی وحدتِ ملّت ایسی
ساری مخلوق کھنچی آئی وہاں پانے اماں
کون کہہ دے گا، وہی جس کا مقدر ہو برا
کہ مرا خواجہ نہیں سب کے دُکھوں کا درماں
حاضرِ در ہوں چلیں سارے زمانے والے
جان لو یہ کہ ان ہاتھوں ہی میں ہے نظمِ جہاں

☆

من تم سے لگا سو لگا بلما دُکھیا من تم کو بسارت کا ہے
بڑے بھاگ سوہاگ ملے تو کہیں کوؤ اپنو سہاگ اُجاڑت کا ہے
بوری بھئی سب سکھیاں سُن کر دیکھو جھوم اُٹھا مدھوبن سارا
مدماتے نَین نہ اشارہ کریں تو مراری بانسریا بجاوت کا ہے
پٹ بند نہ کچھ غریب نواز کہ لاج مری دیکھو جانے نہ پائے
تمھرے دُوارے بھکاری نہ پاویں تو دوڑ کے مانگن آوت کا ہے
اب میں تو اکیلی نہیں ہوں پیا اُجیار بھئی جیون نگری
ہو دین دیال جو تم سا دھنی من راج سُہاگ نہ پاوت کا ہے

☆

اے خواجہ مرے آپ ہی سنسار کے والی
سرکار نظر کیجئے آئے ہیں سوالی
اے جانِ چمن جانِ جہاں ہمتِ عالی
مایوس کبھی لوٹا نہیں کوئی سوالی
ہے رُتبہ بڑا آپ کا دربار ہے عالی
ہر غوث قطب آیا جبیں اپنی جھکا لی

اے خواجہ مرے آپ محبت میں مثالی
قدموں پہ گرا جو بھی نظر آپ نے ڈالی
گرتی ہوئی اس جان کی دیوار سنبھالی
عزت دیا اور آبرو جانے سے بچا لی
منگتا کوئی دَر سے کبھی لوٹا نہیں خالی

☆

ڈگر ڈگر، نظر نظر، جگر جگر ڈیرا
ذکر تیرا گلی گلی نام بڑا تیرا
دم دما دم علی علی مولا بڑا میرا

دستِ طلب جب بھی بڑھا، رحم تیرا ٹوٹ پڑا
سجدہ کیا گرد پھرا، تو جو ملا کیا نہ ملا

میری خطا تیری عطا، تیرا کرم سب سے بڑا
میرے خدا میرے خدا، تیرے سوا کون میرا

میرا زمین آسماں، جانِ جہاں مہربان
کہیں نہیں ایسی شان، تیری طرح جانِ جان

☆

علی گسئیاں صاحب مورے مولیٰ جگ سردار
نورِ نبی کے ساتھ جڑے ہیں میرے پالنہار
گوسئیاں دھوم مچی ہے
یہ دھرتی جھوم رہی ہے

تمہرے آس پہ جیون نئیاں چھوڑ دیا منجدھار
گسئیاں بھول نہ جانا
یہ نیّا پار لگانا

وِنتی کروں کہ مولیٰ میرے سنیو میری پکار
کہ تم ہو کُل جگ کے سردار
ہمارے تمہی ہو پالنہار

ارج کروں کہ اس جگ بھیترا اپنی جوت دکھایو
آپن کر کے راکھیو مولیٰ اپنی چھاؤں جیایو
کہ رحمت بہت بڑی ہے
کرم کی آس لگی ہے

موری کرنی بھرنی کا ہے تم جانیو سرکار
کہ تم ہو کل جگ کے سردار

☆

علی علی یا انت الہادی، انت المولیٰ انت الحق
علی علی ہی تن میں من میں تم اے مولیٰ ہو برحق

داتا تم انسان بنے ہو، رحمت کی پہچان بنے ہو
مشکل میں جو بندہ آیا، اُس کے تم بھگوان بنے ہو

بیچ بھنور میں ناؤ پھنسی ہو، جان و دل پر آن بنی ہو
جب بھی پکارو مدد کو آئے، تم اے مولیٰ ایسے دھنی ہو

بے رحمت کے جینا کیسا، کیسی ناؤ سفینہ کیسا
کھینے والے تم ہو مولیٰ، تم کو بھول کے جینا کیسا

☆

کانوں میں صدا گونجی انداز نرالے ہیں
اس شمعِ محبت کے مولا ہی اُجالے ہیں

وہ بتکدۂ دل میں بیٹھے ہیں صنم بن کر
بیمار محبت کے سب اُن کے حوالے ہیں

اُن کا ہی کرم ہے کہ میخوار رہے زندہ
مولا ہی صراحی میں مئے ڈھالنے والے ہیں

پیشانی دِوانوں کی جھکتی ہے اِسی دَر پر
منزل میں محبت کی مسجد نہ شوالے ہیں

یہ رِند یہ میخانہ یہ ساغر و پیمانہ
سب اُن کی بدولت ہیں سب اُن کے سنبھالے ہیں

☆

علی ولی مہاراج رے جگ کے راج دُلارے
راج کا سر پہ تاج رے رب کے میت پیارے

شاہِ نجف توہری جانب تک کے
قدموں پہ توہرے یہ سر رکھ کے
ارج کروں سرتاج رے رب کے میت پیارے

کربلا والوں کا صدقہ دیجے
دَیا کے بادل برسا دیجے
وِنتی کرے مہتاج رے جگ کے راج دُلارے

ہمری سنو ہے شاہ جگت کے
منگتا آیا دُوار پہ تمہرے
بھیک ملے مہاراج رے جگ کے راج دُلارے

شاہِ کرم توہری دیوُں دُہائی
نظرِ کرم ہو ایسی تمہاری
بگڑے بنیں سب کاج رے جگ کے راج دُلارے

☆

آج پوجے، آج پوجے دیوتا چَوک ما
لاؤ سیّاں تنک آپن پیّاں بڑھاؤ

بھاگ میں تم سے لکھی تھی یاری
دِل نے دنیا الگ بسالی
دیکھو اپنی ہستی مٹالی
ہمرے تو کھل گئے بھاگ

وہ دیکھو وہ خواجہ آئے
کل سنسار کے راجا آئے
سیس جھکاؤ ادب سے یارو
تن من دھن سب اپنا وارو
ہمرے تو کھل گئے بھاگ

بیٹھے چوک علی مہاراجا
عرش پہ چمکے جیسے تارا
ٹھاڑے ہیں جبریل دُوارا
پور کرو سب پورن ہارا
ہمرے تو کھل گئے بھاگ

☆

علی علی سرتاج قلندر
راج کرے مہاراج قلندر
سب ولیوں کے تاج قلندر
رکھنا میری لاج قلندر
مدد مدد سرتاج قلندر

ناؤ مری منجدھار پڑی ہے
مدد ہو مولا ایسی گھڑی ہے
کسی سے کوئی آس نہیں ہے
کون سنے گا کسے پڑی ہے
تم سے ہے فریاد قلندر

تم سے بڑا نہیں دل والا
دل دریا انداز نرالا
پڑا ہو جس کو غم سے پالا
بچ نکلا یہ کہنے والا
ہو میری امداد قلندر

اُن کے دَر کے ہم ہیں منگتا
ہر جانب ہے جنکا چرچا
مولا میرا داتا جگ کا
ہم نے مانگا اُنکا صدقہ
شاد ہو دل آباد قلندر

☆

اے ذاتِ تو من کنتُ مولیٰ فعلی مولیٰ
در ذاتِ تو دانم من
قل کلِّ اِی خوانم من
اے مولا تو ہی مولا، اے مولا مرے مولا

یہ بندہ بے چارا رہتا ہے تمنّائی
قدموں میں جگہ دے دو اے ذاتِ مسیحائی

اے وصفِ تو می دانم، تو سرِّ نہاں جانم

بندہ جو کوئی پائے اُس در کی غلامی کو
سب شاہ و گدا اُس کی آتے ہیں سلامی کو

باقی ہے تو ہی باقی، کوثر کے مرے ساقی

پا جائے مقدر سے اُس دَر سے جو پیمانہ
کونین پہ چھا جائے انداز ہو رِندانہ

چندا چمک گیو مورے انگنوا
تمہری صورتیا پہ میں بلِہاری

آؤ براجو ہو مہاراجا میں انگنا میں ٹھاڑی
تم سے ہماری ارج گرج ہے تم سے لگی پھلواری
تم بن مدھووا کون دے موہن کون کرے متواری
تیرِ نظر سینے میں اُتر گئے میں تو جوبنوا ہاری

رب کے کنور یثرب کے بسیّا سنو سنو بنواری
دل کا نگر آباد ہے تم سے ہر جانب ہے دھوم تمہاری
سہرا سوہے مولا علیٰ کو علی علی بس رٹن ہماری
مستوں کے سر ہاتھ رکھیّا مست قلندر شان تمہاری

پھول کھلے ہیں چشت نگر میں ہار بنائے کے مالن لائی
خواجہ پیا گھر نوبت باجے لائے قطب ہریالے بدھائی
گنجِ شکر کے ساتھ نظام جی آئے ہیں دیکھو بھئی اُجیاری
اُٹھوری سہیلی ادب سے سلام کروتن من دھن سب ان پہ واری

☆

دنیا میں ایسی اور نگاہِ کرم کہاں
دل سے پکار یا علی پھر دیکھ غم کہاں
گردش پکارتی پھری میرے نصیب کی
مشکل کوئی رُکی رہے یہ اُس میں دم کہاں
جس نے علی کہا تو مقدر سنور گیا
مولا تمہاری چھاؤں میں رنج و الم کہاں
مولا نصیب ہو گئے اُن تک پہنچ گئی
روئی ہے تو بھی واہ رے اے چشمِ نم کہاں
مولا نواز دے تو زمانہ نواز دے
اُن کا کرم نہ ہو تو کسی کا کرم کہاں

☆

دم دم ہری کرپا کری مولا علی دُکھ دارُنم
جگ سروری بخیا گری تجھ سا نہیں دیکھا کرم
مُکھ چندرنم مرگ لوچنم مادھو سدا سُکھ دا پرم
وہ روپ میں اُس ناتھ کے ہم دین کے بھَے بھنج نم
سروو پری چارا گری برسی گھٹا رحمت بھری
تاجِ شہی سر پر دھرے مولا علی بھَو تارنم
مشکل کشا جو ہو دَیا جی جائے گا بندہ تیرا
بھگوان دین اَناتھ کے ہے دین بندھو شت شت نوم
شکتی مہادانی مہا مہِما تیری کیا ہو بیاں
مولا میری وِنتی سنو رکھنا سدا رحم و کرم

☆

دل میں علی نظر میں علی جانِ جاں علی
مرشد علی مراد علی باصفا علی
میرے ہزار رنج و الم کی دوا علی
کیجے مدد اے مست علی باخدا علی

دنیا میں ہر اک لطف و کرم کی بنا علی
آلِ نبی ہیں اُن سے جڑے حق نما علی
ہر مردِ حق پرست کے دل میں ہے یا علی

رونق وہیں ہے جس پہ علی کی نظر رہے
سایہ علی کا جس پہ ہو وہ باخبر رہے
شانِ خدا ہیں نورِ نبی سے جڑے علی

نعرہ علی کا دل سے اُٹھا مست جی اُٹھے
کوثر کے جام ہونٹ سے مستوں کے آ لگے
پھرتے ہیں مست جھوم کے کہتے ہیں یا علی

☆

نردھن کے بھگوان مولا لاج بچانا
تم پہ ہے ابھیمان داس کو سدا نبھانا
دَیا دھرم کے سوامی تم سے آس جڑی ہے
اس منگتا کو اپنے دَر سے بھیک دلانا
کیسے بھولوں تم نے بجھتا دیپ جلایا
روز تمہیں میں یاد کروں بھیجوں شکرانا
توہری بات بڑی ہے مولا اس دھرتی پر
علی علی کہنا ہی سب سے بڑا خزانا
اندھیارے میں بھٹک نہ جاؤں مولا میرے
صاحب آوے گیان اب ایسی سمجھ سکھانا

☆

مولا میرے مولا میرے میرے تارن ہارا
چاند کہوں یا سورج تم کو تم سے جگ اُجیارا
دھرتی کے تم پتا ہو مولا جو جانے وہ جانے
تمہری دَیا سے ڈوبی ناؤ کو جگ میں ملا کنارا
ہم منگتا ہیں دیا سہارے دیا تمہارا کھائیں
تم نے رحم کیا ہے ورنہ اُگتا نہیں ستارا
علی علی کہہ کر جانا کہ مولا مجھے جلائیں
میری کیا اوقات تھی دیتی دنیا مجھے سہارا
اثر بڑا ہے نام میں اُن کے جو لے وہ جی جائے
کافی ہے اس جگ میں مولا بس ہو کرم تمہارا

☆

مولا علی ہو کرموا بنائے دیئو
نبی جی ہمری مڑیّا چھوائے دیئو
در بدری ہے ھے مولا بسائے دیئو
نبی جی ہمری مڑیّا چھوائے دیئو

ہم سے گرِبوُن کے سُدھ لے اوٗ آقا
دَر پر تمہارے جو سر ہے جھکاتا
کبھی بھی وہ مایوس واپس نہ جاتا
یہ منگتا تمہارے سہارے ہے داتا

کرم آشنا زندگی ہو ہماری
ہمیشہ رہے یہ محبت پجاری
ہمیں رکھنا اپنے ہی دَر کا بھکاری
یہ سب آسمان و زمیں ہے تمہاری

☆

مستوں کے منھ سے آج جب جھوم کے نکلا یا علی
بادِ صبا چمن چمن کہتی پھری ہری ہری
مولا تمہارے نام کی جب بھی کوئی صدا سنی
ایسا لگا کہ عرش تک ساری زمین ہل گئی
شاخ و شجر کی بات کیا برگ و سمن کلی کلی
جو کچھ ہے کائنات میں رٹتا ہے سب علی علی
لے کر تمہارا نام جب ہم نے کوئی دُعا پڑھی
یہ ہے غلامِ پنجتن کہتی ہوئی بلا ٹلی
داتا جو دے غریب کو اُس سے بڑا کوئی نہیں
مولا تمہارا ہی کرم تم کو ہی سب پہ برتری

☆

حق حق حق حق علی علی بھئی علی علی
ہو الحق ہو الحق علی علی بھئی علی علی
مولا میرا رحم کا دریا، اُس کے نام سے عرش منور
موج موج اور دریا دریا دھوم مچی یا علی علی
ساقیٔ کوثر عرش کے اوپر، مولا میرا جانِ پیمبر
نام میں اُس کے خاص اثر بھئی دیکھو کہہ کر علی علی
نام جو اُن کا لے کے جیئے گا، آبِ بقا دنیا میں پیئے گا
ظاہر و باطن خفی جلی یا علی علی بھئی علی علی
گھیرا رحمت پھیرا رحمت اُن کے نام پہ ڈیرا رحمت
بلا جو سن لے علی علی تو ٹلی ٹلی بھئی ٹلی ٹلی

☆

مجھ کو عشق نچاتا ہے یا مست قلندر
علی علی دم دم کے اندر
تک تک تھیّا تھیّا ہو

سنو یہ بنسی میٹھے سُر میں کیا کیا بول سناتی ہے
درد بڑھا دیتی ہے دل کا چاک جگر کر جاتی ہے
سودائی دِیوانہ کرکے گلی گلی پھرواتی ہے
آگ لگا دیتی ہے دل میں سوئی یاد جگاتی ہے

عشق کھڑا ہے لے کر پیالہ جو پی لے شیدائی ہو
بات نہ پھر دنیا کی مانے مست بڑا سودائی ہو
سمجھ نہ پاوے کوئی اُس نے کئیسے لاج گنوائی ہو
دل کے اندر جو ہے اس نے حالت عجب بنائی ہو

قدم قدم پر یاد میں اُس کی گلی میں مستی آتی ہے
یہ میخانے اندر والی بہت غضب ڈھا جاتی ہے
رَس کی بھری بدریا بن کر بوند بوند برساتی ہے
یار مرا وہ یار ہے جس کی یاری مست بناتی ہے

☆

مولا علی مولا، مولا مرا مولا
ایسا کہیں نہیں رے، دنیا میں کوئی نہیں رے
جیسا مرا مولا، مولا علی مولا

مولا کے ایسا حسیں
دنیا میں کوئی نہیں
مولا کے سہرا بندھا
چمکے ہے میرا بنا
مولا مرا دولہا بنا، مولا علی مولا

دیکھو یہ دنیا سجی
مہکی ہے دل کی گلی
رسمِ جنوں خوب پھلی
مولا کی بنسی بجی
جھوم گیا سارا جہاں
مولا کے ایسا کہاں
مولا علی مولا

پائے گا کیا وہ پتہ
جس کا نہ بھاگ جگا
یہ دنیا نہیں آشنا
کہتے ہیں جس کو خدا
یہ سر اُن کے آگے جھکا
کوئی نہیں اُن کے سوا
مولا علی مولا

☆

مورے ساجن تمہرے کرن ایسی جوت جگی
مولا برسن لاگے موتیا چنن کو نکلی

اَنتَ الْھَادِی اَنتَ الْحَقُّ — لَیسَ الْھَادِیُ اِلَّا ھُو
حَسْبِیُ رَبِّی جَلَّ اللّٰہ — مَا فِیُ قَلْبِی غَیرَ اللّٰہ
اے دل اور کہیں مت جا — اِلَّا اللّٰہ بس اِلَّا اللّٰہ
سیّد عالم صلّ علیٰ

پہلی موتی نورِ مجسم دونوں جگ اُجیاری
دوسر موتی علی گسئیاں نور عرش سے جاری
مائی زہرا تیسر موتی عرش فرش اُجیاری
چوتھی پنچئیں حسن حسین اُن کی جگ رکھواری

میری صورت اُنکی صورت دونوں ایک ہوئی
اندر باہر نیچے اوپر موتی برس پڑی
مولا برسن لاگے موتیا چُن کو نکلی مولا برسن...

☆

ہے مورے مولا علی گسئیاں راجوں کے راجا
پت موری راکھیو ہے مہاراجہ

ناتھ تمہاری دَیا سہارے، دُکھیوں کے دُکھ مٹ گئے سارے
پرجا پت سرکار ہمارے، تمہری دوہائی سانجھ سکارے

اُن کی دَیا بڑی سکھ دائی، جس نے بوجھا اُس نے پائی
شہنشاہ کی دیئو دوہائی، اُن کا نام جپو رے بھائی

پاک پنجتن علی دُوَارے، دیوتا ہاتھ باندھ کر ٹھاڑے
وہ سنسار کے تارن ہارے، کرپا مانگوں ہاتھ پسارے

☆

نظرِ کرم ہو شاہِ اُمم ہو
جگ اُجیارے سرکار، لینا خبریا ہمار

تمہرے سہارے سرکار، بیتے عمریا ہمار
بڑی اونچی اٹریا تو ہار، جگ اُجیارے سرکار

منگتوں کی دَر پہ بھیڑ لگی ہے، رحمت کی پھلواری کھلی ہے
پھولے ہیں پھول ہزار، تمہرے سہارے سرکار

روحِ رواں قلب و جگر ہو، بیکس پہ مولا ایسی نظر ہو
لہرا اُٹھے سنسار، لینا خبریا ہمار

دل میں ہمارے جلوہ نما ہو، جانے دو عالم تم تو خدا ہو
تم تو خدا ہو سرکار، لینا خبریا ہمار

☆

ہو باجن باجے کیکرے دُوَارے، باجے ہو مورے مولا دُوَارے
کیکرے دُوَارے کیکرے دُوَارے، مولا دُوَارے مولا دُوَارے

عرشِ بریں ہے اُن کا ٹھکانا
مولا کی رحمت سب جگ جانا
اُن کے رحم سے قائم زمانہ
اُنکی ہی جے جے بولے دیوانہ

ہوگا کہیں تو ایسا نہیں ہے
جیسا کہ میرا مولا دھنی ہے
اُن کے ہی دَر کا بندہ ولی ہے
جن کو ملی ہے اُن سے ملی ہے

اُن کا سلامی دُنیا سے اوپر
چمکا مقدر کرپا ہو جس پر
اُن کو سدا دے دنیا میں رہ کر
مشکل کشا ہیں ساقیِٔ کوثر

☆

ایسی شمع کہاں ہے روشن کہیں نہیں کہیں نہیں کہیں نہیں
چندن بدنا نینا لوچن کہیں نہیں کہیں نہیں کہیں نہیں

موجِ صبا میں خوشبو اُس کی جانِ چمن ہے میرا متوا
میرے جیسا کوئی ساجن کہیں نہیں کہیں نہیں کہیں نہیں

ایک یہی چوکھٹ کہ جس پر دیوانوں کا سر جھک جائے
بھری ہو خوشبو ایسا آنگن کہیں نہیں کہیں نہیں کہیں نہیں

شیام سلونا میرا ساجن چندا جیسا دل کا درپن
اُس کے جیسا اُجلا تن من کہیں نہیں کہیں نہیں کہیں نہیں

ٹوٹے دِل کی آس بندھائے جو اُس کو پالے جی جائے
دیکھ اے دنیا ایسا رتن دھن کہیں نہیں کہیں نہیں کہیں نہیں

☆

اے نورِ خدا اے صلّی علیٰ اے شاہِ اُمم ترا کیا کہنا
منگتوں کو عطا دُکھیوں کو شفا سرتاجِ کرم ترا کیا کہنا

بربادِ جنوں یہ دل جو ہوا تو تیری دیا سے زندہ رہا
کچھ یاد نہیں دنیا کے ستم اے ابرِ کرم ترا کیا کہنا

محتاج تری جانب جو بڑھا تو صلی اللہ علیک پڑھا
تو شور اُٹھا اے صلّی علیٰ معبودِ کرم ترا کیا کہنا

یہ ذکر تیرا یہ یاد تری ہر سمت ندی گنگا سی بہی
جب نام لیا تو بول اُٹھے کعبہ کے صنم ترا کیا کہنا

اُس زلفِ دُتا کی یاد میں ہے یہ شمس و قمر یہ برگ و شجر
ہم بھی ہیں ترے سائے سائے اے چشمِ کرم ترا کیا کہنا

☆

ایک نور والے کا ہر طرف اُجالا ہے
کائنات میں ہر سو اُس کا بول بالا ہے
اُس کے دم سے روشن ہیں میکدے تجلّی کے
میکدوں میں جان و دل اُس کرم نے پالا ہے
عاشقی نچھاور ہے اُس حسین کے اوپر
اُس کے حسنِ کامل کا رنگ ہی نرالا ہے
فخرِ زندگی اپنا داغ ہے غلامی کا
اُن کے ہاتھ اپنے کو ہم نے بیچ ڈالا ہے
ہم نے اپنے دل کی بات جب بھی کی تو کی اُن سے
اور پھر سوا اُن کے کون سننے والا ہے

☆

توہری اے نبی جی بتئے دوسری
تو تو شاہی کریلا بچھا کے گودری
باٹے دُنیا کے مایا سامی بڑی جہری
شاہا دیکھا ہمری اوریاں جبہیں سپری
کاہے اُن سے غریب نہ وِنتی کری
خود جیہکا پُکاریں بھگوَن ہری
توہری رحمت کے دنیا پہ چھائی بدری
کئی دا کرپا ہوئی جاے ہمرو کھیتی ہری
توہرے دَر کی گدائی سے ناو تری
یہی آس ہے آقا دن ہمرو پھری

☆

اے جمالِ پاک تجھ پر صد سلام
اے سرِ افلاک تجھ پر صد سلام
اے شہِ لولاک تجھ پر صد سلام
اے مرے بیباک تجھ پر صد سلام
کوچۂ محبوب میں جا کر کبھی
اے صبا کہنا مسیحا صد سلام

یہ کمالِ جذبِ دل پیدا کرے
ہر گھڑی اُن کی طرف دیکھا کرے
وہ نظر آئیں جدھر سجدہ کرے
عشق جس کے دل میں گھر ایسا کرے
جب بھی دل بے چین ہو کہتا رہے
اے کرم فرما کریما صد سلام

تم خدائے پاک کی پہچان ہو
تم ازل سے کعبۂ ایمان ہو
جس کو سب سجدہ کریں وہ شان ہو
اس تنِ آدم میں نورِ جان ہو
بھیک دَر سے رحم کی پاتے رہیں
ہم سلامی عرض یہ لاتے رہیں
اے رحم فرما رحیما صد سلام

☆

چمکی چندا مُکھ صورتیا بھئے اُجیار بھونوانا
سب کے بھاگ وِدھاتا آئے جگمگ کرے جہنوانا

نرمل چھوی اور تن نورانی نور پہ نور سوار
آدم جے ہیکی مہیما گاویں کہیں کہ اپرم پار
اُو بھگوان ٹھکنوانا

نبی ملائک پیچھے پیچھے وہ سب کے سردار
جو بھی اُن کا درشن پائے کہے کہ ہیں کرتار
جھک جھک کرے سلموانا

دریا میں اک ناؤں پڑی ہے آن پھنسی منجدھار
دیکھو ڈوب نہ جائے سرور تمہرے ایک سہار
وِنتی کرے غلموانا

جھک جھک کرے سلموانا

☆

جب ذکرِ الکھ جگاتا ہوں، وہ صورت دیکھ کھو جاتا ہوں
میں نوری تن پا جاتا ہوں، میں نورِ نبی کہلاتا ہوں
پھر دیکھ فرشتہ سجدہ کریں
موہے سادھو صورتا سوجھ پڑے
نارین ہرے نارین ہرے

جب دل کے اندر روح جگے، وہ الکھ نرنجن سوجھ پڑے
ہر ذرّہ دل اِک تار بنے، ہر تار یہی جھنکار کرے
وہ یار میرا جان وجگر

ایک نور ہی کل سنسار جگے وہ شانِ صفت رنگیں اترے
اُس جانب دل سینے سے کھنچے، جب عرشِ بریں پہنچے تو کہے
دل کیوں کر اُس کے بغیر جیئے

جب کعبۂ دل میں جھلک پڑے
جب نور نبی کی چمک پڑے
جب سینے اندر دمک پڑے
تو اُس کو خدا کیوں کر نہ کہے

☆

نبی جی نبی جی رٹے پنجرے میں سُگنوا
سیّد ہو اِی سُگنا سلام کرے
آپن ارجیا ہو تم سے غلام کرے

پرتیا جو کوؤ توہنسے لگاوے
کا کرے منوا کو کئیسے مناوے
جئیرا جریلا ہو کئیسے بجھاے
سینوا پھٹیلا ہو کئیسے جڑاوے

کل سنسار میں تم ہی بڑے ہو
تم بھگوان کی چھیّاں کھڑے ہو
تم تو رتن انمول جڑے ہو
شکلِ خدا میں دکھائی پڑے ہو

فرشتہ تمہاری دَیا کے بھکاری
یہ دنیا تمہارے رحم سے ہے جاری
زمیں آسماں کی یہ مخلوق ساری
تمہاری ہے عاشق تمہاری پجاری

☆

نظر نواز نظارے سلام کہتے ہیں
یہ زندگی کے سہارے سلام کہتے ہیں
جمالِ نور کے پارے سلام کہتے ہیں
یہ سارے چاند ستارے سلام کہتے ہیں
جھکا کے آپ کی جانب ادب سے اپنا سر
غلام آپ کے سارے سلام کہتے ہیں

حضور آپ کی دنیا میں ہم سنور جائیں
ہو سایا آپ کا سر پر سکون ہم پائیں
رہیں جو دور تو کیسے جئیں کدھر جائیں
بنانے آئے مقدر خیال فرمائیں
نگاہ رحم کی ہم پر ضرور کیجئے گا
حضور درد کے مارے سلام کہتے ہیں

ہماری آس نہ ٹوٹے خیال کر لیجے
یہ چھاؤں ہم سے نہ چھوٹے خیال کر لیجے
کوئی غنیم نہ لوٹے خیال کر لیجے
کہ اب نصیب نہ پھوٹے خیال کر لیجے
جہاں پناہ ہماری طرف خیال رہے
حضور بندے تمہارے سلام کہتے ہیں

☆

نورِ جمالِ کبریا اے جاں توئی اے جاں توئی
اے جلوۂ مہرِ بتاں تاباں توئی تاباں توئی

ہم نے حریمِ ناز میں دیکھا تجھے جلوہ نما
یہ جان و دل تجھ پہ فدا ایماں توئی ایماں توئی

کوچہ تیرا دارالاماں جائے تیرا بندہ کہاں
اے چارہ سازِ بے کساں پرساں توئی پرساں توئی

بے چارہ دل تیری طلب میں درد سے بے جاں ہوا
اے داروئے دردِ نہاں درماں توئی درماں توئی

زندہ ہوں تجھ کو دیکھ کر اے رونقِ قلب و نظر
اے آبروئے چشمِ تر جانا توئی جانا توئی

☆

مولا ہے وہی کل کا عجب جلوہ گری ہے
ہر ذرّۂ جاں اُس کی عنایت سے دھنی ہے

احمد ہے وہی غیب میں دنیا میں علی ہے
یہ نام لیا جس نے بلا سر سے ٹلی ہے

ساقی ہو تمہی میکدۂ دل کے جہاں میں
تم سے ہی یہاں عشق کی یہ رسم چلی ہے

اُس غیب کی دنیا میں نہیں سب کا ٹھکانا
تم نے ہی جسے چاہا وہی روح پلی ہے

کوئی بھی اُسے زیر و زبر کر نہیں پایا
وہ جس کا مددگار ہے وہ جس کا ولی ہے

بَلَغُ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ کَشَفُ الدُّجٰی بجمالہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّو عَلَیْہِ وَآلِہٖ

کوئی مجھ سے پوچھے تو میں کہوں کہ وہ دل کو میرے بھلا لگے
میرے ساتھ رہتا ہے ہر گھڑی اک پل نہ مجھ سے جدا لگے
مرے ساتھ ہے مرے پاس ہے مرے دل میں مجھ کو بسا لگے
کوئی مجھ سے پوچھے تو میں کہوں کہ وہ مجھ کو میرا خدا لگے

کوئی اور زندہ ملا نہیں وہی ایک بس وہ خدا ملا
وہی نور سارے جہان میں وہی آسماں میں چھپا ملا
وہی ایک جس سے تمام تر یہ ظہورِ ذاتِ خدا ملا
یہ خدائی جس پہ نثار ہے وہی میری جاں میں گھلا ملا

یہی آرزو مرے دل کی ہے کہ زباں پہ نام صدا رہے
یہی عشق ہو مری آبرو یہی درد دل میں بسا رہے
میں کبھی نہ اُس سے جدا رہوں نہ کبھی وہ مجھ سے جدا رہے
مجھے موت آوے تو اُس گھڑی مرے ساتھ میرا خدا رہے

☆

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ　　کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ　　صَلُّو عَلَیْہِ وَآلِہٖ

میرا ناز ہے یہ صدا رہا
کہ میں تیرے دَر کا گدا رہا
میں کرم سے تیرے بسا رہا
تیری رحمتوں میں چھپا رہا
یہ کرم ہمیشہ رہا کرے
مری روح بس یہ کہا کرے

جہاں اُجڑے گھر ہو بسایئے
جو بچھڑ گئے ہوں ملایئے
کریم ذات ہے آپ کی
ہمیں آپ بھول نہ جایئے
خطا نواز ہیں آپ تو
میں گرا پڑا ہوں اُٹھایئے

ہمیں اور دَر نہ دکھایئے
کہ بنا کے پھر نہ مٹایئے
کسی کام کی نہیں زندگی
اگر آپ کام نہ آیئے
یہ طلب ہے مجھ سے غریب کی
مجھے اپنے دَر پہ جلایئے

☆

مشکِ ختن ختن سلام
رشکِ چمن چمن سلام
لالِ یمن یمن سلام
نازشِ ماوٴمن سلام
اے میرے جان وتن سلام

سجدہ سلام جانِ من میرا قبول کیجئے
میرے دلِ غریب کو اپنی پناہ دیجئے
میرے جہاں پناہ بس ایسی نگاہ کیجئے
بکھرے نہ اب یہ زندگی چھاؤں میں اپنی لیجئے

شام وسحر زمین پر آپ کی یاد میں کٹے
دلبر ہمارے آپ کے سائے میں زندگی پلے
آپ کی دید ہی بنے وجہِ سکوں مرے لئے
بجھنے نہ پائیں محترم آپ کی یاد کے دِیے

زندہ جو رکھ سکے ہمیں جینا وہی سکھایئے
دل کی کلی کلی کھلے اس کو چمن بنایئے
آپ سے ہے یہ التجا آپ نہ بھول جایئے
عرض کریں نہ آپ سے، جائیں کہاں بتایئے

☆

منواڈولے تنواڈولے ڈولے سکل جھنوا
رس کی بدری بن کر برسو بھیگے مور پرنوا
راجا تم تو مور سپنوا

آئیسی کئون کرے گلکاری
رنگ دو رنگوا ھے بنواری
میرے دل کی تم سے یاری
رہے سدا پھولی پھلواری

رنگوا چمکے سدا بہاری
خوشبو مہکے جان سے پیاری
جان سے پیاری یہ دلداری
ہے رنگ ریز میں جوبن ہاری

جنم جنم اس دَر کی بھکاری
میں ساجن کی پریم پجاری
اُن کے دُوارے جائے پکاری
مجھ پر نظر رہے بنواری

☆

یا شاہِ والا کرم فرمایئے
کلُّ کلِّ والا کرم فرمایئے

آپ پر بھیجا کرے یہ دل درود
ایسی لَو مولا مرے دلوایئے

نسبتِ مولا سے ہو باطن عطا
اپنے کوثر کی ذرا پلوایئے

عشق مذہب دنیا میں سب سے بھلا
اور جالوں سے ہمیں چھڑوایئے

کفر و ایماں کا یہ جھگڑا ختم ہو
سب میں ہے بس وہی ، دکھلایئے

آپ کے ہی حکم سے سب کو ملی
ہم کو بھی باطن عطا فرمایئے

ایک ہی بس ایک ہی میں کُل جہاں
یہ نظر آئے نظر دلوایئے

ہو دَیا بس یہ قدم بس یہ قدم
زندگی بھر ان میں ہی جلوایئے

☆

وہ ذکر دم بہ دم ہے دم سے جڑا ہوا ہے
صورت ہے اُس کی دل میں دل جگمگا رہا ہے
اس فرش پر ہے جلوہ اور عرش پر خدا ہے
دیکھو تو یار میرا اب کیا بنا ہوا ہے

وہ نورِ ذاتِ احمد جس سے بنی خدائی
صلّی علیک کہہ کر وہ ذات مسکرائی
اس جان و دل کی خاطر یہ شانِ کبریائی
وہ نورِ پاک مولا دل میں بسا ہوا ہے

یہ جان و تن کا جھگڑا اک روز تو مٹے گا
اُس کے سوا نہیں کچھ تو اور کیا رہے گا
سب کچھ وہی ہے میرا سب کچھ وہی رہے گا
اُس کے ہی ہاتھ سارا تن من بکا ہوا ہے

ہم نے شرابِ مستی روزِ ازل میں پی ہے
تقدیر میں ہماری رِندی لکھی ہوئی ہے
یہ زندگی ہماری میخانے میں کٹی ہے
ساقی ہے یار میرا ساغر لیے کھڑا ہے

☆

شاداب چمن اے نوری تن دنیا میں کسی نے کیا جانا
اللہ پکارے خود تم کو اے صلّی علیٰ یا سیّدنا
کتنے دل زندہ تم نے کئے کچھ حد ہے کرم کی سیّدنا
یہ دل بھی ہو جائے زندہ سرکار نظر ایسی کرنا
منجدھار پڑی یہ ناؤ مری رحمت کی نظر اس جانب بھی
جو چاہ لو تم وہ ہو جائے سرکار تمہارا کیا کہنا
ہے چندر مُکھی رتنارے بدن ہے جگ داتا کجرارے نَین
میں ڈوبا ہوں اندھیارے میں میری نیّا پار لگا دینا
ہم بھی اُمید لگائے ہیں مایوس نہ ہوں اے ابرِ کرم
ہم کو بھی کبھی اس دنیا میں بس ایک جھلک دکھلا دینا

☆

سنو سنو وہ نوری نور سے نوری جوت جگاتا ہے
وہ دل والا اس دُنیا میں رب کا روپ دکھاتا ہے
میری ہستی کی کیا ہستی ذرّہ ذرّہ اس دنیا کا
اُس کے نامِ پاک کو سن کر سجدے میں گر جاتا ہے
اس دنیا کے نبی پیمبر اُس کے نور سے روشن ہیں
کُل دنیا پر سایہ اُس کا سب کے بھاگ جگاتا ہے
ایک چراغ وہ ایسا جس سے عرش فرش سب روشن ہیں
اُس کی دَیا ہوئی ہو جس پر وہ کامل ہو جاتا ہے
پالنہار ہے سگرو جگ کا اُس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ
جس نے اُس کو دل سے چاہا اُس کا درد مٹاتا ہے

☆

ہم گون وانا جا بے بنا جھُولنی

ٹولا پڑوسن دیکھن آویں، طعنہ دئیں دئیں جائیں
توہری پگڑیا پے بولی ماریں، ہم کا ناہیں سُہائیں
آپن لاج بچایو ہو بالم، ہمری سنو ہم بتائیں

تم تو ہو سرکارِ دو عالم
کل جگ کے مہاراج
جھکتے ہیں چوکھٹ پہ تمہاری
بڑے بڑے سرتاج
ہم ہوں مانگے کو آئے ہیں بھکیا
تم سے یہ کہنا ہے آج

☆

ہم چشتیوں کے ناخدا مخدوم صابر کلیری
جامہ سراپا نور کا عکسِ جمالِ حیدری

پہنچا مقدر اُس جگہ اُترے فرشتہ ہوں جہاں
یہ بے کسی پہنچی وہاں کہیے جسے دارالاماں
کس شان سے شاہی کریں یہ شان حاصل ہو جہاں
اُن نوریوں کے خاص ہیں جس نور سے روشن جہاں

مایا بڑی کایا جڑی کل جُگ عجب تڑپائے ہے
کیسے کٹے ہے ناتھ اب کیا کیا سماں دکھلائے ہے
ہردے کمل کھل جائے تو ساری وِتھا مٹ جائے ہے
یہ آس ہے اُس سے لگی جو جیو کو جلوائے ہے

☆

اے دست گیرِ بے کساں صابر ولی صابر ولی
اے بادشاہِ دو جہاں صابر ولی صابر ولی

رحم و کرم سے آپ کے سرکار یہ دُنیا پلی
جس پر نظر کی آپ نے سر سے بَلا اُس کے ٹلی
صابر ولی صابر ولی

محروم جاتا ہی نہیں منگتا جو دَر پر آ گیا
دُکھیوں کو مل جائے کرم یہ دَر ہے ہر غم کی دَوا
صابر ولی صابر ولی

گولر تلے جو چھاؤں ہے وہ اور دنیا میں نہیں
اُس چھاؤں میں یہ خاک بھی پہنچے کبھی عرشِ بریں
صابر ولی صابر ولی

☆

جب کوئی درد اُٹھا دل نے کہا یا صابر
جب ملی کوئی دوا دل نے کہا یا صابر

کون سے دَر پہ صدا دے گا کہاں جائے گا
خوش رہا اُن کا گدا دل نے کہا یا صابر

سنتے ہیں اپنے غلاموں کی صدا، شاہِ کرم
یہ نظر آئی اَدا، دل نے کہا یا صابر

یہ کرم آپ کا جاری رہے دنیا میں سدا
دیکھ کر شانِ عطا دل نے کہا یا صابر

مرتبہ غیب کی دنیا میں بلندوں سے بلند
عرش سے جھانکا خدا دل نے کہا یا صابر

☆

آپ کی شان ہے نرالی اے میرے بابا
دنیا آپ کی سوالی اے میرے بابا

کسی سے نہیں کچھ بنائے بنی ہے
یہ زمیں آپ نے سنبھالی اے میرے بابا

دَر پر اے آقا ٹھنڈک بڑی ہے
آپ کی شان ہے جمالی اے میرے بابا

کرتے ہیں زندہ جو مر چکا ہو
ایسی دَیا ہے نرالی اے میرے بابا

تاج الدین بابا آپ کے کرم سے
مانگی جو مانگن پالی اے میرے بابا

☆

ڈیرے پڑے ہیں صابر کے دوارے
طوطی بولے عجب ہریالے

اونچی اٹاری صابر کی ہمرے
پریت کی خوشبو ہر سو لہرے
کیسے بنے ہیں مور پیا بنرے
موتی کی لڑیوں میں رنگ سنہرے

پیا کی پگڑیا میں چندا چمکے
ہیرا جڑاؤ کا جگمگ دمکے
دیکھو تو آکاش دھرتی پہ اُترے
ہوروں کی پائل پازیب کھنکے

دنیا میں ایسی رونق کہاں ہے
رونق وہیں ہے مرا صابر جہاں ہے
اُس کی یہ دھرتی دارالاماں ہے
مستی بھری ایسی بستی کہاں ہے

☆

منبع فیضِ نبوت ہم ولایت حیدری
آفتابِ چشتیہ مخدوم صابر کلیری

روضۂ انور پہ اے دنیا جبیں تیری جھکی
سطوتِ سلطانِ عالم کی عجب جلوہ گری
ہر طرف برپا نیاز و ناز کی جادوگری
دلکشی سایہ فگن ہر چار جانب دلبری
دلبری اے دلبری اے دلبری اے دلبری

دل میں اُس شانِ کرم کی بات کچھ ایسی رہی
دَر پہ اُن کے بندگی میری اُنہیں تکتی رہی
چومنے کو اُن کی چوکھٹ یہ جبیں بڑھتی رہی
اور زبانِ شوق میری اُن سے یہ کہتی رہی
جانے کیا شئے ہے تمہاری یہ نظر جادو بھری

ایک محتاجِ کرم پر ایسی بندہ پروری
تیری شانِ فقر پر قربان ہے اسکندری
زخم کو مرہم ملے ہر چاک کو بخیہ گری
حیران ہوں کیسی ہے یہ ساقی تری شیشہ گری
دردمندوں کے خدا اے مالکِ ہر برتری

☆

صابر کا نام بڑا اعلیٰ، جپت رہیو سجنی
وِپتی کو ٹالنے والا، جپت رہیو سجنی

اُن کا کھلا مدھوشالا
مستوں کو بانٹیں پیالا
دریا دلی میں نرالا
گولڑ کی چھیّاں والا
دل و جان اُس کے حوالہ، پیّاں پڑت رہیو سجنی

دیتا ہے منہ کو نوالا
پلتا ہے سب آنے والا
اُس کا کرم ہے نرالا
بگڑا مقدر سنبھالا
ہے اُن کا بڑا بول بالا، وِنتی کرت رہیو سجنی

بابِ حرم جانے والا
اکثر رہا دل کا کالا
سجدہ صنم کرنے والا
جیسے ہو موتی کی مالا
بن جائے دل جو شوالہ، ناز خود پہ کرت رہیو سجنی

☆

چشتی راج دُلارے رے میں واری بابا
عرشِ بریں کے تارے رے میں واری بابا
رات اندھیری کے اُجیارے جیسے چمکیں چاند ستارے
ویسے تاج ہمارے رے میں واری بابا
دُکھیوں کا دُکھ ہرنے والے وِپدا میں کام آنے والے
سچّے ساتھ سہارے رے میں واری بابا
اُن کو دیکھ کے سُکھ اُپجے اور دور بلا سب بھاگے
ایسے ناتھ ہمارے رے میں واری بابا
سدا سدا سُکھ دُکھ کے ساتھی وہی ہمارے کعبہ کاشی
دِل بس اُنہیں پکارے رے میں واری بابا

☆

تاج والے کی دنیا سوالی ہے
میرے بابا کی رحمت نرالی ہے
اُن کے ایسا جو دلبر کسی کو ملے
اُس کی تقدیر دنیا میں عالی ہے
چاند چمکا زمیں پر اُجالا ہوا
حسن والے کی سج دھج مثالی ہے
بچ کے دیر و حرم سے چلو میکدہ
اُن کے دَر پر سنا عرش والی ہے
ہو کے مدہوش رِند آ گئے ہوش میں
یہ شرابِ محبت نرالی ہے

☆

مرشد میرے اللہ میرے سدابہاری بابا میرے
میرے بابا میرے بابا جے ہوتمہاری بابا میرے
اس دنیا میں نام تمہارا تاج مُراری بابا میرے
تاج تمہارا روشن جیسے دَیا تمہاری بابا میرے
میرے بابا جیسی کرپا تم نے کی ہے کون کرے گا
دَیا تمہاری اس دنیا میں ہردم جاری بابا میرے
ذکر تمہارا ہرہر جانب روشن کتنے دیوار و دَر
سورج جیسی چمک دمک یہ شان تمہاری بابا میرے
بھیک ہمیں بھی دینابابا ہم بھی کھڑے ہیں ہاتھ پسارے
دَر سے تمہارے خالی لوٹا نہیں سوالی بابا میرے

☆

لیہا خبریا ہمار مورے بابا
آپے تو ہمرے سہار مورے بابا
دِلوا میں اُتری نگریا تمہاری
جنت کی جئیسے بہار مورے بابا
امّاں کا روزہ غریبون کے کعبہ
کہیں نہیں ائیسی پُچھار مورے بابا
توہرے قدم کی برکت سے جاری
اَب ہوں فقیری بہار مورے بابا
دَر کے بھکارِن پہ تاج مراری
برسے کرم کی پھُہار مورے بابا

☆

سیّدِ محترم کر دو کر دو کرم
بابا دَر پہ بھکاری ہے آیا ہوا
تاج والے بھکاری ہے آیا ہوا

آپ دستِ کرم
آپ بحرِ رحم
آپ کے گھر میں ہے
پرورش کی رسم

آپ جود و سخا
آپ بحرِ عطا
آپ آبِ بقا
آپ میرے خدا

تاج سر پر دھرے
ابرِ رحمت بنے
ہو کے سایہ گھنے
تاج والے بنے

چارا سازِ جہاں
بارگاہِ اماں
گلستاں گلستاں
نغمۂ کن فکاں
دارِ امن واماں
پرسکون آستاں
ایسی ٹھنڈک وہاں
میرے بابا جہاں

ساکنِ لامکاں
آپ کا کل جہاں
آیا جو بھی یہاں
اُس نے پائی اماں

☆

مہربان مہربان صاحب میرا مہربان

جو کچھ ہے سب اُس کی شان
اُس کا جلوہ دل حیران
جانِ عالم عالی شان
دلبر میرا میری جان

اپنی ہستی صرف گمان
جلوۂ جاناں جانِ جان
میرے جینے کا سامان
اُن قدموں میں میری جان

صورتِ انساں میں رحمٰن
اس دھرتی پر ہے بھگوان
تیری شکتی مہامہان
مجھ کو تجھ پر ہے ابھیمان

☆

بابا گنجِ شکر منگتا ہوں تیرے دَر کا
میری جھولی بھرو، آس پوری کرو
دل میں میرے رہو، اب کرم یہ کرو
خالی جائے نہیں یہ سوالی ترا

دل اُٹھا جھوم کر، اُن کا دَر چوم کر
یہ گدائی بھی کیا، بادشاہی بھی کیا
سب ہے صدقہ اُسی در کا
صدقہ دینا مجھے، صدقہ خواجہ معین، بابا قطب الدین

اے مسیحِ زماں، جان جانِ جہاں
در سے جائیں کہاں، ایسا پائے کہاں
کشتیٔ دِل کا یہ ناخدا
صدقہٗ پنج تن بابا حسن نظام اپنے محبوب کا
دینا صدقہ مجھے اپنے محبوب کا

یوں ہی چلتا رہے، یونہی بٹتا رہے
لنگر تیرے محبوب کا
منگتا ہوں تیرے دَر کا

☆

ہے سرکار نظام طفیلِ خسرو آقا
دل کو مست بنا دیجے مستی بھر دیجے
اپنے دَر کا کتّا کہلانے لائق کر دیجے

عشق نگر کے داتا تم نے مستوں کو مستی دی ہے
فنا سے گزرا گدا کوئی تو رحم کیا ہے ہستی دی ہے
تم نے گھر آباد کیے سرکار تمہیں سے آس جڑی ہے

یہ دربار تمہارا آقا تسکینِ جان و دل ہے
سجدہ گاہِ اہلِ وفا ہے دل والوں کی محفل ہے
دل والوں کے لیے یہی دیدار خدا کی منزل ہے

قطب فرید سراپا تم ایک نوری تن ہو
چشتی گھر کی شان ہو تم انمول رتن ہو
بادہ جام صراحی ہو پرکیف چمن ہو
مستوں کی بستی ہو تم خود مست مدن ہو

☆

تمھرے گنمبد پہ لاگی نجریا نظام پیا
تمھرے روضہ پہ لاگی نجریا نظام پیا
آج تو ہم گانا بجانا کریں گے

دل میں بسے خواجہ رہو آؤ براجو
راج کرو قطب پیا آؤ براجو
بادشاہِ گنجِ شکر آؤ براجو
چشتی چراغ جلے آؤ براجو
راج بڑھے تاج رہے سر پہ تمہارے
ہم غلاموں کو صدقہ دلانا

دنیا ہماری رنگِ دل میں ڈوب جائے
یاد ایک ہی ہو بس اور کچھ نہ یاد آئے
پاس آئے گھڑی گھڑی، گھڑی گھڑی دور جائے
ایک ہی کی بانہہ پڑے ساری عمر بیت جائے
راج بڑھے تاج رہے سر پہ تمہارے
ہم غلاموں کو صدقہ دلانا

☆

توہرے دُوارے آیا جوگی بابا قطب نظام ہو
تم سے دَیا کی بھیکیا مانگے تم کو کرے سلام ہو

کانکر منوا پاتھر بوجھے، بوجھے بوجھ لدنیا
مردہ رہ کر زندہ جانے بگڑل بائے چلنیا
کہیے صاحب بنا حضوری کئیسے کٹے لکھنِیا
مستی دے دو عشق نگر میں ناچے ناچ نچنیا
رس کی ڈوبی اک نجریا کر دو مورے رام ہو

منوا راکھے جوڑ کے سجنا جوڑی جوڑے کام چلے
بھوگ وِلاسا بھوگی بھوگے عاشق جل کر نام کرے
نرموہی کو چھوتے جتنا اُتنا رگ رگ جاگ پڑے
زندہ رہنا ہو تو عاشق بن کر صبح شام کرے
زندہ کرنے والی کرپا کر دو مورے رام ہو

☆

اے میرے عیسیٰ تمہیں دل سے سلام
لیجئے آقا دُکھے دِل کے سلام

رات دن یہ آرزو جاری رہی
یہ محبت روح پر طاری رہی
ہر خوشی پر یہ خوشی بھاری رہی
ہر گھڑی بس عرض یہ جاری رہی
اے مرے عیسیٰ تمہیں دل سے سلام
لیجئے آقا دُکھے دِل کے سلام

اِک نظر اے بندہ پرور کیجئے
حوصلے کچھ زندگی کو دیجئے
جی سکیں ہم ایسی رحمت کیجئے
اپنے سائے میں ہمیں رکھ لیجئے
اے مرے عیسیٰ تمہیں دل سے سلام
لیجئے آقا دُکھے دِل کے سلام

ہے پنجتنی پاک امام، کُوکُر ہوں میں تمہرے دَر کا
تم پر لاکھوں بار سلام

دنیا ایسی جیسی دنیا، نیلی پیلی کالی دنیا
اس دنیا میں کہاں قیام، تم رکھو تو رہوں امام

تم نوری تن میں اِک چھایا، تم پر بھو دھن ذات کی مایا
ساری دنیا تمہرے نام، میں کیا میں تو ایک غلام

مالا جپوں نہ منکا پھیروں، تمہری ایک نجریا ہیروں
بس اُس ایک نظر سے کام، اے دل آ وہ دامن تھام

میرے حسن حسینی آقا، ہے جگ سرور تم سے ناطہ
تمہرا دِیا یہ کوُکُر کھاتا، پالنہاری تمہرے نام

☆

پاک پنجتن سات امام
عرشِ بریں پر خاص مقام
کعبہ کاشی دھرتی دھام
نوری عالم نور تمام
پاک پنجتن سات امام
پیر اولیا قطب تمام
ہے جگ سوامی تمھیں سلام

پوجوں دیوتا چوک بٹھاؤں
اور مقدر کو چمکاؤں
مانگن جو مانگوں وہ پاؤں
داتا کا جگ میں گن گاؤں
ہے جگ سوامی تمھیں سلام

دھرتی تم سے ہری بھری ہے
تم سے قائم جگ نگری ہے
رب کی رحمت اُتر رہی ہے
تم پر سب کی نظر گڑی ہے
ہے جگ سوامی تمھیں سلام

☆

ہیں سرِ عرشِ ازل سے جو یہ تنویریں پانچ
روح پرور ہیں زمانے میں وہ تاثیریں پانچ
ہر طرف جلوہ فگن سایہ فگن رہتی ہیں
باندھ دیتی ہیں بلاؤں کو یہ زنجیریں پانچ
ذکرِ مولا ہے مرے لب پر تو دل میں ہے سُرور
اب تو آسان ہے پانا مجھے تنویریں پانچ
مستیٔ جذب و کشش شوخیٔ گفتار و اَدا
جامِ کوثر میں نہاں رہتی ہیں یہ تاثیریں پانچ

☆

تو ہی میرا دستگیر نام تیرا لے کے جیٔے
ہم نے پایا ایسا پیر اتنی دَیا کون کرے
آیا نشہ چور رہے بھولے نہیں گرہ گیر
بن ہی جائے گا فقیر پاس ہو یا دور رہے
اُس کی سنے جیسی سُنے اُس کی کہے جو بھی کہے
ایسی بنائے لکیر اُس کو مٹا کون سکے
عشقِ صنم سچا دھرم جو بھی یہاں پوجے صنم
رانجھا کوئی ہو یا ہیر آسماں کے پار بسے
موج کی ہو شاخ ہری موج کھلے دِل کی کلی
اور بہے جوئے شیر میکدے میں شام ڈھلے

☆

میرا ہاتھ پکڑ لو داتا، جیئے ہو تمہاری
ہے عبدالقادر جیلانی، جیئے ہو تمہاری
جیئے جیئے جیئے جیئے، جیئے ہو تمہاری

نوری پیڑ لگایا تم نے علی ولی کی خاص نشانی
تم ہنسا آکاس سرو وَر نرمل جوت چھوی نورانی
ہے عبدالقادر جیلانی، جیئے ہو تمہاری

تمہرے دوَارے دیوتا ٹھاڑے جوڑے ہاتھ بڑائی مانی
غوث قطب سب تم سے زندہ سگروجگت میں تم لاثانی
ہے عبدالقادر جیلانی، جیئے ہو تمہاری

میں کیا میں تو اک بے چارا نور تمہارا جیون دانی
میری مٹّی کو بھی چمک دو پاک اِسے کر دو سجانی
ہے عبدالقادر جیلانی، جیئے ہو تمہاری

☆

کرم پار یہ کشتی ڈوب جائے ہو نہیں سکتا
جسے وہ زندگی دے جی نہ پائے ہو نہیں سکتا
سدا دے اُس کے دَر پر کچھ نہ پائے ہو نہیں سکتا
کوئی مایوس ہوکر لوٹ جائے ہو نہیں سکتا
غلاموں پر نظر کرنا ہے بندہ پروری اُس کی
پکارے کوئی اُس کو وہ نہ آئے ہو نہیں سکتا

کوئی لعل و گہر پا جائے دنیا کے خزانے سے
تو پھر اونچا بتائے اپنا گھر سارے زمانے سے
ٹھکانا کچھ نہیں پھر بھی سمجھتا ہو ٹھکانے سے
اَری دنیا یہ تیرے چاؤ لگتے ہیں سہانے سے
مگر وہ چھاؤں جو اُن سے ملے کچھ اور ہی شئے ہے
جو دنیا پوجتا ہو اُس کو پائے ہو نہیں سکتا

مقدر سے جو کوئی یار کے کوچے میں جا پہنچا
بنایا جس نے اپنے دل کو اُس کے عشق میں کعبہ
لگا کر راکھ تن پر پریم کی ڈالا گلے پھندا
یہ دُنیا چھوڑ کر جو بن گیا ہو یار کا بندہ
یہ دِل جس سے بندھا ہو لاج رکھتا ہے وہی دل کی
اُسے اب زندگی پھر سے ستائے ہو نہیں سکتا

☆

موج موج طوفاں ہے موج ہی کنارا ہے
واہ تری قدرت کا کھیل کتنا نیارا ہے
تم نراش مت ہونا اپنی آس مت کھونا
جو نہ خود کو یاد آئے اُس کا وہ سہارا ہے
جب مٹا زمیں اندر بیج میں کلی پھوٹی
اُس نے جان پائی ہے جس نے جان وارا ہے
چھان کر پلائی ہے اُس نے اپنے دامن سے
یہ نشہ نہ اُترے گا وہ نشہ اُتارا ہے
دلکشی محبت کی بھولنے نہیں دیتی
ہم جسے نہ بھولیں گے وہ صنم ہمارا ہے

☆

یوں تو کہنے کو ہے ساری دنیا مگر میرے سرکار کی اور ہی بات ہے
موج شاہی کرم موج بابا رحم ایسے کرتار کی اور ہی بات ہے
میں نے دیکھا نہیں یہ کرم یہ رحم خود سے ہی اپنی پرجا پہ چشمِ کرم
رکھ رہا ہے جہاں فضل ربِّ جہاں ایسے دربار کی اور ہی بات ہے
مے کشی میں ڈھلے رسمِ جاں میں پلے باولے سارے جگ میں پھرے
زندگی بھر رہے جام و ساغر بکف اُن کے مے خوار کی اور ہی بات ہے
آپ چاہیں جسے آپ مانیں جسے اُس کی دنیا بنی اُس کا عقبیٰ سجا
آپ کی دید ہی سارے غم کی دَوا ایسے دیدار کی اور ہی بات ہے
جان جانِ جہاں کچھ نہاں کچھ عیاں بارگاہِ اماں میرا سر ہے جہاں
یہ سکوں یہ سماں یعنی جنت نشاں ایسے دربار کی اور ہی بات ہے

☆

اے دل بگیر دامنِ سلطانِ اولیاء
یعنی حسین ابنِ علی جانِ اولیاء

لے کر چلا ہوں نظرِ جنوں بارگاہ میں
یہ کائنات پلتی ہے جن کی پناہ میں
میرے امام خاص ہیں اپنی نباہ میں
ایسا کوئی کریم نہیں ہے نگاہ میں

لطف و کرم سراپا ہیں درد آشنا بھی ہیں
وہ دل نواز دوست ہیں اہلِ وفا بھی ہیں
شمشیر بے نیام برائے دغا بھی ہیں
بے کس کے کارساز زمیں کے خدا بھی ہیں

☆

مورے پیر ہمرو رنگائے دا چنزی
مارے جھلکیا کہیں لوگ سنزی

صابر پیا ہو بساء دا ہمرو
نظام پیا ہو جگاء دا ہمرو
فرید پیا ہو بناء دا ہمرو
اے خواجہ پیا ہو رنگاء دا ہمرو

چمکے چمکیا تو حیرا حیراء جائے
ہمرے کریجوا میں جنت سماء جائے
ہمرے کرموا کی لکھنی مٹاء جائے
تمہرے ہی دَر کی غلامی لکھاء جائے

☆

شاہ چراغ کے روضے نندی ہو، چلو پئیاں پئیاں
سانجھ بھئے اب دِینا باریں، ہے نندی ہو
تنی چلو پئیاں پئیاں

آنسو سے بھیگا ہوا دامن، غم سے پگھلا پگھلا سا من
اُن کی چوکھٹ میرا رتن دھن، میں تو لٹادوں اپنا تن من
درد بھری آواز لگائی، شاہ چراغِ ہند کے دوارے
میرے مقدر کو تو دیکھو، کس کو آج پکارے

درد بھرے دل اِے میرے دل، دیکھ بھی لے جا کر یہ محفل
اور کہیں ہونا ہے مشکل، ایسا جلوہ اتنا بڑا دِل
میں اپنے دِل سے کہتا ہوں، اُن کی یاد میں سانجھ سویرے
لمحہ لمحہ بیتے ہر دم، بے اُن کے اِک پل نہ گزارے

شانِ تجلّی کا بانکا پن، نور سراپا نوری دامن
فیض بھرا ہریالہ ساون، ہرا ہوا روکھا سوکھا من
من کے اندر بسنے والے ہے بھگوان ہمارے
تم کو کیسے بھولے کوئی، تم کو کون بسارے

☆☆☆